

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِنَّ الدِّينَ اَمْنٌ وَعَمَلٌ الصَّلٰةُ اَسْبَحٌ لِّلْهِمُ الرَّحْمٰنُ وَرَبِّ  
بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے عنقریب ان کے لئے جہنم مجنت پیدا کر دیگا (مریم، ۱۹۶)

# امام احمد رضا اور عالم اسلام



پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم اے، پی ایچ ڈی

۲/۶، ۵-ای، ناظم آباد کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

ادارۃ مسعودیہ



لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
 بِشَک دہ جواہر ان لائے اور اچھے کام کے عنقریب ان کے لئے جہنم جنت پیدا کر دیگا (مریم، ۹۶)

# امام احمد رضا اور عالم اسلام

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد  
 ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

WWW.NAFSEISLAM.COM

ایک اہل حق مسیحیوں کی بکراچی  
 بتعاون ادارہ تحقیقات امام احمد رضا بکراچی  
 اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء



## حقوق طباعت محفوظ ہیں

کتاب	امام احمد رضا اور عالم اسلام
تالیف و ترتیب	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
تلخیص و ترجمہ نقاظ	علامہ مفتی عبدالرحمن نقشبندی
کاتب	شاہ محمد وحشی سیالوی
ناشر	ادارہ مسعودیہ کراچی
مطبع	نبی عماد پرنٹنگ پریس
طباعت	۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء
اشاعت	دوم
تعداد	ایک ہزار
قیمت	

## ملنے کا پتہ:

- ۱۔ ادارہ مسعودیہ ۶/۲، ۵۔ ای، ناظم آباد کراچی فون نمبر ۷۷۱۴ ۷۳ ۷۷۱۴
- ۲۔ مختار پبلی کیشنز، ۲۵ جاپان مینشن، ریگل، صدر کراچی فون نمبر ۷۷۲۵۱۵۰ ۷۷۲۵۱۵۰
- ۳۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور
- ۴۔ مکتبہ رضویہ، آرام باغ روڈ کراچی
- ۵۔ شبیر ادرس، اردو بازار لاہور





انتساب

علمائے

اسلام کے

میں

احمد رضا خان صاحب  
مفت اعظم پاکستان



بسم اللہ الرحمن الرحیم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## سخنائے گفتمی

ستمبر ۱۹۷۹ء میں راقم بریلی (بھارت) حاضر ہوا، وہاں مرشدی حضرت مفتی اعظم محمد مصطفیٰ رضا خاں قدس اللہ سرہ کی صحبت سے مستفیض ہوا اور آپ کے نواسے حضرت مولانا خالد علی خاں صاحب زید لطفہ کی عنایت سے اعلیٰ حضرت کے ۱۰ سے زیادہ مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب و رسائل اپنے ساتھ پاکستان لایا، ان رسائل میں انگریز مصنف کے رسالہ لوگارتھم پر اعلیٰ حضرت کا حاشیہ، اعلیٰ حضرت کے عرس (مفسر سنہ ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء) کے موقع پر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (کراچی) نے شائع کیا جس کو علی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا، اسی سال احباب کے تعاون سے ادارہ معارف رضا کا قیام عمل میں آیا جس نے اعلیٰ حضرت کے معارف علمیہ پر معارف رضا کے نام سے ایک مجلہ شائع کیا جس کی ملک بھر میں پذیرائی ہوئی اور بیرونی ممالک میں بھی قدر کی گئی۔ جن حضرات نے راقم سے بھرپور تعاون کیا ان میں یہ قابل ذکر ہیں۔ حضرت علامہ مولانا تقدس علی خاں صاحب الشیخ السجامہ، جامعہ راشدیہ، پیر جو گوٹھ، سندھ، استاذی مولانا شمس بریلوی، مولانا قاری محمد مصلح الدین صاحب طبع، مولانا محمد اطہر نعیمی صاحب، سید وجاہت بھٹل صاحب اور مولانا شاہ تراب الحق صاحب دامت عنایتہم۔ راقم ان حضرات کا شکریہ ادا کرنے کے الفاظ نہیں پاتا، اللہ تعالیٰ ان محسنین کو اجر عظیم عطا فرمائے، آمین۔

ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر میں ایسی علمی شخصیت کا تذکرہ نہ کروں جن کے بارے میں میں برملا کہتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت کی ہر گزیر شخصیت کو علمی حلقوں میں متعارف



کرانے میں جتنی خدمات ان کی ہیں وہ نہ ضبطِ تحریر ہو سکتی ہیں اور نہ ہی ان کو کسی پہچانے سے تولا جاسکتا ہے۔ میرا اشارہ پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد کی طرف ہے، ڈاکٹر صاحب نے اعلیٰ حضرت کی ہشت پہلو شخصیت کے بہت سے گوشوں کو نہ صرف اہل علم کے سامنے بحسن و خوبی پیش کیا بلکہ جدید ذہن کو مد نظر رکھتے ہوئے علمی اور تحقیقی انداز میں وہ کچھ فراہم کر دیا ہے جس سے ایک طرف نوجوان نسل کو امام احمد رضا کی شخصیت کو سمجھنے میں مدد ملے گی اور دوسری طرف حال و مستقبل کے ریسرچ اسکالرز (تحقیقین) یقیناً اس سے استفادہ کریں گے۔ وہ اب تک امام احمد رضا پر ۲۰ سے زیادہ مقالات اور کتب و رسائل قلمبند کر چکے ہیں۔

علمی اور تحقیقی کام ہر ایک کے بس کی بات نہیں، یہ کام وہی کر سکتا ہے جس کا ذہن حقیقت کا کھوج لگانے کے لئے ہمہ وقت مصروف ہو، جو حقیقت پسند ہو، جو کسی تحریر کو منظر عام پر لانے سے پہلے تمام ضروری و مقبر شواہد و دلائل جمع کرنا اپنا اولین فرض سمجھے، جو روایات سے ہٹ کر دلائل پر زیادہ اعتبار کرتا ہو، جو حقیقت کو عقیدت پر بچھاؤ نہ کرتا ہو، بھگوانڈاکٹر صاحب کسی بھی موضوع پر قلم اٹھانے سے پہلے تمام مذکورہ اصول و قواعد کی پابندی کرنا لازمی خیال کرتے ہیں جس کے بغیر نہ کوئی تحریر دل نشیں ہو سکتی ہے اور نہ معیاری۔ تحقیقی اور علمی میدان کے یہی لازوال اصول ان کی تحریر کی جان ہیں۔

پروفیسر صاحب کی پُر خلوص اور علم سے بریز باتیں، ان کا ہمدردانہ رویہ اور دل نشین اندازِ سخن طبع، ان کی حقیقت افزہ علمی و تحقیقی تحریریں اور اندازِ بیان، ان کی پُرکشش شخصیت، ان کی تواضع و انکساری، علمیت اور ماہرانہ اسٹائل ان کی فطری خوش طبعی، اخلاص و دیانت، حق گوئی اور انصاف پر مبنی گفتگو نے راقم کو بے حد متاثر کیا ہے، میرے دل میں ان کی قدر اس وجہ سے بھی ہے کہ انہوں نے عقیدت سے ہٹ کر حقیقت کو اپنا شعار زندگی بنایا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ پروفیسر صاحب کی علمی خدمات کے صلے میں ان کو جنتوں سے مالا مال کرے، آمین۔  
حضرت مولانا خالد علی خاں کی عنایت و کرم کا اوپر ذکر کر چکا ہوں، سال ۱۹۸۱ء میں موصوف نے



جناب شفیع جانی، جناب حاجی عبدالغفار صاحب، جناب عبدالحمید صاحب  
 جناب عبداللطیف قادری صاحب، جناب انور بھائی صاحب، جناب مولانا  
 محمد جمیل! حمد نغیبی صاحب۔ ادارہ ان تمام حضرات کا تہ دل سے شکر گزار ہے  
 اور میں بارگاہ رب العزت میں ان حضرات کے لیے دعا گو ہوں۔ اے اللہ!  
 ان کو اپنی بے پناہ رحمتوں سے نواز، اپنی پناہ میں رکھ، ان پر اپنا فضل و کرم  
 فرما، ان کے رزق میں، مال میں، دولت و صحت میں، علم و فکر میں، اولاد  
 میں برکت و ترقی عطا فرما۔ راقم الحروف اپنے دوسرے کرم فرماؤں کے لیے  
 بھی دستِ بدعا ہے جنہوں نے کسی نہ کسی عنوان سے میری ہمت افزائی  
 فرمائی اور اس نیک کام میں میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ اے اللہ! ان  
 سب کو اپنے حبیبِ حبیب سرورِ کائنات، بحسنِ انسانیّت محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے طفیل دوسیلے سے کامیابیاں عطا فرما، ان کے حوصلوں میں  
 مزید استقامت و پختگی عطا فرما۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم وآلہ و اصحابہ اجمعین۔

احقر سید ریاست علی قادری رضوی

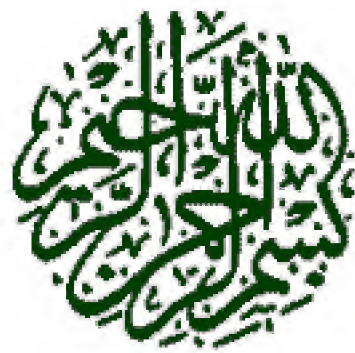
ڈائریکٹر

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا

کراچی (پاکستان)

۱۳ شوال المکرم ۱۴۱۵ھ

۱۴ اگست ۱۹۹۵ء



## حرفِ آغاز

عالم اسلام میں امام احمد رضا کی جس طرح پذیرائی ہوئی اس کا کچھ اندازہ فتاویٰ احرار، حام احرار، الدولۃ المکیہ اور الاجازات المتینہ وغیرہ کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔

الصوارم الهندیہ، مقالات یوم رضا، فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، البیضان النوار رضا، امام احمد رضا اور باب علم و دانش کی نظر میں، مجتہد الاثم، جہان رضا، خیابان رضا وغیرہ کتب بھی عالم اسلام میں امام احمد رضا کی عظمت و رفعت کو مزید اجاگر کرتی ہیں۔

اس خصوص میں امام احمد رضا کی تصنیف الدولۃ المکیہ نہایت ممتاز ہے، اس پر بکثرت علمائے اسلام نے تقاریر لکھی ہیں جن میں بہت سی شائع ہو گئیں اور کچھ غیر مطبوعہ بریلی میں محفوظ رہیں، حسن اتفاق کہ غیر مطبوعہ اصل تقاریر کا یہ علمی ذخیرہ پاکستان میں دستیاب ہو گیا۔ راقم نے سال ۱۹۸۰ء کے اوائل میں ان تقاریر کی تدوین کا کام شروع کیا اور اب بھگواندے نے یہ تقاریر نیز امام احمد رضا کی دوسری تصانیف کی بے سے زیادہ نادر و نایاب فلمیں شائع کی جا رہی ہیں، ساتھ ہی امام احمد رضا کی حیات اور کارناموں پر ایک مقالہ بھی شامل کیا جا رہا ہے۔

ایک بات قابلِ توجہ ہے، علمائے اسلام نے تقاریر اس انداز سے لکھی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ امام احمد رضا سے ان حضرات کے برسوں سے مراسم تھے حالانکہ امام احمد رضا خاں کا حرمین شریفین میں قیام مجموعی طور پر چند ماہ رہا ہے حقیقت یہ ہے کہ ان حضرات نے امام احمد رضا کی شخصیت و علمیت سے متاثر ہو کر اپنے اپنے



تاثرات قلب بند کئے اور ایک ہندی عالم کے بارے میں اس طرح دل کھول کر اظہارِ خیال کیا جیسے وہ ان کے ساتھ برسوں رہا ہو۔ بلاشبہ حرمین شریفین میں کسی کا اس طرح مرکزِ نگاہ بن جانا بجائے خود فضیلِ عظیم ہے، یہاں تو بڑے بڑے علماء و اولیاءِ غلامانہ پھرتے ہیں۔

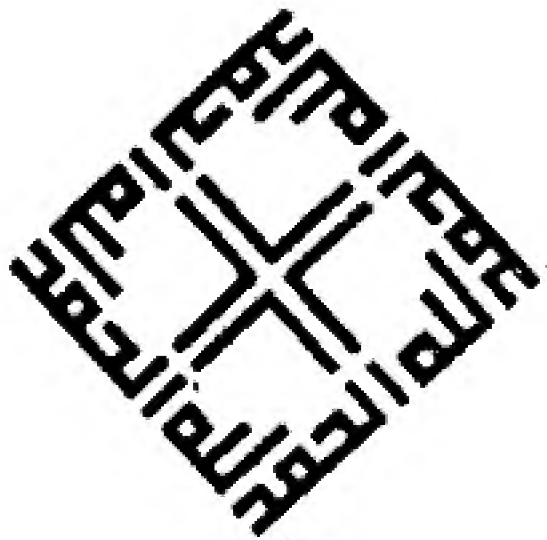
تقاریظ کے فائل میں تقریباً ۶۴ تقاریظ ہیں جو سعودی عرب، شام اور مصر و عراق کے علماء نے لکھی ہیں، ان میں بعض تقاریظ اصل ہیں اور بعض نقول، راقم نے ۳۸ مقررین کی خود نوشت تقاریظ کا انتخاب کیا ہے، نقول کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ قارئینِ کرام کی سہولت کے لئے عربی تقاریظ کا اردو میں خلاصہ قلب بند کر دیا گیا ہے۔ یہ کام راقم کے کرمفرما فضلِ حلیل مولانا عبدالرحمن تیزی (خطیب جامع مسجد ہاشم آباد، ٹکٹھ، سندھ) نے مکمل فرمایا، اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور دارین میں سرفراز فرمائے آمین۔

محترم سید ریاست علی قادری نوابِ انلی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کا ہم کو ممنون ہونا چاہیے کہ موصوف کی عنایت سے ہم کو یہ تقاریظ ملیں۔ انہوں نے پاکستان میں پہلی تحقیق کے لئے اتنا مواد فراہم کر دیا ہے جس کا وہم و گمان بھی نہ تھا اور جس کا سنبھالنا مشکل ہو گیا، وہ سالہ ۱۹۸۰ء میں بریلی گئے اور وہاں سے نبی اکرام احمد رضا مولانا خالد علی خاں (مستتم دارالعلوم مظہر اسلام، بریلی) کی عنایت سے امام احمد رضا کے چالیس قلمی حواشی لائے جن میں اجیز پرائر کے رسالہ لوگارتھم (مطبوعہ لندن ۱۸۷۸ء) کے اردو ترجمے پر امام احمد رضا کا فارسی حاشیہ جو تشریحی و تنقیدی و تحقیقی نوٹس پر مشتمل ہے، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی نے شائع کیا ہے جس کے بانی سید صاحب موصوف ہی ہیں (حاشیہ سالہ لوگارتھم کے صرف ایک صفحہ پر علامہ اقبال ادین یونیورسٹی، اسلام آباد کے پروفیسر ابرار حسین صاحب نے مستقل مقالہ قلب بند کیلئے جو معارفِ رضا (مطبوعہ کراچی ۱۹۸۱ء) میں شائع ہوا ہے)۔ متذکرہ بالا چالیس قلمی حواشی کے علاوہ سالہ ۱۹۸۱ء میں مولانا خالد علی خاں نے مختلف علوم و فنون پر امام احمد رضا

کی بہت سی قلمی اور مطبوعہ تصانیف ارسال کیں جن کی تعداد دو سو سے متجاوز ہے، یہ سارا ذخیرہ سید یاسر علی قادری کے پاس ہے۔ موصوف کی عنایت سے راقم کو بھی اس علمی ذخیرے کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس ذخیرے میں ایک ناکل نظر سے گزرا جس میں امام احمد رضا کے عربی رسالہ الدولۃ المکیہ پر علمائے اسلام کی اصل تقاریض محفوظ تھیں، انہی تقاریض میں سے بعض تقاریض کے عکس آپ کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں۔

شاہ تعالیٰ عقیدت مند این امام احمد رضا کو مزید ہمت و حوصلہ عطا فرمائے تاکہ وہ کتب و رسائل جلد از جلد منظر عام پر لاسکیں جن کا اہل علم و فکر کو غریب سے انتظار ہے۔ مولائے کریم ہم سب کو مسلک اہل سنت و جماعت کی خدمت کی لگن عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین، رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

احقر محمد سعید احمد عفی عنہ  
پنپل  
گورنمنٹ ڈگری کالج، بٹھوٹہ (سندھ)





# مرآة اللہ الرحمن الرحیم

## مشمولات

۱۲	پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد	۱۲	فہرست تاجیہ
۲۴			عکس نخطوطات الدولۃ المکیہ وخیوض المکیہ
۲۸			عکس قصیدہ عربی قلمی
۲۹	پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد		حسبیتا امام احمد رضا
۸۸			اشاریہ علمائے اسلام
۹۲			عکس تقاریط
۱۴۹	مولانا عبدالرحمن تنوی		تلخیص و ترجمہ تقاریط
۱۹۲			مطبوعات مرتب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرآة اللہ الرحمن الرحیم

تقریباً ۱۹۲۰ء

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## افتتاحیہ

عالم اسلام میں امام احمد رضا کا پہلا تعارف اس وقت ہوا جب وہ ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء میں اپنے والد ماجد مولانا محمد نفی علی خاں کے ہمراہ حج بیت اللہ کے لئے حرمین شریفین حاضر ہوئے، اس موقع پر مفتی شافعیہ حسین بن صالح جبل الیل مکی نے بغیر کسی سابقہ تعارف کے امام احمد رضا کی پیشانی دیکھ کر بے ساختہ فرمایا :-

انی لاحد نور اللہ من هذا الجبین

”میں اس پیشانی میں اللہ کا نور محسوس کر رہا ہوں“

اس کے ساتھ اور واقعات بھی پیش آئے جن کی تفصیل آگے آتی ہے۔ عالم اسلام میں اس محل تعارف کے تقریباً ۲۲ سال بعد ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء میں قدرے تفصیلی تعارف اس وقت ہوا جب ردِ دہ میں امام احمد رضا کا فتوے تصدیق و توثیق کے لئے علماء اسلام کے سامنے پیش ہوا اور انہوں نے اپنی تصدیقات عنایت فرمائیں، پھر چھ برس بعد ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء میں پچھلے تعارفوں کی تکمیل ہوئی، جب امام احمد رضا دوسری بار حج بیت اللہ کے لئے حرمین طیبین حاضر ہوئے اور وہاں علماء نے آپ سے فتوے لئے اور سندیں حاصل کیں اور آپ کی عربی تصانیف، مستند المعتمد اور الدولۃ المکیہ پر تقاریظ لکھیں اور تصدیقات ثبت کیں، ایک نہیں بلکہ ۸۰، ۷۰ علماء اسلام نے اپنے تاثرات بڑی فراخ دلی کے ساتھ تحریر فرمائے تفصیلات آگے آتی ہیں۔

الغرض امام احمد رضا کی شخصیت و علمیت جس کا تعارف ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء



میں ہوا تھا، ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۶ء تک ۳۰ سال کے اندر اندر دور و نزدیک اس کا چرچا ہونے لگا، علماء اسلام نے امام احمد رضا سے جس وابستگی اور شفقتی کاشتوت دیا، وہ باعث حیرت ہے۔ ————— چند تاثرات ملاحظہ ہوں :-

حافظ کتب الحرم شیخ اسماعیل بن خلیل مکی جو مکہ معظمہ کے ایک جید عالم تھے، ایک مکتوب میں امام احمد رضا کو لکھتے ہیں :-

لکن الفقیر اعد نفسی ثالث اولادکم لہ  
” لیکن فقیر آپ کی اولاد میں خود کو تیسرا بیٹا شمار کرتا ہے۔“

یہی بزرگ امام احمد رضا کی تصنیف الدولة المکیہ پر تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-  
شیخنا العلامة المسجد دہ

اور امام احمد رضا کی دوسری تصنیف المستند المعتمد پر تقریظ لکھتے ہوئے کہتے ہیں :-

بل اقول لوقیل فی حقہ انہ مجد دہذا

القرن لکان حقاً و صدقاً

شیخ موسیٰ علی شامی الازہری احمدی درویری الدولة المکیہ پر اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں :-

امام الاسمت المسجد لہذا الامة

اور حسین بن علامہ سید عبدالقادر طرابلسی الدولة المکیہ ہی پر تقریظ لکھتے ہوئے کہتے ہیں :-

۱۔ مکتوب محررہ ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء

۲۔ احمد رضا خاں : الدولة المکیہ بالمادة الغیبیہ، مطبوعہ کراچی ۱۹۵۵ء، ص ۶

۳۔ احمد رضا خاں : حسام الحزمین، مطبوعہ ہور ۱۹۷۵ء، ص ۵۱

۴۔ احمد رضا خاں : الدولة المکیہ، ص ۶۲۲





بعد نمازِ عشر صاحبِ ترجمہ در مسجد خیف تنہا توقف نمود، در آں جا  
بشارتِ مغفرت یافتہ لہ

ترجمہ) "۲۹۹ھ میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ حرمین شریفین حاضر ہوئے  
اور وہاں کے اکابر علماء مفتی شافعیہ سید احمد دحلان، مفتی حنفیہ عبدالحمل  
سراج سے حدیث و فقہ و اصول و تفسیر و دوسرے علوم میں سند لی۔  
ایک روز نمازِ مغرب مقامِ ابراہیم علیہ السلام پر ادا کی، نماز  
کے بعد امام شافعیہ حسین بن صالح حمل الیل نے سابقہ تعارف کے بغیر  
مولانا احمد رضا خاں کا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر لے گئے، وہاں یہ تک  
آپ کی پیشانی تھامے رہے اور فرمایا :-

"میں اس پیشانی میں اللہ کا نور پاتا ہوں"

اس کے بعد امام شافعیہ نے آپ کو صحاح ستہ میں اور سلسلہ قادریہ  
میں اپنے دستخطِ خاص سے اجازتِ مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ تمہارا  
نام نبیاء الدین احمد رکھا، سند مذکورہ میں امام بخاری علیہ الرحمۃ تک  
کیا رہ واسطے ہیں۔

مکہ معظمہ میں شیخ حمل اللیل موصوف کے ایما پر مذہبِ  
شافعیہ میں مناسک حج پر ان کے رسالے جوہرۃ المصنیہ کی دو روز میں  
شرح لکھی اور اس کا نام النیرۃ الوضیۃ فی شرح الجوہرۃ المصنیہ رکھا  
جب یہ شرح شیخ موصوف کے پاس لے گئے تو شیخ نے تحین و  
آفرین کی۔

مدینہ طیبہ میں مفتی شافعیہ صاحبزادہ مولانا محمد بن محمد عرب نے  
آپ کی دعوت کی، اسی روز نمازِ عشر کے بعد مسجد خیف میں تہنایام کیا





باعث اجر جزیل و ثواب جمیل سمجھ کر قبول کیا، اگرچہ وہاں نہ فرصت تھی اور نہ کتابیں پکس۔

روزِ اول و دہیت کے متعلق صرف تفصیل مسائل میں تین ورق طویل سے زائد لکھے گئے، جب بطور انموذج حاضر کئے، جناب مولانا نے فرمایا میرا مقصد تطویل اور اس قدر تفصیل نہیں کہ عوام اس سے کم منتفع و متمتع ہوتے ہیں، صرف ہمارے کلام کا ترجمہ و خلاصہ مطلب اور جہاں حنفیہ کا اختلاف ہو ان کا بیان مذہب ہو جائے۔ فقیر نے اقتضائے امر لازم اور یہی امر فرصت حاصلہ کے ملائم دیکھ کر بتاریخ ہفتم ذی الحجہ (۱۲۹۹ھ) روزِ جاں افروز دوشنبہ یہ مختصر جملے لکھ دئے اور النيرة الوضیة فی شرح الجوهرة المصیة سے طبع کئے۔

۱۔ احمد رضا: النيرة الوضیة فی شرح الجوهرة المصیة، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، ۱۳۸۹ھ، ص ۲-۳ (نوٹ) الجوهرة المصیة، عربی میں منظوم سالہ ہے اور النيرة الوضیة اس کی اردو شرح اور الطرة الرضیة النيرة الوضیة کے حواشی ہیں، اس کے محشی بھی امام احمد رضا ہیں، یہ تینوں یک جا، مطبع انوار محمدی، مکتبۃ المدینہ، ۱۳۸۹ھ کو طبع ہوئے۔ ————— راقم کو یہ مطبوعہ نسخہ محترم ریاست علی قادری کی عنایت سے ملا، اس کی تفصیل یہ ہے:-

صفحہ ۱ سے، ۲ تک الجوهرة المصیة مع شرح النيرة الوضیة، پھر زیادت حضرت رسالتاب علیہ السلام کے متعلق امام احمد رضا نے اپنے رسالے ابارقة الشارقة علی بارقة المشارقة کا خلاصہ شامل کیا ہے، یہ صفحہ ۲ سے ۳۲ تک پھیلا ہوا ہے پھر امام احمد رضا کے حاشی الطرة الرضیة صفحہ ۳۳ سے ۴۴ تک پھیلے ہوئے ہیں۔

امام احمد رضا نے حواشی باندازہ جدید آخر میں جمع کئے ہیں جس طرح آجکل تحقیقی مقالات میں درج کئے جاتے ہیں امام احمد رضا کی طبع ایجاد پسند نے وہ طرز ایجاد کیا جو آجکل رائج ہے۔

ان کی کچھ شائستگی و دہجہ بدیع کے عجائبات بہت اونچی ہیں بہارِ محققین نے ہنوز کا حد تو جہ نہیں کی۔

الفرغ من حریم شریفین میں امام احمد رضا کا جواب بذاتی شاندار لغارف ہوا اس نے مستقبل کے لئے راہ ہموار کر دی اور پھر علماء عرب امام احمد رضا کی نگارشات سے برابر مستفید ہوتے رہے اور اپنے اپنے تأثرات قلمبند کرتے رہے، اس سلسلے میں امام احمد رضا کی مندرجہ ذیل تصانیف خاص طور پر قابل توجہ ہیں:-

- ۱۔ فتاویٰ الحرمین رجعت، ندوة المین (۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء)
- ۲۔ المستند المعتمد فی بنا رخصة الابد (۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء)
- ۳۔ الدولة المکیة بالمادة الغیبیة (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء)
- ۴۔ الاجازة الرضویة بسجل مکتة البهیة (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء)
- ۵۔ الاجازات المتبینه لعلماء رکتة والمدینة (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء)
- ۶۔ کفل الفقہ الفہم فی احکام قرطاس الدرہم (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء)
- ۷۔ الفیوض المکیة لمحبة الدولة المکیة (۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء)

ان میں بعض تصانیف کے بارے میں مجلایاں عرض کیا جاتا ہے تاکہ عالم اسلام سے امام احمد رضا کے تعلق پر روشنی پڑ سکے اور عالم اسلام کی طرف سے ان کے افکار کی پذیرائی کے متعلق حقائق معلوم ہو سکیں۔

- ۱۔ فتاویٰ الحرمین، ندوة العلماء (بھارت) کے بارے میں امام احمد رضا کے ۲۸ سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے۔ یہ جوابات بقول امام احمد رضا ۲۰ گھنٹے میں قلمبند کئے گئے، یعنی ۱۶ سوال ۳۱۵ کو بعد نماز صبح سے لے کر ۷ سوال ۳۱۵ طلوع فجر سے پہلے پہلے سودہ اور مضیہ مکمل کر لیا گیا۔ امام احمد رضا اپنے عربی اشعار میں اس کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں:-

فما هو الا شغل عشرين ساعة  
وعنها الى السجدة والكل يفسد

فما كان ذا الا بتوفيق ربنا  
له الحمد حمد ادا سمايتا بد له

یہ استفادہ و فتویٰ تقریباً ۲۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ جب یہ علمائے حرمین کے سامنے پیش کیا گیا تو مکہ معظمہ کے ۱۶ اور مدینہ منورہ کے ۷ علماء اعلام نے اسکی تصدیق و توثیق فرمائی۔ حافظ کتب الحرم شیخ اسماعیل بن خلیل مکی کی تصدیق ۲۲ صفحات پر مشتمل ہے جس میں سوالات پر بحث اور جوابات کی تصدیق کے علاوہ امام احمد رضا کو ان کے علم و فضل کی بنا پر خراج عقیدت پیش کیا ہے اور بلند القاب و آداب سے نوازا ہے۔

۲۔ شاہ فضل رسول بدایونی (م ۱۲۸۹ھ / ۱۸۷۲ء) کی عربی تصنیف العقائد المستندہ (۱۲۷۰ھ / ۱۸۵۳ء) پر امام احمد رضا نے المستند المستند کے نام سے عربی میں تعلیقات حواشی کا اضافہ کیا ہے۔ ۳۲۲ھ / ۱۹۰۶ء میں یہ علمائے حرمین کے سامنے پیش کیا گیا جس پر ۳۷ علماء نے اپنی اپنی تقاریر اور تصدیقات ثبت کیں۔ ان تعلیقات میں امام احمد رضا نے اپنے بعض معاصرین کی قابل اعتراض نگارشات کا نقاب کیا ہے اور اپنا مطلع نظر پیش کیا ہے۔ اسی پس منظر میں ۳۲۲ھ / ۱۹۰۶ء کو امام احمد رضا نے ایک کتاب تنبیہ ایمان بآیات قرآن تصنیف فرمائی جس میں قرآنی آیات احادیث نبویہ کی روشنی میں شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلک دکھائی ہے۔

۳۔ الدولة المکیہ بالمادة الخیسیہ چند سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے جو قیام مکہ معظمہ کے زمانے میں ۳۲۲ھ کو پیش کئے گئے تھے۔ اس کتاب کے دو حصے ہیں،

۱۔ عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری : رسائل رضویہ ، ج ۱ ، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۷ء ، ص ۳۰  
۲۔ فتاویٰ الحرمین ، رسائل رضویہ ، ج ۱ ، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۷ء میں شامل ہے ، عربی متن کے ساتھ اردو ترجمہ بھی کر دیا گیا ہے ، تفصیلات کے لئے اس طرف رجوع کریں۔

۳۔ یہ متن اور حواشی لاہور اور استانبول سے شائع ہو گئے ہیں۔ مستور  
۴۔ تفصیلات کے لئے مطالعہ فرمائیں حرمین ، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۵ء۔ مستور





۴۔ وہ ازلی، یہ حادثہ ————— وہ غیر مخلوق، یہ مخلوق ————— وہ زیرِ قدرت نہیں، یہ زیرِ قدرتِ الہی ————— وہ واجب البقاء، یہ جائز الفناء ————— اس کا تخیر محال، اس کا ممکن۔

۵۔ علمِ کل اللہ کو سزاوار ہے اور علمِ بعض رسول اللہ کو ————— مگر بعض بعض میں فرق ہے ————— پانی کی بوند بھی 'بعض' ہے اور سمندر کے مقابلے میں دُریا، بھی بعض ہے ————— تو بعض بعض میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

۶۔ مخالفین کا بعض، بعض دُور ہیں کا ہے اور ہمارا بعض، عزت و تمکین کا جسکی قدر خدا ہی جانے اور جن کو عطا ہوا۔

۷۔ جس طرح علم ذاتی پر ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح علم عطائی پر ایمان لانا ضروری ہے کہ قرآن کریم نے دونوں علوم کی خبر دی ہے ————— پورے قرآن پر ایمان لانے والا دونوں علوم میں سے کسی علم کا منکر نہیں ہو سکتا جو منکر ہے وہ پورے قرآن پر ایمان نہیں لایا اور جو پورے قرآن پر ایمان نہیں لایا اس کا حکم معلوم۔

۸۔ کسی عالم کے علم کی اس لئے کفنی کرنا کہ وہ استادوں کے پڑھائے سے پڑھا ہے، کسی صاحبِ عقل سے متوقع نہیں ————— صاحبِ عقل اس کے علم کا اعتراف کرے گا اور کبھی یہ کہہ کر اس کے علم کو ملکا نہ کرے گا کہ اس کے علم میں کیا خوبی ہے، یہ تو پڑھائے سے پڑھا ہے اور سب اسی طرح پڑھتے ہیں۔

الغرض امام احمد رضا خاں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو متناہی غیر محیط، خالق، زیرِ قدرتِ الہی اور حادثہ مانتے ہیں مگر اسی کے ساتھ آپ کی وسعتِ علم کو وہی نسبت دیتے ہیں جو ایک سمندر کو پانی کی بوند سے ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی کہیں کم۔

الدولۃ المکیہ ۱۳۱۲ھ میں مکہ معظمہ میں تصنیف فرمائی، ہندوستان

والپی کے بعد ۲۲ھ میں اس پر حواشی تحریر فرمائے جس کا تاجی عنوان یہ ہے :-  
فیوض الملکیہ لمحبالبی ولہ الملکیہ ۱۳۲۵ھ

۵۴۔ الاجازات الرضویہ لمجل بکۃ البیہ (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) اور الاجازات المتینہ  
لعلمار بکۃ والمدینہ (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء) ان کلمات پر مشتمل ہیں جو امام احمد رضا نے  
علمار اسلام کو عنایت فرمائیں، اس میں وہ خطوط بھی شامل ہیں جو علمار اسلام نے  
امام احمد رضا کو لکھے تھے۔

۶۔ کفل الفقہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء) کی تفصیل یہ  
ہے کہ قیام مکہ معظمہ کے زمانے میں امام مسجد الحرام مولانا عبداللہ میرداد اور ان کے  
استاد مولانا حامد محمود جدادی نے نوٹ کے متعلق ایک استفاء امام احمد رضا کے سامنے  
پیش کیا، امام احمد رضا نے اس کے جواب میں ڈیڑھ دن سے کم مدت میں عربی میں  
رسالہ کفل الفقہ الفاہم تحریر فرمایا۔ جب یہ رسالہ علمائے عربین کے سامنے پیش کیا گیا  
تو انہوں نے قدر کی نگاہ سے دیکھا اور اس کی نقلیں لیں، مثلاً شیخ الائمہ احمد ابو الخیر میرداد  
حنفی، قاضی مکہ شیخ صالح کمال حنفی، حافظ کتب الحرم سید اسماعیل بن خلیل حنفی، مفتی حنفیہ  
شیخ عبداللہ صدیق وغیرہم۔ امام احمد رضا سے قبل آپ کے استاد الاساتذہ  
مفتی اعظم مکہ معظمہ مولانا جمال بن عبداللہ بن عمر حنفی سے بھی نوٹ کے متعلق سوال کیا گیا  
تھا کہ اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں لیکن انہوں نے جواب سے اعراض فرمایا مگر  
امام احمد رضا نے ثانی جواب دیا جس پر مفتی حنفیہ عبداللہ بن صدیق پھر لکھ گئے۔

الغرض امام احمد رضا کی شخصیت حریم شریفین اور عالم اسلام میں  
جانی پہچانی تھی اور ان کے علم و فضل کا عوام و خواص میں چرچا تھا جس کا اندازہ

۱۔ فیوض الملکیہ کا ایک قلمی نسخہ سیدہ مست علی قادری (کراچی) اور مولانا خالد علی خان (بریلی) کی عنایت سے  
راقم کو ملا، اس کے بعض صفحات کا عکس اس کتاب میں شامل کیا جا رہا ہے۔ مستود  
۲۔ یہ دونوں مجلے، رسالے و تنویر، ج ۲، مطبوعہ لاہور، ۱۳۹۷ھ میں شائع ہو گئے ہیں۔ مستود



آگے چل کر امام احمد رضا کے حالاتِ زندگی اور ان تعارف سے ہو گا جن کے عکس اس کتاب کے آخر میں پیش کئے جا رہے ہیں۔

۲۱، جمادی الثانیہ ۱۴۰۱ھ احقر محمد سعید احمد

پرنسپل  
گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹھہ (سندھ)  
(پاکستان)

۲۷ اپریل ۱۹۸۱ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## ابتدائیہ

(اشاعت دوم ۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد



ایک وہ زمانہ تھا جب سرزمین عرب میں بلکہ دنیائے اسلام میں اہل سنت و جماعت کی حکومت تھی اور امام احمد رضا خاں بریلوی کا شرہ دور و نزدیک پھیلا ہوا تھا، یہود و نصاریٰ کے تعاون اور حمایت سے نئی حکومت قائم نہ ہوئی تھی اور کفر و شرک کے یہاں اہل سنت و جماعت کا قتل عام نہ ہوا تھا۔۔۔۔۔ تو اہل سنت و جماعت کے اقتدار کے زمانے میں حرمین شریفین اور دنیائے عرب کے علماء نے امام احمد رضا خاں بریلوی کی علمی اور فکر خیز کتاب ”الدولة المکیہ بالمادة الغیبیہ“ (۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء) پر تقاریظ لکھیں پیش نظر کتاب کی تقریب اشاعت انہیں تقاریظ کی گویا تقریب رونمائی تھی جو ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کے بانی جناب سید ریاست علی قادری کی کوشش سے ۱۹۸۳ء میں پہلی بار منظر عام پر آئی، عرب محققین نے ان تقاریظ سے روشنی حاصل کی چنانچہ جامعہ ازہر شریف، قاہرہ کے فاضل ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ مصری (استاذ شعبہ زبان اردو و ترجمہ) نے مندرجہ ذیل عنوان سے ایک مستقل کتاب لکھی :- ”الامام احمد رضا والعالم العربی“ (مطبوعہ لاہور، کراچی ۱۹۹۸ء) اس طرح امام احمد رضا بریلوی کا نام ۸۰ برس کے بعد دنیائے عرب میں پھر جانا پہچانا جانے لگا۔ امام احمد رضا کے نام مندرجہ ذیل علماء کرام کے عربی خطوط ملتے ہیں :-

- (۱) علامہ شیخ عبدالقادر کردی (۲) علامہ شیخ سید اسماعیل مکی (۳) علامہ شیخ مامون البری مدنی۔ (۱)
- امام احمد رضا بریلوی کے بیٹ سے عرب خلفاء تھے۔ (۴) مکہ مکرمہ کے مندرجہ ذیل خلفاء پر ایک فاضل سید اے۔ ایچ۔ شاہ نے دقیق مقالات قلم بند کئے ہیں :-
- (۱) علامہ شیخ احمد خفراوی ہاشمی (۲) شیخ عبداللہ بن الخیر میر داؤد

موصوف کے ساتھ ساتھ ان کے والد ماجد شیخ احمد ابو الخیر میر داؤد اور میر داؤد خاندان



کے ۱۴ علماء کرام کے حالات بھی لکھے ہیں جو فل اسکیپ سائز کے ۸۰ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ فاضل موصوف نے امام احمد رضا اور مفتی مالکیہ شیخ حسین مکی الازہری کے خاندان پر بھی سیر حاصل لکھا ہے جو ۱۰۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ امام احمد رضا کے عرب اساتذہ :

(۱) شیخ عبدالرحمن سراج حنفی۔ (۲) علامہ سید حسین بن صالح جمل اللیل شافعی۔ (۳) پر بھی فاضل موصوف نے مقالات لکھے ہیں۔۔۔۔۔ فاضل موصوف نے مفتی اعظم محمد مصطفیٰ رضا خاں (ابن امام احمد رضا خاں) کے خلیفہ سید محمد بن علوی مالکی بن عباس مالکی (مفتی شیخ محمد علی مغربی مترجمہ شیخ افتخار احمد قادری) پر بہت ہی مفید حواشی بھی لکھے ہیں۔ شیخ محمد بن علوی مالکی (۶) نے اپنی کتاب ”الطالع السعيد المنتخب من السلاسل واسانيد“ (مطبوعہ سعودی عرب) میں امام احمد رضا یلوی کا ذکر کیا ہے (۷)۔۔۔۔۔ دنیائے عرب میں اب بہت سی ایسی کتابیں شائع ہو گئی ہیں جن سے امام احمد رضا یلوی کے عرب اساتذہ، خلفاء اور محبین کے حالات معلوم کئے جاسکتے ہیں مثلاً

(۱) محمد علی مغربی : اعلام الحجاز، جدہ ۱۹۸۵ء (۲) سید الس یعقوب کتبی ملنی : اعلام من ارض النبوة، جدہ ۱۹۹۳ء (۳) حسن عبدالحنی قزاز : اهل الحجاز بعقہم التاريخی، جدہ ۱۹۹۴ء (۴) عمر عبدالجبار : سیر و تراجم بعض علمائنا فی القرآن الرابع عشر للهجرة، جدہ ۱۹۸۲ء (۵) ذاکر بکرمی شیخ امین : الحركة الادبية فی المملكة العربية السعودية، بیروت ۱۹۸۵ء (۶) زہیر محمد جمیل کتبی مکی : رجال من مكة المكرمة، جدہ ۱۹۹۲ء وغیرہ

سب سے اہم کام ازہر یونیورسٹی، قاہرہ میں ہو رہا ہے، دو حضرات امام احمد رضا پر ایم۔ فل کر چکے ہیں۔ ان میں ایک مولانا مشتاق احمد شاہ ہیں جن کے مقالہ کا عنوان ”الامام احمد رضا و اثره فی الفقه الحنفی“ دوسرے مولانا ممتاز احمد سدید ی ہیں جن کے مقالہ کا عنوان تھا ”الشیخ احمد رضا خان البریلوی الہندی شاعر عربیاً“

جامعہ ازہر، قاہرہ کے فاضل ذاکر سید حازم محفوظ مصری سے اولرہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی نے رجوع کیا، ۱۹۹۸ء میں امام احمد رضا کا نفرنس، کراچی میں ان کو بلایا، انہوں نے ایک دقیق مقالہ پیش کیا، امام احمد رضا کی طرف ان کی خاص توجہ نے جامعہ ازہر میں ایک انقلاب برپا کر دیا، انہوں نے جامعہ ازہر کے اساتذہ اور محققین کو حقائق سے باخبر کیا اور

ان سے امام احمد رضا پر لکھو لیا۔ اہل سنت و جماعت پر ڈاکٹر سید حازم کا عظیم احسان ہے۔ جو کام برسوں میں نہ ہو سکتا تھا انہوں نے دو تین سال میں کر ڈالا۔ انہوں نے خود بھی کام کیا سب سے پہلے انہوں نے امام احمد رضا کے عربی کلام کو جمع کر کے "بساتین الغفران" کے عنوان سے چھپو لیا (۸)۔۔۔۔۔ پھر ایک تحقیقی مقالہ "الامام الاکبر المجدد محمد احمد رضا خاں والعالم العربی" (۹) قلم بند کیا جس کی خوب پذیرائی ہوئی۔ اس کے بعد امام احمد رضا کے ۸۰-ویں عرس پر جامعہ ازہر، قاہرہ سے یادگاری مجلہ شائع کیا جس کا عنوان ہے

"الکتاب التذکاری۔۔۔۔۔ مولد الامام احمد رضا خاں (قاہرہ ۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء)

اس میں عربی اور اردو میں مقالات ہیں۔ عربی مقالات ان حضرات کے ہیں :

(۱) فاضل جلیل ڈاکٹر حسین مجیب المصری (۱۰)، (۲) ڈاکٹر عبد المنعم خفاجی

(۳) ڈاکٹر قطب یوسف زید (۴) ڈاکٹر رزق مری ابو العباس (۵) ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ

اردو نیکشن میں ان حضرات کے مقالات ہیں :

(۱) ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ مصری (۲) پروفیسر نبیلہ اسحاق چودھری (۳) وجاہت رسول قادری

ڈاکٹر حازم صاحب نے یاگاری مجلہ کے مقدمہ میں امام احمد رضا پر آئندہ لکھے جانے

والے تقریباً ۲۰-مقالات کے عنوانات دیئے ہیں۔ ڈاکٹر حازم صاحب نے ایک اور اہم کام

کیا ہے۔ امام احمد رضا کے مشہور سلام کو منشور کیا پھر ڈاکٹر حسین مجیب المصری نے اس کو

منظوم کیا، یہ عربی سلام بعنوان "المنظومة السلامية في مدح خير البرية" (۱۱)

ڈاکٹر حازم صاحب ایک اور اہم کام کر رہے ہیں، وہ امام احمد رضا خاں بریلوی کے

دیوان حدائق شمس کا عربی نثر میں ترجمہ کر رہے ہیں اور ڈاکٹر حسین مجیب المصری اس کو منظوم

کر رہے ہیں، تقریباً ۴۰۰-اشعار کا ترجمہ کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر حسین مجیب المصری نے اس

منظوم ترجمہ کا عنوان یہ تجویز کیا: "صفوة المديح في آل البيت والصحابة والاولياء"

بقول ڈاکٹر حازم مصری "وبدن ادنى شك عمل علمي كبير" اور اس کا سرابھی ڈاکٹر حازم

صاحب کے سر ہے کیونکہ ڈاکٹر حسین مجیب المصری سے امام احمد رضا کا تعارف کرانے والے

وہی ہیں جس کا موصوف نے المنظومة السلامية کی تقدیم اس طرح اعتراف کیا۔

"ولولا ما كان لي ان اعرف ما عرفت ولا اكتب ما كتبت"

(ترجمہ) اگر وہ نہ ہوتے میں وہ نہ جانا جو میں نے جانا اور وہ نہ لکھتا جو میں نے لکھا :

جامعہ ازہر، قاہرہ، کے ڈاکٹر نجیب جمال (استاذ اُر کلیۃ اللغات والترجمہ) نے امام احمد رضا کے نعتیہ کلام کا مختصر انتخاب بعنوان ”نظارہ روئے جانا کا“ مرتب کیا ہے جو ۱۹۹۹ء میں رضا اکیڈمی، لاہور نے شائع کر دیا۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے صدر، صاحب زادہ سید وجاہت رسول قادری اور جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور کے شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالکیم شرف قادری نے ۱۹۹۹ء میں قاہرہ (مصر) کا دورہ کیا اور وہاں علمی حلقوں میں امام احمد رضا کا بھرپور تعارف کرایا (۱۲)

یہ ایک طویل نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ الحمد للہ جزیرہ عرب میں امام احمد رضا کا اثر تھا، اب پھر عود کرتا جا رہا ہے، دلوں میں محبت پوشیدہ ہے، جہاں پہنچاں ہیں وہاں بھی محبت کی مہک آرہی ہے۔ ۱۹۰۹ء میں بنگلہ دیش سے کچھ علماء گئے، جب امام احمد رضا کی نسبت سے انہوں نے تعارف کرایا تو مفتی سعد اللہ کی پھڑک گئی سید محمد بن علوی مالکی نے خوب پذیرائی کی۔ (۱۳) ۱۹۹۳ء میں راقم مدینہ منورہ حاضر ہوا تو وہاں بعض حلقوں میں اس نسبت سے جو پذیرائی کی گئی وہ ناقابل بیان ہے۔ امام احمد رضا کی شخصیت کی تاثیر نے تو عیسائی غیر مسلموں کو بھی گرویدہ بنالیا۔۔۔۔ ڈاکٹر احمد یوسف انڈریوز کے مقالے کو دیکھ کر اس تاثیر کا اندازہ ہوتا ہے، (۱۴) جو حضرات امام احمد رضا سے اختلافات رکھتے ہیں ان کو بھی سنجیدگی سے امام احمد رضا کا مطالعہ کرنا چاہیے، مطالعہ ہی غیر محبوب کو محبوب بنا دیتا ہے اور سچ کو جھوٹ سے الگ کر دیتا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ہم کو علم و حکمت سے مشرف فرمائے اور علم و حکمت کے چراغ روشن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وازواجہ واصحابہ اجمعین۔

### حواشی و حوالہ جات

- (۱) محمد شہاب الدین رضوی : علمائے عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام، ممبئی، ۱۹۹۶ء
- (۲) محمد صادق قصوری نے اپنی کتاب تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت (کراچی ۱۹۹۲ء) میں امام احمد رضا کے عرب و افریقہ کے ۲۸ خلفاء کا ذکر کیا ہے۔ (ص ۳۵-۱۹)
- (۳) معارف رضا، کراچی ۱۹۹۹ء ص ۲۰۳-۲۱۵
- (۴) معارف رضا، کراچی، ۱۹۹۵ء، ص ۱۲۵-۱۸۹



(۵) ایضاً

(۶) آپ کے صاحبِ زلوے شیخ علوی ماکی ۱۹۹۹ء میں کراچی تشریف لائے، دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ کراچی میں طلبہ کو درس حدیث دیا، مختصر تقریر فرمائی، امام احمد رضا ربیوئی لور آپ کے صاحبِ زلوے مفتی محمد مصطفیٰ رضا خاں سے اپنی روحانی اور علمی نسبتوں کا ذکر کیا اور محترم دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ علامہ مفتی محمد جان نعیمی کو سند حدیث عطا فرمائی، راقم بھی اس محفل میں موجود تھا بلکہ راقم نے تو ۱۹۹۳ء میں دولتِ کدے پر مدینہ منورہ میں زیارت کی، اپنے دست مبارک سے علوفہ کھلایا، کتابیں عنایت فرمائیں لور اذراہ شفقت و کرم ثرقہ لباس پہنایا، مسعود

(۷) محمد بن علوی ماکی: الطالع السعد، ص ۹، ۱۰۲

(۸) ”بہائم الغفران“ رضا دارالاشاعت، لاہور اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کے تعاون سے شائع ہوئی۔

(۹) الامام الاکبر المجدد محمد رضا خاں العالم العربی، رضا فاؤنڈیشن لاہور نے ۱۹۹۸ء میں شائع کی۔

(۱۰) ڈاکٹر حسین مجیب المصری، مصر کے جلیل القدر استاد اور فاضل ہیں، ۱۹۱۶ء میں قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ جامعہ اذہر (قاہرہ)، جامعہ عین الشمس، (قاہرہ) جامعہ بغداد، جامعہ حلوان وغیرہ میں درس دیتے رہے۔ شہلی امریکہ، جنوبی امریکہ، یورپ، ترکی، ایران وغیرہ کی ۲۶- جامعات آپ کے علمی فیض سے مستفیض ہوئیں آپ نے گیدہ زبان میں پڑھلایا۔ تصانیف میں ۶۸ کتابیں ہیں اردو، عربی، فارسی، میں ۶- دولوین بھی ہیں۔ آپ مختلف ممالک سے اعزازات بھی حاصل کر چکے ہیں۔ آپ عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔ مسعود

(۱۱) یہ سلام منظوم ۱۵۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ ایک فاضلانہ تقدیم ہے (۷-۷-۷) پھر سلام پر گفتگو ہے (۷۸-۱۰۵) اس کے بعد عربی منظوم سلام ہے (۱۰۷-۱۳۶) آخر میں سلام کا اردو فن ہے (۳۷-۱۵۰) پھر مراجع ہیں (۱۵۰-۱۵۳)

(۱۲) اس دورے کے تفصیلی حالات ماہنامہ ”معارف رضا“، کراچی شمارہ فروری ۲۰۰۵ء کے اولیہ میں مطالعہ کئے جاسکتے ہیں جو صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے تحریر فرمائے ہیں۔ اس کے علاوہ قاہرہ میں امام احمد رضا پر تحقیقی کام کی مزید تفصیلات ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادوری (آفس سیکریٹری ادارہ تحقیقات امام احمد رضا) کی کتاب ”امام احمد رضا اور جامعہ الازہر“ (مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء) میں مطالعہ کی جاسکتی ہیں۔ مسعود

(۱۳) عبدالمصطفیٰ اعظمی: معمولات الابرار معانی لآئبر، نکشوا ۱۳۸۵ھ، ص ۲۰، ۲۹۸، ۳۰۶

(۱۴) ماہنامہ ”معارف رضا“ کراچی، شمارہ جنوری، فروری، ۲۰۰۵ء

# حیات امام احمد رضا

پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد

---

# مولانا محمد رضا علی خاں

## امام احمد رضا بریلوی

(۱)

امام احمد رضا علیہ الرحمہ نبأ پٹھان، مسلکاً حنفی، مشرباً قادری اور مولانا بریلوی تھے۔ آپ کے والد ماجد مولانا تقی علی خاں علیہ الرحمہ (م ۱۲۹۶ھ / ۱۸۸۰ء) اور جدِ امجد مولانا رضا علی خاں علیہ الرحمہ (م ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۶ء) اپنے عہد کے جلیل القدر علماء و عرفاء میں شمار کئے جاتے تھے (۱) امام احمد رضا بریلوی نے اپنے لغتہ دیوانِ حدائقِ بخشش (۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۴ء) میں ان دونوں حضرات کا اس طرح ذکر کیا ہے :

احمد ہندی رضا ابن تقی ابن رضا (۲)

امام احمد رضا کی ولادت باسعادت، ارشوال المکرم ۱۲۴۲ھ مطابق ۲۴ جون ۱۸۵۶ء کو بریلی (یو۔ پی، بھارت) میں ہوئی، محمد نام رکھا گیا مگر جدِ امجد علیہ الرحمہ نے احمد رضا نام تجویز کیا اور یہی مشہور ہوا، تاریخی نام المختار (۱۲۴۲ھ / ۱۸۵۶ء) ہے (۳) امام احمد رضا نے اپنی حیرت انگیز ذکاوت اور حقِ جل مجدہ کی عنایت کی بدولت ۱۳ سال ۱۰ ماہ اور ۵ دن میں علومِ درسیہ سے فراغت پائی (۴) امام احمد رضا

۱۔ تہ جن علی : تذکرہ علمائے ہند، مطبوعہ کراچی ۱۳۸۵ھ، ص ۹۸، ۱۹۳، ۵۳۱

۲۔ احمد رضا خاں : حدائقِ بخشش (۱۳۲۵ھ)، مطبوعہ کراچی، ص ۵۸

۳۔ تہ جن علی : تذکرہ علمائے ہند، ص ۹۸

۴۔ احمد رضا خاں، الاجازات الرضویہ لمجل مکتا البیہ (۱۳۲۴ھ) مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ، ص ۳۰۸ (مشہور رسائل رضویہ، مرتبہ محمد عبدالحکیم اختر شاہ بھانپوری، ج ۲)







الہامی فیض سے حاصل کیا۔ اللہ کی پناہ، میں نے یہ باتیں فخر اور خواہ مخواہ کی خود ستائی کے طور پر بیان نہیں کیں بلکہ منعم کریم کی عطا فرمودہ نعمت کا ذکر کیا ہے (۱)۔

امام احمد رضا نے جن علوم و فنون کا ذکر کیا ہے ان میں سے ۲۶ وہ ہیں جو اپنے والد ماجد اور دوسرے اساتذہ سے حاصل کئے اور ۲۸ وہ ہیں جو محض مطالعہ کے ذریعے حاصل کئے، اس طرح آپ نے کل ۵۴ علوم و فنون حاصل کئے، یہ امتیاز نہ صرف معاصرین میں بلکہ سابقین میں بھی امام احمد رضا کو حاصل ہے۔ پھر یہی نہیں کہ آپ اس قدر علوم و فنون سے محض واقف تھے بلکہ ہر فن میں آپ نے کوئی نہ کوئی تصنیف یا دیگر چھوٹی سی (۲) اور مختلف کتابوں پر حاشیے بھی لکھے ہیں، چند حواشی کا امام احمد رضا نے اس طرح ذکر کیا ہے:-

”میں نے ان حبلہ علوم کی بڑی بڑی کتابوں پر حواشی بھی لکھے ہیں، حاشیہ نویسی کا سلسلہ زمانہ طالب علمی سے اب تک جاری ہے کیونکہ اس وقت میرا یہ دستور رہا کہ جب کوئی کتاب پڑھی، اگر وہ میری ملک میں ہے تو اس پر حواشی لکھ دئے (۳)، اگر اعتراض ہو سکتا ہے تو اعتراض لکھ دیا اور اگر مضمون پیچیدہ ہے تو اس کی پیچیدگی دور کریں

۱۔ الامازۃ الرضویہ لاجل بحث البیہ (۱۳۲۳ھ) مشورۃ رسائل رضویہ، ج ۲، مرتبہ مولانا محمد عبدالحکیم

شاہجہانپوری مطبوعہ ۱۳۹۶ھ، ص ۲۹۹ تا ۳۰۷ و ۳۱۳ تا ۳۱۵ (ملخصاً)

۲۔ امام احمد رضا کی تصانیف کی تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل مأخذ سے رجوع کریں:

(۱) انوار رضا، شرکت حنفیہ لیبٹریٹ، لاہور، ۱۳۹۷ھ، ص ۳۲۵ تا ۳۳۸۔

(۲) مختلف علوم و فنون پر تقریباً ۲۵۰ قلمی تصانیف و حواشی سید باست علی قادری صاحب کے پاس کراچی میں محفوظ ہیں۔

۳۔ یہاں امام احمد رضا کی شانِ تقویٰ نظر آتی ہے کہ کتاب آپ کی ملک ہوتی تو اس پر حواشی وغیرہ لکھتے اور مستعار ہوتی تو نہ لکھتے، فی زمانہ مستعار کتابوں پر لکھنے میں اہل علم بھی احتیاط نہیں کرتے۔ مستود



حنفی اصول فقہ کی کتاب مسلم الثبوت پر، صحیح بخاری کے نصف اول پر، صحیح مسلم اور جامع ترمذی پر شرح، رسالہ قطبیہ پر حاشیہ، امور عامہ اور شمس بازغہ پر اکثر حواشی اس وقت لکھے جب کہ طالب علمی کے زمانے میں اپنے سبق کے لئے مطالعہ کرتا تھا علاوہ ازیں تفسیر شرح جامع صغیر پر شرح چیمینی اور تہریج پر، اوقلیدس کے تین مقالوں اور الزیجد الاجد پر اور علامہ شاہی کی رد المحتار پر بھی حواشی لکھے ان سب میں پھیلی یعنی رد المحتار کے حواشی سب سے زیادہ ہیں، مجھے امید ہے کہ اگر انہیں کتاب سے الگ کر دیا جائے تو دو جلدوں سے بڑھ جائیں گے حالانکہ ان میں اپنی دوسری کتابوں، اپنے فتاویٰ اور اپنی تحریرات کا حوالہ دے کر اشارات بھی کئے گئے ہیں۔ (۱)

امام احمد رضا کو علوم منقولہ کے علاوہ علوم معقولہ، خصوصاً ریاضیات میں جو ہارت حاصل تھی اس کا کچھ اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے جو ایک ریٹائرڈ جج سید اصغر علی شاہ صاحب نے نقل کیا ہے، وہ لکھتے ہیں :-

”مولانا سید سلیمان اشرف صاحب صدر شعبہ دینیات اسلام یونیورسٹی علی گڑھ، بڑے جدید عالم تھے اور ہم سب طلبہ جناب مولانا صاحب کی بے حد عزت کرتے تھے، ان کے بارے میں ایک واقعہ قابلِ تحریر ہے کہ جناب ڈاکٹر رضی الدین احمد صاحب (والس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) سے ریاضی کا ایک مسئلہ حل نہ ہو سکا اور ڈاکٹر صاحب مدد سے نے جرمنی کے سفر کا قصد کیا تاکہ وہاں جا کر اس مسئلے کا حل تلاش کریں جب

لے احمد رضا خاں : الاجازۃ الرضویہ ، رسائل رضویہ ، ج ۲ ، ص ۳۰۹

نوٹ : رد المحتار کا یہ عربی حاشیہ جلالہمار کے نام سے حیدرآباد دکن (مجاہد) سے شائع ہو گیا ہے۔  
 یہی تقریباً پانچ قلمی مجلدات سید ریاست علی صاحب قادری، (کراچی) کے پاس محفوظ ہیں۔ مستود

مولانا سید سلیمان اشرف کو اس امر کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے ڈاکٹر صاحب کو مشورہ دیا کہ بجائے جرمن کے بریلی کا سفر اختیار کریں اور مولانا احمد رضا خاں مرحوم و مغفور سے اس مسئلے کا حل دریافت کریں، پھر ڈاکٹر صاحب کو بہت حیرت ہوئی لیکن مولانا سلیمان اشرف صاحب نے ان کو مجبور کیا اور اپنے ساتھ بریلی لے گئے، ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کا تعارف مولانا احمد رضا خاں صاحب سے کرایا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنا غیر حل شدہ مسئلہ ریاضی بیان کیا اور اسی وقت پہلی ملاقات میں وہ مسئلہ حل ہو گیا۔ اب تو ڈاکٹر صاحب کی مسرت کی کوئی انتہا نہ تھی، اس وقت تک مغربی تعلیم کا اثر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب پر بہت زیادہ تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ مولوی صاحبان کو تو محض عربی کی ریافت ہوتی ہے اور دیگر معنائیں کے بارے میں ان کی معلومات بہت گھٹیا قسم کی ہوتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے داڑھی رکھائی اور پابندی سے نماز پڑھنے لگے۔

خود ڈاکٹر صاحب کی ریاضی کی لیافت مسلمہ تھی، ایک تہہ ان کی پروڈانس چانسلری کے زمانے میں ریاضی کے ایک پروفیسر صاحب نے ایک ورلڈ ریپلیم کے بارے میں جناب ڈاکٹر صاحب سے رجوع کیا، ڈاکٹر صاحب کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ ورلڈ ریپلیم (WORLD PROBLEM) ہے اور ابھی تک اس کا حل دریافت نہیں ہوا ہے۔

ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب نے کمال یہ کیا کہ بلا کسی خاص تیاری کے اپنے دفتر کی میز پر بیٹھے بیٹھے اور بلا کسی کتاب سے رائے، اس پر اہم کو مشلوں میں حل کر دیا اور یہ ایک حیرت انگیز کارنامہ انہوں نے انجام دیا لیکن ہمارے مولانا احمد رضا خاں صاحب علم الہی میں ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب سے بھی بازی لے گئے، بجز اس کے

کیا کہا جائے کہ ان کی قوتِ ایمانیہ نے ان کا ساتھ دیا“ لے

(ج)

امام احمد رضا متقدمین اہل سنت و جماعت کے مسلک پر قائم تھے اور اس استقامت کے ساتھ کہ زمانہ کا کوئی انقلاب ان کو متاثر نہ کر سکا حالانکہ ان کے معاصرین میں اکثر زمانے کی رو میں بہہ گئے اور تاریخی عمل کی زد میں آ گئے مگر امام احمد رضا نے اپنی بے پناہ ہمت و استقامت اور حق تعالیٰ کی رحمت و عنایت سے تاریخ کے دھارے کو موڑ دیا، زمانہ سے ٹکری، اسلام کی خاطر اپنی جان و مال اور ناموس و شہرت کو داؤ پر لگا دیا اور بالآخر وہی کچھ ہوا جو ان کے مولیٰ نے چاہا، بیشک علامہ ایمام کا مرکب نہیں، ناکب ہے قلندر

(۵)

اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ اپنی مثال آپ تھے، ہر عمل میں رضائے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیش نظر رہتی تھی۔ راقم الحروف کو ایک نادر و نایاب فکس دیکھنے کا اتفاق ہوا جو نہ معلوم کس حکمت سے لوگوں نے لیا ہوگا۔ اس فکس میں امام احمد رضا کے ساتھ ایک اور محدث وقت تشریف لے گئے ہیں مگر قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ امام احمد رضا کے عہدے کے بل سنت نبوی کے مطابق دائیں سے بائیں ہیں جب کہ دوسرے بزرگ کے عہدے کے بل بائیں سے دائیں ہیں۔

عامر وہ سنتِ عظیمہ ہے جس کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب یہ سنت مٹ جائے گی، اسلام کی ساکھ ختم ہو جائے گی، سو آج ہم اپنی

علامہ سید امجد علی شاہ: ”مسلم نیو یارک کی گولڈن جوبلی (۱۹۲۵ء) اور اس کے عہد کے کچھ رہنما“ مشہور سنی عالم دین (کراچی) شاہ ابوبکر علی شاہ، ص ۱۷۷۔

نوٹ ۱۔ یہ حوالہ پروفیسر ڈاکٹر ابوالعلیٰ مہر کی عنایت سے ملا، راقم ان کامنوں ہے۔ مسعود



آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔ امام احمد رضاؒ اس منت کی شدت کے ساتھ پیر کی  
کی جبکہ ان کے عہد مبارک میں ان کے مخالف علماء سرکشی و بغاوت میں اس حد تک  
بڑھ گئے تھے کہ برسرِ عام علماء کے سروں سے صافے اتروا کر کھڑکی وہ ٹوپی پہنائی  
جو گاناہی سے منسوب کی جاتی تھی۔۔۔۔۔ اس طرح انہوں نے اپنے ہاتھوں سے  
شعارِ اسلام کو مٹا کر، شعارِ کفر کو قائم کیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۵)

حدیث میں آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے  
کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، امام احمد رضاؒ کی زندگی بھی لفظ انتقام سے خالی ہے حالانکہ  
ان کے مخالفین نے ان کے ساتھ وہ کچھ کیا جو نہ کرنا چاہئے تھا۔ امام احمد رضاؒ  
کے خلقِ عظیم کا اندازہ ان کلمات سے ہونا ہے جو آپ نے علماءِ عرب کو بیعت  
اور بعض ادویہ و عملیات کی اجازت دینے وقت سندِ اجازت میں تحریر فرمائے :-

بحمد اللہ تعالیٰ داب هذا الحقیر

و داب مشاخی بجمیل الہم فاننا اذا ظلمنا

واذا لنا احد من اخواننا اهل السنة لا نأخذ

السيف قط بایدینا و انما نبجتری بالجنة

” بھما اللہ تعالیٰ اس عہدِ خیر کی اور میرے عالی ہمت مشائخ کی

یہی عادت ہے کہ اگر کُئی بھائیوں میں کوئی ہم پر ظلم کرے یا ایذا پہنچائے

تو ہم اپنے ہاتھوں میں ان دعاؤں کو تلواریں بنا کر نہیں پکڑتے بلکہ

انہیں بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں “

۱۔ محمد سعید احمد : تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء، ص ۱۳۲

۲۔ محمد امیر شاہ : انوارِ غوثیہ شرح شائل ترمذی شریف، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء، ص ۴۸۴

۳۔ احمد رضا خان : الاجازۃ الرضویہ لمجل مکتا بئید، شملہ برائلی رضویہ، ج ۲، ص ۳۲۰

(۹)

تقویٰ اور احتیاط شرعی میں امام احمد رضا نے جو اہتمام رکھا وہ خود ان کے زمانے میں عفا ہوتا جا رہا تھا اور آج تو یہ تقویٰ دیکھنے میں نہیں آتا، آنکھیں ترس گئیں اس سلسلے میں یہ واقعہ قابل توجہ ہے :-

” امام احمد رضا نے اپنے خلیفہ مولانا غلام احمد فریدی سنبھلی (م ۱۳۶۴ھ / ۱۹۴۳ء) کو سند اجازت بیعت دینے کے لئے کتابت کرائی، یہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ کو لکھی گئی، اس لئے اس میں اجازت کی یہی تاریخ لکھ دی گئی تھی

وكان ذلك لتاسع عشر من ذي الحجة

الحرام -

لیکن امام احمد رضا نے یہ اجازت نامہ ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ کو عنایت فرمایا، اس لئے اپنے دست مبارک سے ۱۹ ذی الحجہ کو کاٹ کر ۲۰ ذی الحجہ تحریر فرمایا :-

وكان ذلك لعشرين خلون من ذي الحجة

الحرام -

ایک دن کا آگے پیچھے ہو جانا بظاہر کوئی بڑی بات نہیں مگر نگاہ شریعت میں بہت بڑی بات ہے، دنیا بھر کی جامعات میں جو سندات جاری کی جاتی ہیں ان پر بالعموم وہ تاریخ نہیں ہوتی جس تاریخ پر وہ دی جاتی ہیں تو جو بات امام احمد رضا کی نگاہ میں اتنی کھٹک رہی تھی وہ ہماری جامعات و مدارس کی روایت بن کر رہ گئی ہے۔

(مخ)

اتباع سنتِ نبویہ اور تقویٰ شکاری کا یہ ادنیٰ اعجاز ہے کہ انسان اپنے اندر

سہ مولانا غلام احمد فریدی کے صاحبزادے مولانا غلام محی الدین فریدی انیمی کی عنایت سے پسند و ملالت کی گئی اور اس کا عکس بھی محفوظ کر لیا گیا۔

بے پناہ طاقت و قوت محسوس کرتا ہے، جری اور بے باک ہو جاتا ہے، خدا کے  
سوا کسی کا خوف اس کے فکر و شعور پر مسلط نہیں ہوتا ————— بے خونی اور حیات و  
بے باکی کی بہت سی مثالیں امام احمد رضا کی زندگی میں ملتی ہیں مگر یہاں یہ ایک مثال  
کافی ہے۔

جس زمانے میں امام احمد رضا عزمین شریفین میں مقیم تھے (۱۳۲۲ھ /  
۱۹۰۴ء) ایک نماز جمعہ میں خطیب نے ایک بدعت تازہ ایجاد کی اور  
یہ دعائیہ کلمات اضافہ کئے :

و اسرض عن اعمام سبیلک الاطائب حمزة  
والعباس و ابی طالب ۛ

جس وقت امام احمد رضا کے کانوں میں یہ آواز آئی، آپ نے  
بے ساختہ فرمایا :

اللہم هذا منکرم ۛ

اور اس بات کی ذرہ برابر پرواہ نہ کی کہ عزمین شریفین میں ائمہ و خطباء کا  
تقرر حکومت وقت کرتی ہے اور وہ وہی خطبے پڑھتے ہیں جو حکومت  
کے ایما پر جاری کئے جاتے ہیں، اس لئے ان پر تنقید حکومت پر تنقید  
سمجھی جاسکتی ہے جو کسی ناگہانی آفت کا پیش خیمہ بن سکتی ہے —  
مگر نہیں امام احمد رضا نے سب خدشوں کو نظر انداز کر کے وہی کہا جو  
ان کا دل کہتا تھا ۛ

حیات کیا ہے؛ خیال و نظر کی محبذ و بی  
خودمی کی موت ہے اندیشہ ہائے گونا گوں



(ج)

پاک و ہند کی سیاست میں تحریکِ خلافت (۱۹۱۹ء) اور تحریکِ مہاتما جی (۱۹۲۰ء) کے زمانے میں جس خشیتِ الہی اور مخلوق سے بے خوفی کا مظاہرہ فرمایا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ علامہ ہند کی ایک بڑی جماعت نے کفار و مشرکین ہند سے موالات کی حمایت کی لیکن امام احمد رضا نے اس کی شدید مخالفت کی۔ ہجومِ علماء میں چند ایک کے سوا امام احمد رضا ہی تک گئے آگے نظر آتے ہیں۔ امام احمد رضا کی مومنانہ بصیرت نے ۱۹۲۰ء میں جو کچھ دیکھا، بعد کے آنے والے سالوں میں ہر ایک نے وہی دیکھا اور وہی محسوس کیا۔

حافظ کتبِ حرم شریف علامہ سید اسماعیل بن غلیل

امام احمد رضا کے بعض علماء کی بصیرت سے محرومی پر تعجب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والعجب من هذه الدياس اعنى الدياس  
الهندية كانت سابقا مجمع كثرة الفضلاء  
والعلماء والآن صارت ماوى كثرة الجهلاء  
والاغبياء

” ہندوستان کے شہروں سے تعجب ہے کہ ایک وقت وہ تھا  
کہ وہ کثرتِ فضلاء و علماء کے مجمع تھے اور اب کثرتِ جہلاء و اغبیاء کے  
ٹھکانے ہو گئے۔“

۱۔ تفصیلات کے لئے مطالعہ کریں ماقم کا مقالہ داخلِ بریلوی اور ترکیبِ موالات، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ، نیز ماقم  
کا دوسرا مقالہ تحریکِ آزادی ہند اور السواد الاعظم، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ

۲۔ علامہ احمد رضا خاں: فتاویٰ الحرمین برصغیر ندۃ المین (۱۳۱۷ھ) مشمولہ رسائلِ رضویہ، ج ۱، مرتبہ  
محمد عبدالغنی خاں، شہر شاہجہانپوری، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ، ص ۱۳۴۔

## امام احمد رضا اور زبان عربی

(۱)

امام احمد رضا کو عجمی تھے مگر ان کی فطرت عربی تھی اور مزاج حجازی —  
 وہ ایک ایسے عالم تھے جن کو ہندی ہوتے ہوئے عربی کہا جاسکتا تھا — عربی  
 جانتا اور بات ہے اور عربی ہونا اور بات — پاک و ہند کے بہت سے  
 علماء عربی جانتے تھے مگر یہ بات شاذ و نادر ہی کسی میں ہوگی کہ وہ عجمی ہوتے عربی محسوس  
 — ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روزِ ازل ہی سے احمد رضا کی فطرتِ سلیمہ میں عربی  
 ودیعت کر دی گئی تھی — امام احمد رضا کی تصانیف، مکاتیب، سندۃ  
 اجازت اور اشعار وغیرہ سے عربی زبان میں ان کی مہارت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے  
 — ان کی ہزاروں سے زیادہ عربی، فارسی اور اردو تصانیف ہیں مگر اسوائے چند  
 ایک کے سب کتابوں کے نام عربی اور تاجیکی ہیں — ان کے فکر و شعور پر عربی کی  
 چھاپ لگی ہوئی تھی — امام احمد رضا کی پہلی تصنیف عربی زبان میں سامنے

۱۔ امام احمد رضا خاں : جہانستار حاشیہ ردالمحتار ، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۹۹ھ

۲۔ محمد عبدالکریم قادری ، اطالع الصیغ علی ارض الطیب (۱۳۱۹ھ) ، مشورہ رسائل رضویہ

ج ۱ ، ص ۲۸۵ ، ۳۲۴ -

۳۔ امام احمد رضا خاں : الاجازات المنیۃ لعمار بکۃ والمدینہ (۱۳۲۴ھ) مشورہ رسائل رضویہ

ج ۲ ، ص ۲۳۷ - ۴۰۴ -

۴۔ ڈاکٹر حامد علی خاں : امام احمد رضا کی عربی شاعری ، مشورہ انوارِ رضا ، مطبوعہ لاہور

۱۳۹۶ھ ، ص ۵۳۳ - ۵۴۶ -

(ب) مفتی سید شجاعت علی : مجدد الامر ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ھ ، ص ۷

آئی۔۔۔ اس کا عنوان ہے :

صنوبر التہایہ فی اعلام الحمد والمہدایہ

اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ۱۳ برس کی عمر میں ۱۲۸۵ھ میں یہ کتاب تصنیف فرمائی، اسی لئے عرض کیا گیا کہ گودہ علمی تھے مگر حقیقتاً عربی تھے۔۔۔۔۔ انہوں نے اپنا سہ ولادت اور سند وفات آیات قرآنی سے نکال کر یہ بتایا ہے کہ ان کو قرآن مجید اور زبان قرآن کے کس قدر انس و محبت ہے۔۔۔۔۔ مندرجہ ذیل آیتوں میں پہلی آیت سے کن ولادت نکلتا ہے اور دوسری آیت سے کن وفات :-

(ا) اُولَئِكَ كُتِبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانُ وَ

أَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِنْهُ (۵۱۲۷۲)

(ب) وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِأَنْبِيَاءٍ مِنْ فَضْلِهِ وَالْكَوَابُ

(۵۱۳۲۰)

امام احمد رضا عربی نظر و نظر پر ایسے قادر تھے کہ بلا تکلف لکھتے چلے جاتے۔۔۔۔۔ ہندوستان کے رہنے والے عربی نژاد اور ہندی نژاد عربی دانوں کی بھی ان کے سامنے پیش نہ چلتی اور وہ ساکت و صامت ہو جاتے چنانچہ ایک عربی نژاد عالم مولوی طیب صاحب (پرنسپل مدرسہ عالیہ رامپور) نے ۱۴ جمادی الثانیہ ۱۳۱۹ھ کو امام احمد رضا کے رسالے ازالۃ الغار (۱۳۱۶ھ) کا تعاقب کرتے ہوئے عربی میں ایک خط لکھا، امام احمد رضا نے ۲۰ جمادی الآخرہ ۱۳۱۹ھ کو اس کا معقول جواب دیا، مولوی طیب صاحب

۱۵ امام احمد رضا کی زندگی میں ان کے خلیفہ مولانا ظفر الدین رضوی نے امام احمد رضا کی ۱۳۲۲ھ تک کی معلوم تصانیف کی تفصیلات کو اپنی کتاب الجمل المحدث لایات المجدد میں جمع کیا تھا، یہ کتاب بطبع حنفیہ پٹنہ سے شائع ہوئی، صنوبر التہایہ کا ذکر ہے۔

مسعود

۱۶ القرآن حکیم : سورۃ الحجۃ ۲۲ - ظفر الدین رضوی ، حیات المصطفیٰ (۱۹۳۸ء) مطبوعہ کراچی ، ص ۱

۱۷ ایضاً : سورۃ الدہر ۱۵ - حسنین رضا خاں ، وصایا مثری ، مطبوعہ ۲۱



نے دوسرا اعتراض کیا، امام احمد رضا نے ۲ شعبان ۱۳۱۹ھ کو اس کا جواب ارسال کیا، مولوی طیب صاحب تین ماہ تک خاموش رہے، چنانچہ امام احمد رضا نے ۵ رذی قعدہ ۱۳۱۹ھ کو تیسرا خط لکھا جس پر مولوی طیب صاحب نے جواب بھیجنے کا وعدہ کیا، اس کے جواب میں امام احمد رضا نے چوتھا خط ۹ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ کو ارسال کیا مگر مولوی طیب صاحب نے حسب وعدہ جواب ارسال نہ کیا جس پر امام احمد رضا نے پانچواں خط ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ کو ارسال کیا۔ یہ ساری خط و کتابت عربی میں ہوئی اور بالآخر مولوی طیب صاحب خاموش ہو گئے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ مولوی طیب صاحب کے تینوں خطوط مجموعی طور پر ۳۹ سطروں پر مشتمل ہیں جن میں املاء اور صرف و نحو کی دس غلطیاں ہیں، مولانا سید عبدالکریم قادری مجیدی نے ان کی نشاندہی کی ہے، بر خلاف اس کے امام احمد رضا کے عربی خطوط، عربی زبان پر ان کی مہارت کے شاہدِ عادل ہیں۔

### (ب)

صرف امام احمد رضا بلکہ آپ کے خلفاء بھی زبانِ عربی میں مجتہدانہ نظر رکھتے تھے چنانچہ آپ کے خلیفہ پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری (د ۱۳۵۲ھ) صدر شعبہٴ دینیات، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ نے عربی زبان پر المبین کے نام سے ایک فاضلانہ کتاب لکھی تھی جو ۱۳۷۶ھ میں علی گڑھ سے شائع ہوئی اور پھر ۱۳۹۶ھ میں لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے مدیر السلال (قاہرہ) جرجی نیکان کے افکارِ باطلہ کا تعاقب کیا ہے اور عربی زبان کی عظمت کو اس کی دست برد سے بچا کر وہ مقام بخشا ہے جو دیدنی بھی ہے اور شنیدنی بھی، یہی نہیں بلکہ فاضل مصنف نے

۱۔ مولوی طیب صاحب کے تین عربی خطوط اور امام احمد رضا کے پانچ عربی خطوط ارسال  
اطائب الصیب علی ارض الطیب میں شائع ہو چکے ہیں، یہ رسالہ رسالہ رضویہ، ج ۱ (ترتیب مولانا  
عبدالحکیم شاہ جہانپوری، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۴ء، ص ۲۴۴ تا ۲۸۵ میں شامل ہے)۔ مسعود

مستقل فن مدون فرمادیا جس کے آثار اگلوں کی تصانیف میں کہیں کہیں نظر آتے ہیں۔  
 جب یہ کتاب مشہور مستشرق پروفیسر براؤن نے مطالعہ کی تو بسیاختہ کیا۔  
 ”مولانا نے اس عظیم موضوع پر اردو میں یہ کتاب لکھ کر ستم کیا“  
 عربی یا انگریزی میں ہوتی تو کتاب کا وزن اور بڑھ جاتا،“ لے  
 آقہ جب شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال نے مطالعہ کی تو خود مصنف سے فرمایا :  
 ”مولانا! آپ نے عربی زبان کے بعض ایسے پہلوؤں پر کبھی  
 روشنی ڈالی ہے جن کی طرف میرا ذہن پہلے کبھی منتقل نہیں ہوا تھا لے  
 نواب حبیب الرحمن شروانی (صدر الصدور ریاست حیدر آباد دکن) نے  
 اس کتاب کے دیباچے میں لکھا ہے :۔  
 ”جو مضامین المبین میں پڑھے، کبھی اس کا واسطہ بھی نہ ہوا تھا  
 کہ زبان عربی ان حقائق و معارف سے مالا مال ہے“ لے

(ج)

امام احمد رضا حس بیاضی اور بنے نطفی کے ساتھ عربی نثر لکھا کرتے تھے  
 اسی بیاضی کے ساتھ عربی اشعار کہتے تھے، ان کی تصانیف، فتاویٰ، مکتوبات،  
 ملفوظات، سندات، ابازت وغیرہ میں عربی اشعار کثرت سے بکھرے پڑے  
 ہیں۔ مثلاً ان کی تصنیف لطیف الاجازۃ الرضویہ لمجل مکہ البہیمہ  
 (۱۳۲۲ھ) میں بہت سے عربی اشعار ملتے ہیں لے اسی طرح ملفوظات میں بھی بعض

لے، دیوان اشرف : البین، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ، ص ۳۷

دب، محمود احمد قادری : تذکرہ علمائے اہلسنت، مطبوعہ کانپور ۱۳۹۱ھ، ص ۱۰۰

لے، رشید احمد صدیقی : گنجائے گرانمایہ، مطبوعہ حیدر آباد دکن، ص ۳۳

لے، دیوان اشرف : البین، ص ۹

لے، احمد رضا خاں : رسائل رضویہ، ۲ ج، (مرتبہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری مظہری)، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

مقامات پر عربی اشعار نظر آتے ہیں، مثلاً الملفوظ (۱۳۳۸ھ)، ج ۲ میں امام احمد رضا  
 لکھتے ہیں کہ وہ محرم الحرام ۱۳۲۸ھ میں مکہ معظمہ میں علیل ہوئے تو حافظ کتب حرم  
 شیخ اسماعیل بن خلیل روزانہ بلاناغہ عیادت کے لئے آتے تھے لیکن دور و زما  
 خلاف معمول آمانہ ہوا تو امام احمد رضا نے ان کو پرچے پر یہ شعر لکھ کر بھیجے ۔

هذان يومان ما فزنا بطلعتكم

ولو قدسنا جعلنا أسنا قدما

قالوا لقاء خليل للعليل شفاء

الاتحبون ان تبروا لنا سقمنا

عود تتمونا طلوع الشمس كل ضحى

وہل سمعتم كريما يقطع الكرم ما له

• یہ دو دن ایسے گزرے کہ دیدار نصیب نہ ہوا، اگر ہم میں طاقت ہوتی تو  
 تو سر کے بل آتے ۔

• لوگ کہتے ہیں کہ وصل یار بیماری کے لئے شفا ہے، کیا آپ بیماری کیلئے  
 شفا نہیں چاہتے ؟

• آپ نے ہمیں عادی بنا دیا ہے کہ ہر چاشت کو سورج طلوع کرے اور آپ نے  
 کہیں سنا ہے کہ کریم نے کرم کرنا چھوڑ دیا ہے ؟

امام احمد رضا کے خلیفہ مفتی ضیاء الدین احمد مدنی نے جب امام احمد رضا

کی عربی حمد منظوم علماء مصر کو سنائی تو وہ پھر ملک گئے اور سب نے بیک زبان کہا کہ یہ  
 اشعار کسی فصیح اللسان عربی شاعر کے معلوم ہوتے ہیں، آئیے آپ بھی اس حمد کے چند اشعار  
 سماعت فرمائیں ۔



الحمد للمبتوح  
بجلاله المتفرج  
وصلواته وعلی  
خیر الانام محمد  
والاول والاخصب هم  
ماوی عند شدائد  
وبین اقی بکلامہ  
وبین ہدی و بین ہدی لہ

۱۔ خدائے بیکتا کی حمد و ثناء رہے، وہ اپنی عظمت و بزرگی میں بیکتا و بیکانہ ہے۔  
۲۔ تمام مخلوق میں سب سے اعلیٰ انسان سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کی رحمت  
مہیشہ نازل ہوتی ہے۔

۳۔ اور ان کی آل و اصحاب پر رحمت نازل ہوتی رہے جو تختیوں میں میرا  
ٹھکانہ ہیں۔

۴۔ بارگاہِ الہی میں وہ میرا وسیلہ ہیں جو اللہ کا کلام لائے جنہوں نے راہِ راست  
کی طرف راہنمائی کی اور جن کے ذریعہ مخلوق کی ہدایت ہوئی۔

پیر عبد الغنی علیہ الرحمہ کی وفات (۴۲۱ شوال ۱۳۳۵ھ) پر امام احمد رضا نے  
۱۰ اشعار پر مشتمل غزلوں میں ایک قطعہ تاریخ تحریر فرمایا تھا، اس کے چند اشعار  
ملاحظہ ہوں گے۔

الموت حق یا لہ من جاء

محقق والمناصب فی الاسلام

انساہم الانساہ فی احوالہم

مع ما یرون من آیۃ بولاء

النقص من اموالہم و شمارہم

والاخذ بالباساء والاضرار

عجبا لانخافية غدت مخفية

وبدت من الحضراء والخبراء

الطفل شب وشاب وهو كما بدا

يلهو ويلعب ناسيا لقضاء

راقم الرضا تار يخه متفائلا

عبد الغنى بجنة علياء له

۱۔ موت حق ہے، عجب اس آنے والی سے جو یقینی ہے اور لوگ اس سے

بھلا دے میں ہیں۔

۲۔ ان کی موت میں ڈھیل نے انہیں بھلا دیا حالانکہ پے درپے اس کی

نشانیاں دیکھ رہے ہیں۔

۳۔ ان کے مالوں اور پھلوں میں کمی اور سختی اور آزار کی گرفت،

۴۔ عجب اس نہاں یا عیاں سے کہ پوشیدہ رہی حالانکہ آسمان وزمین سے

ظاہر ہو رہی ہے۔

۵۔ بچہ جوان ہوا، بوڑھا ہوا اور روزِ اول کی طرح کھیل کود میں ہے

قضاء کو بھولا ہوا ہے۔

۶۔ رضا نے فال کے طور پر اس کی تاریخ نکھی، عبد الغنی، بہشت

برلی میں ہیں۔

ہندوستان کے مشہور محقق و نقاد قاضی عبدالودود (بیر سٹریٹنگی پور، پٹنہ)

کے والد ماجد قاضی عبدالوحید صاحب، امام احمد رضا کے خلیفہ تھے، ۲۰ ربیع الاول

۱۳۲۶ھ کو انہوں نے وصال فرمایا۔ امام احمد رضا وصال سے قبل ۱۸ ربیع الاول

چٹنہ پہنچ گئے اور جنازے میں شریک تھے، ہنتم رسالہ تحفہ حنفیہ (پٹنہ) مولانا ضیاء الدین علیا رحمہ لکھتے ہیں کہ جنازے کے ہمراہ جاتے ہوئے راستے ہی میں امام احمد رضا نے مندرجہ ذیل تاریخیں کہیں۔

یا اکرم الخلق انت الکریم      اکرم القاضی عبدالوحد  
قال الرضا فی الدعا حین اسر      اسرار القاضی عبدالوحد

(۱۳۲۶ھ)

وہب المتقون من جنات و عیون

(۱۳۲۶ھ)

مولانا مفتی محمد برہان الحق جلیپوری کے جدِ امجد مولانا شاہ محمد عبدالکریم علیہ الرحمہ کی وفات پر یہ قطعہ تاریخ ارشاد فرمایا۔

قلیل مات الزکی عبدالکریم      قلت کلاباً احتضی بیدوام  
حی عن بینہ فکیف یموت      انما المیت ہا لک الازہام  
ایموت الذی لہ خلف      سلم اللہ مثل عبدالسلام  
جبل الدین سراسر بقلمہ      فی جبل فور شاخ الزہلام  
قلت تاسر یخ عیشہ الابدی      دام عبدالکریم خلد کرام

کتاب الطاری الداری لمفوات عبدالباری (۱۳۲۰ھ/۱۹۲۱ء)

مطبوعہ بریلی میں بھی تقریباً ۲۰ عربی اشعار ہیں۔

ڈاکٹر حامد علی الیکچرا شعبہ عربی، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ)۔ نے امام احمد رضا کی عربی شاعری پر ایک دقیق مقالہ لکھا ہے اور بعض اہم نکتہ کی نشاندہی کی ہے۔

۱۔ ماہنامہ تحفہ حنفیہ (پٹنہ) شمارہ ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ، ص ۲۱

۲۔ ایضاً

۳۔ مکتوب مفتی محمد برہان الحق، محرمہ ۲۸ جولائی ۱۹۴۵ء/۲۱ شوال ۱۳۶۴ھ، از جبل پور

۴۔ ملاحظہ فرمائیں انوار رضا، مطبوعہ لاہور، ص ۵۳۳-۵۳۴





## امام احمد رضا اور فصاحت و بلاغت

امام احمد رضا عربی نظم و نثر دونوں میں یکاثر روزگار تھے، ان کی فصاحت و بلاغت کی خود علماء عرب نے گواہی دی ہے اور اہل زبان سے بڑھ کر کس کی گواہی ہوگی؟  
عالم جلیل شیخ احمد ابوالخیر میرداد (والد ماجد امام مسجد حرام، مکہ معظمہ) نے جب امام احمد رضا کا رسالہ کفل الفقہ الفہم فی کام قرطاس الدرہم مطالعہ فرمایا تو امام احمد رضا کو علم و فصاحت میں بے مثل قرار دیتے ہوئے فرمایا :-

الحمد لله على وجود مثل هذا الشيخ فاني لست  
مثله في العلم والفصاحة وسعة الباع من حسن  
سبك العبارة له

۱۔ مکتوب سید اسماعیل بن خلیل (حافظ کتب حرم) مکہ معظمہ، محرمہ ۱۲ رجب المرجب ۱۳۲۷ھ  
نام امام احمد رضا خاں (مشورہ رسائل رضویہ، ج ۲، ۱۳۹۶ھ، ص ۲۶۲)  
(نوٹ) کفل الفقہ اور فتاویٰ رضویہ کے بارے میں صاحب زہدۃ الخواطر لکھتے ہیں :-  
”بندر نظیرہ فی عصرہ فی الاطلاع علی الفقہ الحنفی و جزئیات  
یشہد بذلت مجموع فتاویٰ و کتابہ کفل الفقہ الفہم فی  
احکام قرطاس الدرہم الذی الفہ فی مکة سنة ثلاث و  
عشرين و ثلاثمائة و الف۔“

(زہدۃ الخواطر، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۹۶ھ، ج ۸، ص ۲۱)

لیڈن یونیورسٹی (الینڈ) کے شعبہ علوم اسلامیہ کے پروفیسر جے ایم ایس طہیان نے کفل الفقہ کا مطالعہ کیا تو راقم کو لکھا :-  
”جان تم کفل الفقہ کا تعلق ہے امام احمد رضا خاں کے دلائل کا موردی کے دلائل سے  
تقابل کیا جانا چاہئے، کیونکہ دونوں نے سود کار کیا ہے مگر کیا ایک ہی قسم کی  
بنیادوں پر؟“

(مکتوب انگریزی محرمہ ۲۳ مارچ ۱۹۷۹ء، نام راقم الحروف محمد مسعود احمد)

سید مامون البری مدنی نے امام احمد رضا کو 'جادو نگار' اور شیخ علی بن حسین مکی نے 'مرصع کار' قرار دیا ہے اور لکھا ہے :-

(ا) صاحب القلم الاسحاس والکلم الفائق لطفها

نسیم الاسحاس ۱۷

"جن کا قلم جادو کی طرح فریفتہ کرتا ہے جن کی باتوں کا لطف نسیم سحر پر فوقیت رکھتا ہے"

(ب) ابدی معانی مشکلات بیانہ

ببديع منطقة الجواهر انظمت ۱۸

"مشکلات اس سے کھلے اس کا بیان ایسا بدیع جس کی

لڑیوں سے ہے جواہر کو زیب و زینت"

اور شیخ سعید بن محمد (مدرس مسجد حرام، مکہ معظمہ) نے لکھا ہے کہ امام احمد رضا کی سطور پر کیا ہیں گویا موتیوں کی لڑیاں ہیں :-

كانها جواهر تكونت من الفاظ عذاب و

مواهب لا تدرك بيد اكتساب ۱۹

"گویا وہ گوہر ہیں کہ شیریں لفظوں سے بنے، وہی عطیے ہیں کہ

زور بازو سے نہیں ملتے"

شیخ حامد احمد محمد داوی مکی فرماتے ہیں :-

فوجدتها شذوذاً من عسجد و جوهرۃ

من عقود و یا قوت و سحر و سحر ۲۰

۱۷ مکتوب سید مامون البری مدنی، محرم الحرام ۱۳۲۶ھ، بنام احمد رضا خاں۔

۱۸ امام اکبرین مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ، ص ۳۷

۱۹ احمد رضا خاں، رسائل و نثر (ترجمہ محمد عبدالحکیم اختر شاہان پوری مغربی) ج ۱، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۳ھ، ص ۲۶۶

۲۰ احمد رضا خاں، حمام اکبرین، ص ۱۰۱



” تو میں نے اسے خالص سونے کا ٹکڑا پایا اور موتیوں اور یا قوت اور نذر بردگی لڑائیوں سے ایک جوہر۔“

امام احمد رضا کے فتاویٰ العطا یا استنبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ کی جلد پنجم کا حصہ اول سلسلہ میں لاہور سے شائع ہوا ہے، امام احمد رضا نے عربی میں اس کا مقدمہ لکھا ہے اور یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اس مقدمے میں ۹۰ کتب فقہ کے نام بے تکان سلب مروارید کی مانند اس طرح آئے ہیں کہ مقدمہ کی معنویت مجروح تو کیا ہوتی اور دوبالا ہو گئی۔ ناموں کو عبارت میں اس طرح کھپا دینا کوئی آسان کام نہیں، یہ وہی کر سکتا ہے جس کو فقہ کے ساتھ ساتھ ادب پر بھی مکمل عبور حاصل ہو۔

عبدالرزاق بن عبد الصمد قادری نے امام احمد رضا کی زبان و بیان کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے :-

و یذعن لفصاحتها کل ناظم و ناشر  
” اور سب ناظم و ناشر اس کی فصاحت کے آگے گردن جھکائے  
ہوتے ہیں۔“

اور شیخ اسعد بن وہاب مکی نے تو یہاں تک لکھا ہے :-

العلامة الذی افتخرت بہ الاواخر علی  
الاولیٰ و الفہامۃ الذی ترک متبیان  
سحبان باقتل بہ ..

” وہ علامہ جس کے سبب پچھلے، اگلوں پر فخر کرتے ہیں اور جلیل فہم والا  
جس نے اپنے بیان روشن سے سحبان فصیح البیان کو باقتل بے زبان  
کر چھوڑا۔“

اور شیخ علی بن حسین مکی نے رب البلاغۃ کے خطاب سے نوازا ہے کہ  
 ذا خبرۃ مولیٰ المعارف والہدی  
 رب البلاغۃ من بہ الدینا ترہت  
 ”رب بلاغت کا، معارف کا، ہدٰی کا مولیٰ، صاحب علم کہ دنیا کا،  
 ناز و نزہت۔“

## امام احمد رضا کا مہتمم فقہانیت

(۱)

امام احمد رضا کے فرزند مولانا حامد رضا خان ام ۱۳۶۲ھ نے لکھا ہے کہ  
 امام احمد رضا :-

”بعد وصال حضرت اقدس والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے  
 تمام اقطار ہند و بنگال و برہما حتی کہ چین، امریکا و فریقہ و عدن وغیرہ  
 سے مرجع افتاء ہوتے تھے  
 خود امام احمد رضا فتاویٰ رضویہ میں لکھتے ہیں :-

”فقیر کے یہاں علاوہ ۔۔۔۔۔۔ دیگر مشاغل کثیرہ دینیہ  
 کے کارِ فتویٰ اس درجہ وافر ہے کہ دس مفتیوں کے کام سے  
 نائد ہے، شہر و دیگر بلاد و امصار جملہ اقطار ہندوستان و بنگال و  
 پنجاب و طیار، برما و ارکان و چین و غزنی و امریکہ و فریقہ حتیٰ کہ  
 سرکار عربین و بحرین سے استفادہ آتے ہیں اور ایک دفت میں  
 پانچ پانچ سو جمع ہو جاتے ہیں“

۱۳۶۲ھ : سلامت اللہ لایلسند (۱۳۳۲ھ) مطبوعہ بریلی، ص ۵۵، ۵۶

۱۳۶۲ھ : الطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ، ج ۲، ص ۱۲۹

ہندوستان، چین، افریقہ، امریکہ اور عرب سے آنے والے یہ استفادہ  
اس امر کی غمازی کرتے ہیں کہ امام احمد رضا اپنے معاصرین میں یگانہ و یکتا تھے اور  
علمائے عرب بھی ان کی فقاہت کے معترف تھے۔

### (ب)

فتاویٰ اکھرمین (۱۳۱۴ھ)، الدولۃ المکیہ (۱۳۲۳ھ)، حجام اکھرمین (۱۳۲۴ھ)  
اور کفل الفقہ القاہم (۱۳۲۴ھ) کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علمائے عربین  
کی نظر میں امام احمد رضا کا مقام فقاہت کتنا بلند تھا، اتنا بلند کہ معاصرین میں کوئی  
ان کا ہم پل نہ ہوگا۔ ایسے علمائے عربین کے تاثرات ملاحظہ کیجئے :-  
(۱) شیخ آدم بن جیری مکی فرماتے ہیں :-

ودلت عبارة علي افضل القائل ان  
حدوة الاماثل له

” اس کی عبارت فضل مصنف پر دلیل ہے کہ وہ پیشوائے علماء

www.nafseislam.com

جلیل ہے۔“

(ب) شیخ عبدالرحمن دہان مکی فرماتے ہیں :-

الذی شهد له علماء البلاد الحرام بانه

السيد الفرج الامام له

(ج) شیخ عبداللہ نابلسی مدنی فرماتے ہیں :-

وهو لنا درة هذا الزمان وعزة هذا الدهر

والاوان..... يتيمة الدهر بلا توان له

۱۔ احمد رضا خاں : رسالہ رضویہ (ترجمہ محمد عبدالحکیم اختر) ج ۱ ، ص ۱۵۲

۲۔ احمد رضا خاں : حجام اکھرمین ، مطبوعہ لاہور ، ص ۸۳

۳۔ احمد رضا خاں : الدولۃ المکیہ مطبوعہ کراچی ، ص ۹۴-۹۶

(۵) شیخ محمد مختار بن عطار و اکبادی الکی فرماتے ہیں :-

وان المؤلف من سلطان العلماء المحققين  
في هذا الزمان وان كلامه كله حق صراح  
فكان من معجزات نبينا صلى الله عليه  
وسلم اظهر الله تعالى على يد هذا الامام  
الواحد له

” بیشک مؤلف اس زمانے میں علماء محققین کا بادشاہ ہے اور اسکی  
ساری باتیں سچی ہیں، گویا وہ بہار سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات  
میں سے ایک معجزہ ہے جو اس یگانہ امام کے دست مبارک پر حق تعالیٰ  
نے ظاہر فرمایا۔“

(۶) اخوند جان بخاری مجاور حرمین شریفین تحریر فرماتے ہیں :-

واواخرهم على اقدام اوائلهم بيل  
التوا بسم الله يظهر من اوائلهم وقبائلهم  
فهم في الجدد والاجتهاد اسبق من اهالي

سید احمد رضا خاں : الدولة المکیہ ، مطبوعہ کراچی ، ص ۲۷۰

امام احمد رضا کے خلیفہ مولانا ظفر الدین رهنوی بہاری (م ۱۳۸۶ھ) نے امام احمد رضا  
کے افادات حدیث کو جمع کر کے اس کا نام الافصادۃ الرضویہ رکھا، اس کا قلمی نسخہ  
مولوی محمود احمد قادری امداد حسن المدارس، کانپور کے پاس ہے اور وہ اس پر نظر ثانی  
فرماتے ہیں۔

علوم حدیث میں امام احمد رضا کے بحر و تنوع کو دیکھنا ہو تو ان کا رسالہ الفضل الموسی (معرفہ  
مولانا افتخار احمد قادری و مطبوعہ لاہور) مطالعہ فرمائیں، مفتی سید شجاعت علی قادری نے اپنی قاضیانہ  
کتابچہ الامارۃ (مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ھ/ ۱۳۹۹ھ، ص ۶۹-۹۸) رسالہ مذکورہ کے اہم اقتباسات نقل کئے ہیں۔



اکثر البلاد سے

”ان کے پچھلے، اگلوں کے قدم بقدم چلے ہیں بلکہ وہ لائے ہو اگلوں سے کم ظاہر ہوئے ہیں تو اکثر شہر والوں سے کوشش واجتہاد میں بڑھ کر رہے۔“

(۱) شیخ محمد لیلین احمد انجیاری مدنی تحریر فرماتے ہیں :-  
کیف لا وهو امام المحدثین  
”کیوں نہ ہو کہ وہ محدثین کے امام ہیں“

(۲۰)

مندرجہ بالا تاثرات سے اندازہ ہوتا ہے کہ علماء بحرین کی نظر میں امام احمد رضا قدوة الامثال تھے، یکمائے زمانہ تھے، سلطان المحققین تھے، سلطان المجتہدین تھے اور امام المحدثین تھے۔ یہ کوئی مبالغہ نہیں یہ ان لوگوں کے تاثرات ہیں جو امام احمد رضا کی شخصیت سے زیادہ ان کی نگارشات سے واقف تھے۔ بلاشبہ امام احمد رضا امام الفقہاء اور امام المحدثین تھے۔ ان کی حیرت انگیز قوت حافظہ صحابہ عظام اور ائمہ ربیعین کرام کی یاد تازہ کر رہی ہے، یہ شک وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ تھے جو پندرہویں صدی ہجری میں ظاہر ہوا۔

امام احمد رضا کی قوت حافظہ کے سلسلے میں ان کے خلیفہ مولانا ظفر الدین رضوی لکھتے ہیں کہ قرآن شریف حفظ کرنے پر آئے تو روزانہ ایک پارہ حفظ کر کے تیس دن میں تیس پارے حفظ کر لیتے تھے

۱۔ امام احمد رضا خاں : الدولة الکبیر ، مطبوعہ کراچی ، ص ۷۲

۲۔ امام احمد رضا خاں : مسائل رضویہ (ترجمہ محمد عبدالحکیم اختر) ج ۱، مطبوعہ لاہور ، ص ۱۲۸

۳۔ ظفر الدین رضوی ، حیات اعلیٰ حضرت ، مطبوعہ کراچی ، ص ۳۶

مولانا نے موصوف ایک اور واقعہ لکھتے ہیں کہ امام احمد رضا پہلی بھیت (یو۔ پی۔ انڈیا) میں اپنے دوست مولانا دہلوی احمد محدث سورتی (م ۱۳۳۴ھ) کے ہاں مقیم تھے وہاں کتاب محفوظ الدریہ فی تنقیح الفتاویٰ اکامدیہ کا ذکر نکل آیا، امام احمد رضا نے اس وقت تک مطالعہ نہ کی تھی چنانچہ محدث موصوف سے لیکر دونوں جل میں ایک دن اور رات میں دیکھ کر واپس کر دیں، محدث موصوف نے دریافت کیا کہ کیا اس قدر مطالعہ کر لینا کافی ہو گیا تو امام احمد رضا نے جواب فرمایا:۔  
 ” اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ دو تین مہینہ تک تو جہاں کی عبارت کی ضرورت ہوگی فتاویٰ میں لکھ دوں گا اور مضمون تو انشاء اللہ عمر بھر کے لئے محفوظ ہو گیا۔“

اس قسم کی بحر العقول قوتِ حافظہ چودھویں صدی ہجری کیا، اس سے پہلے کی صدیوں میں کبھی نظر نہیں آتی، سوائے صدرِ اول خیر القرون۔ اور اسکے قریبی زمانے کے۔ امام احمد رضا کی اسی حیرت انگیز قوتِ حافظہ کو دیکھ کر حافظ کتب (م ۱۳۰۶ھ) سید اسماعیل بن حلیل نے یہاں تک فرما دیا کہ امام احمد رضا ایسے حضرات پر بھی سبقت لے گئے ہیں جن کو لاکھ لاکھ حدیثیں یاد ہیں چنانچہ وہ فرماتے ہیں:۔  
 استی لا یقدر علی مثلہا اکثر الحفاظ  
 ” ایسی تصنیف پر وہ لوگ قادر نہیں جو حفاظِ علوم کہلائے۔“  
 امام احمد رضا کی اسی حدیثانہ شان کو دیکھتے ہوئے شیخ محمد یوسف مکی نے کہا تھا:۔  
 الذی افتخر بوجودہ الزمان  
 ” وہ جس کے وجود پر زمانے کو ناز ہے۔“

(۵)

امام احمد رضا اپنی فقہانہ آن بان میں علمائے عرب و عجم پر سبقت لے گئے تھے، یہ کوئی مبالغہ نہیں حقیقت ہے، اس سلسلے میں یہ واقعہ قابل توجہ ہے۔

نوٹ کے بارے میں جو سوال علمائے مکہ نے امام احمد رضا سے کیا وہی سوال مفتی عظیم سید مظہر شیعہ جمال بن عبداللہ بن عمر حنفی سے زمانہ ماضی میں کیا گیا تھا مگر وہ جواب نہ دے سکے اور صرف اتنا تحریر فرمایا :-

اعلموا ما سأت فی اعناق العلماء واللہ

لعلی اعلمہ لہ

”علم علماء کی گردنوں میں امانت ہے، اللہ سب سے زیادہ

جانتے والا ہے۔“

لیکن امام احمد رضا نے اس سوال کا شافی جواب دیا اور رسالہ کفیل الفقہ الفاہم تصنیف فرمایا مفتی حنفیہ عبداللہ بن صدیق کے علم میں یہ بات تھی کہ سابق مفتی تمکاس سوال کا جواب نہ دے سکے تھے چنانچہ جب انہوں نے کفیل الفقہ الفاہم مطالعہ فرمائی تو جواب پڑھ کر پھٹک گئے اور بے ساختہ فرمایا :-

این کان شیخ جمال بن عبد اللہ من هذا

النص الصریح لہ

”شیخ جمال بن عبداللہ اس نص صریح سے کہاں غافل رہے؟“

امام احمد رضا کی اسی فقہانہ بصیرت کو دیکھ کر شیخ صالح کمال (سابق قاضی مکتہ معظمہ) اپنے دور قضاۃ کے ایک ایک کے فیصلے سناتے۔ امام احمد رضا فیصلوں کی توثیق فرماتے تو خوش ہو جاتے اور رد فرماتے تو افسوس کرتے کہ غلط فیصلے کیوں کئے گئے؟

لکھ احمد رضا خاں : ملفوظات ، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء ، ص ۱۳۷-۱۳۸

لکھ احمد رضا خاں : الملفوظ ، ج ۲ ، مطبوعہ کراچی ، ص ۱۹

لکھ ایضاً : ص ۲۱ (ملخصاً)

امام احمد رضا کے فتوؤں کی شان یہ تھی کہ جب حافظ کتب حرم شیخ اسماعیل بن خلیل نے مطالعہ کئے تو بے ساختہ پکار اٹھے :-

واللہ اقول والحق اقول انہ لو ساراھا ابو حنیفۃ  
النعمان لا قرت عینہ ولجعل مؤلفہا من  
جملۃ الاصحاب لہ

” قسم بخدا بالکل سچ کہتا ہوں کہ اگر ابو حنیفہ نعمان آپ کا فتاویٰ ملاحظہ فرماتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں اور اس کے مؤلف کو اپنے خاص شاگردوں میں شامل فرماتے “

(ھ)

یہ تو ۱۳۲۵ھ کی بات تھی، ۷۰ برس بعد ۱۳۹۵ھ میں جب ایک عرب فاضل کی نظر سے یہ فتوے گزرے تو وہ دل و جان سے گرویدہ ہو گئے — ذرا تفصیل ملاحظہ فرمائیں :-

ندوة العلماء (دکن) میں ۲۵ تا ۲۸ شوال ۱۳۹۵ھ ۸۵ سالہ جشن تعلیمی منایا گیا جس میں ملکی اور غیر ملکی مہمان شریک ہوئے، اس جشن میں کتابوں کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا، ان کتابوں میں امام احمد رضا کا رسالہ خالص الاعتقاد بھی رکھا تھا، محمد بن سعود یونیورسٹی، ریاض (سعودی عرب) کے پروفیسر کلینۃ الشریعہ شیخ عبدالفتاح ابو غدہ نے جب رسالہ خالص الاعتقاد دیکھا تو بے ساختہ دریافت کیا :-

این مجموعه فتاوی الامام احمد رضا  
البریلوی ؟

حاضرین نے بات سنی ان سنی کر دی ————— اکجامتہ الاشرافیہ (مبارک پور، عظیم گڑھ) کے استاد مولانا محمد سلیم اختر الاملی کو اس کی اطلاع ملی تو وہ پروفیسر موصوف سے



ان کی قیام گاہ پر ملاقات کے سنے حاضر ہوئے اور پوچھا کہ آپ امام احمد رضا سے کیسے متعارف ہوئے، جواباً پروفیسر موصوف نے فرمایا کہ وہ کسی سفر پر جا رہے تھے ان کے ہمسفر کے پاس فتاویٰ رضویہ تھا، میں نے ایک عربی فتویٰ پڑھ کر جو دیکھا تو مجھے محسوس ہوا کہ شخص کوئی بڑا عالم اور اپنے وقت کا زبردست فقیہ تھا۔

ہندوستان کے مشہور پارسی ماہر قانون اور مسلم پرنسپل لار کے مصنف پروفیسر ۱۹۲۷ء میں جے پور کے پارسی سیکرٹری آف اسٹڈیٹس کھبیاٹا کے ہاں مہمان ہوئے، مسٹر کھبیاٹا نے جے پور کے ایک اور ماہر قانون جج مولوی سید عبدالسلام خیال کو بھی اپنے ہاں مدعو کیا چنانچہ وہ اور ان کے صاحبزادگان کے تالیق علامہ نور احمد قادری (جو اس وقت سفارتخانہ انڈونیشیا، اسلام آباد میں "مورخ پاکستان" کے لقب سے جانے پہچانے جاتے ہیں) مسٹر کھبیاٹا کے ہاں گئے۔

جج صاحب نے پروفیسر ملا سے تعارف کے بعد فقہ اسلام سے متعلق استفسارات کئے۔ پروفیسر ملا نے ہندوستان میں فقہ حنفی کا ذکر کرتے ہوئے جو کچھ کہا وہ علامہ نور احمد قادری کی زبانی سننے پر

"ہندوستان میں فقہ حنفی کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے میرے سامنے جج صاحب سے کہا کہ ہندوستان کا بھی بڑا کارنامہ ہے، فقہ حنفی میں بہت کچھ لکھا گیا اور بالخصوص دو کتابیں تو بہت ہی بڑی لکھی گئیں، ایک فتاویٰ عامگیری اور دوسری فتاویٰ رضویہ"۔

پروفیسر ملا نے ایک استفسار کے جواب میں مزید کہا :-

علامہ محمد حسین امجدی : امام احمد رضا، باب علم و دانش کی نظر میں، مطبعہ انوار آباد، ص ۱۹۱-۱۹۲ (ملاحظہ فرمائیے)۔ سید یونیورسٹی، ہائینڈ کے پروفیسر جے۔ ایم۔ ایس بلیمان (شعبہ علوم اسلامیہ) کتب فتاویٰ کا مطالعہ کرتے ہیں، فتاویٰ رضویہ بھی ان کے زیر مطالعہ ہے۔

علامہ یحیٰ علی نور احمد قادری، مکتوبہ عربیہ، ۱۹۸۱ء، اسلام آباد۔



جعلک اللہ من النجسین

”اور حضرت کو معلوم ہے کہ میں ان تحریرات کا محتاج ہوں جو آپ نے  
حاشیہ ابن عابدین پر افادہ فرمائے، اللہ تعالیٰ آپ کو بحسن میں شامل  
فرمائے۔“

اور مولانا سید مامون البری مدنی، امام احمد رضا کی عربی مصنفات کے مطالعہ کا اشتیاق  
ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

وسر جو ایضا من حضرت کما ان سترسلوا لنا  
بعضا من تالیفکم العربیۃ

”آپ کی بارگاہ سے امید ہے کہ اپنی بعض تالیفات عربیہ ارسال فرمائیں گے۔“

علماء عرب کے مندرجہ بالا تاثرات کو پڑھ کر اور ان کے ذوق و شوق دیکھ کر  
یہ ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ امام احمد رضا کی عربی تصنیفات کو جلد از جلد منظر عام پر  
لایا جائے خصوصاً وہ جن کا تعلق علم حدیث اور علم فقہ سے ہے، نیز یہ بھی ضروری ہے  
کہ عالم اسلام کے کسی جامعہ کے فاضل امام احمد رضا کی فقہیت پر عربی میں ایک تحقیقی مقالہ  
پیش کریں تاکہ یہ عبقری عصر عالم اشکار ہو سکے۔

۱۔ مکتوب سید اسماعیل بن علی، محرمہ ۱۲۹۵ھ بمقام امام احمد رضا۔

۲۔ مکتوب سید مامون البری مدنی، محرمہ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ، بمقام احمد رضا

۳۔ ۱۹۷۹ء میں مولانا ارشد الغادری (سیکریٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن، بریڈ فورڈ، انگلستان)

نے اطلاع دی تھی کہ مولانا حسن رضا خاں، پٹنہ یونیورسٹی (بھارت) سے امام احمد رضا کی فقہیت پر

ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں، پھر ۱۹۷۹ء میں خود مولانا حسن رضا خاں کے مکتوب سے معلوم ہوا کہ ان کو ڈگری

مل گئی ہے، حال ہی میں محمد آباد گوہنہ (اعظم گڑھ، بھارت) سے مولانا محمد احمد مصباحی نے اطلاع دی کہ

یہ مقالہ اسلامک سٹی کیشنز سنٹر، پٹنہ نے شائع کر دیا ہے، مولانا کے موصوف نے ازراہ عنایت اس کا

ایک جلد بھی ارسال فرمائی۔ یہ جلد بڑے سائز کے ۴۸۰ صفحات پر مشتمل ہے اور عنوان ہے فقہ اسلام

(بقیہ صفحہ آئندہ)

## مقام امام احمد رضا

بلاشبہ علم و فضل میں امام احمد رضا کا ان کے معاصرین میں کوئی ہم پلہ نہ تھا، اگر کوئی محقق بغیر کسی تعصب و تنگدلی کے معاصرین کے آثارِ علمیہ اور امام احمد رضا کے آثارِ علمیہ کا تقابلی مطالعہ کریں تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ امام احمد رضا کا ان کے عہد میں کوئی ثانی نہ تھا اور پھر کثرتِ علوم پر امام احمد رضا کو جو عبور اور مہارت حاصل تھی اس کی نظیر ان کے عہد میں کیا، مہی میں بھی شاید ہی نظر آتی ہے۔

علماءِ حرین شریفین میں حضرت علمی حیثیت سے بلکہ شخصی حیثیت سے بھی امام احمد رضا کا پایہ بہت بلند تھا جس کا اندازہ ان منہاتِ اجازتِ حدیث بیعت سے ہوتا ہے جو امام احمد رضا نے علماءِ حرین کو جاری کیں اور ان مکتوبات سے جو علمائے حرین نے آپ کو بھیجے نیز خود امام احمد رضا کے مخطوطات، ان کے

— اس میں شک نہیں کہ یہ مقالہ نہایت ہی دقیق ہے اور قابلِ مطالعہ، خصوصاً ان حضرات کے لئے جو امام احمد رضا کی فعالیت اور ملیت سے باخبر نہیں۔

مستود

مفت سید شجاعت علی قادری (دارالعلوم نعیمیہ کراچی) نے مجدد الامر کے نام سے امام احمد رضا کے عنوان سے ایک نہایت ہی دقیق مقالہ عربی زبان میں لکھا ہے جو ۱۳۹۹ھ میں کراچی سے شائع ہو گیا ہے اس مقالے میں امام احمد رضا کی زندگی اور فکر سے متعلق تقریباً تمام پہلوؤں پر جامعیت کے ساتھ بحث کی گئی ہے، بلاشبہ عربی زبان میں امام احمد رضا پر یہ پہلی کامیاب تصنیف ہے لیکن اس کے بعد ضرورت ہے کہ امام احمد رضا کے ہر پہلو کے متعلق تصانیف پیش کی جائیں، ان کی زندگی ایک بحرِ ناپید اکنار ہے۔

ملاحظہ فرمائیے: الامارات العربیہ، المستور رسائل رضویہ، ج ۲، ص ۲۵۶-۲۶۷

لکھ احمد رضا خاں: المفرد، ج ۲، مطبوعہ کراچی، ص ۲ تا ۴۱



صاحبزادے کی نگارشات اور علما عرب کی تصدیقات کے مطالعہ سے بھی ہوتا ہے۔  
حافظ کتب الحرم شیخ اسماعیل بن سید خلیل نے تو یہاں تک کہہ دیا :-

(ا) بل اختول نوقیل فی حقہ انہ مجدد ہذا

القرن لکان حقاً وصدقاۃ

” بلکہ میں کہتا ہوں کہ اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی

کا مجدد ہے تو بیشک یہ بات سچی و صحیح ہو۔“

اور شیخ موسیٰ علی شامی ازہری احمدی در دیروی مدنی فرماتے ہیں :-

(ب) امام الامۃ المجدد لہذا کا الامۃ لکھ

” اماموں کے امام اور اس امت مسلمہ کے مجدد“

مجدد امت شخصی اور علمی دونوں خوبیوں کا جامع ہوتا ہے تو مندرجہ بالا

اقتباسات امام احمد رضا کی جامعیت کا ملکہ کے آئینہ دار ہیں ————— مجدد

وقت اپنے عہد کی اصلاح کے لئے آتا ہے اور چار دانگ عالم میں اس کا شہرہ

ہوتا ہے ————— آئیے دیکھیں مولانا سید مومن البری مدنی کیا فرماتے ہیں :-

(ج) فهو الحقیق بان یقال انہ فی عصرہ اوجد

کیف و فضلہ اشہر من ناس علی علم

” وہ اس لائق ہیں کہ کہا جائے کہ ان جیسا ان کے زمانے میں

کوئی نہیں کیونکہ ان کا فضل و کمال اس آگ سے زیادہ مشہور ہے

۱۔ اندر رضا خاں : کفل الفقیر الفہم ، مطبوعہ لاہور ، ص ۴ تا ۸

۲۔ احمد رضا خاں : رسائل رضویہ ، ج ۱ (۳۹۳ھ) ، ج ۲ (۳۹۶ھ) ، مطبوعہ لاہور

۳۔ احمد رضا خاں : حسام اکھمین ، مطبوعہ لاہور ، ص ۵

۴۔ احمد رضا خاں : الدولۃ المکیہ ، مطبوعہ کراچی ، ص ۶۲

۵۔ مکتوب سید مومن البری مدنی ، رسائل رضویہ ، ج ۱ ، ص ۱۳۶

جو ہپاڑ کی چوٹی پر چلائی جاتی ہے۔“

اور مولانا فضل الحق مکی، امام احمد رضا کے تعمق و تفکر اور دلائل و براہین کو دیکھ کر بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں:-

(د) الدالة على سوسخ علوم المؤلف العالم  
العلامة الفهامة الذي هو في الاعيان بمنزلة  
العين في الانسان له

”یہ جوابات بتا رہے ہیں کہ مؤلف عالم علامہ، فاضل قیام ہے

اور علامہ میں ایسا ہے جیسے بدن میں آنکھ“

واقعی مجدد و مہر کی حیثیت اپنے اعیان و اقراں میں ایسی ہی ہوتی ہے  
جیسے جسم انسان میں آنکھ بلکہ انسان کی مناسبت سے یہ کہا جائے کہ آنکھ کی پتی  
تو زیادہ مناسب ہوگا۔

اجلہ علماء حرمین شریفین امام احمد رضا کی جو قدر و منزلت کرتے تھے اس کا  
کچھ اندازہ ان واقعات سے لگایا جاسکتا ہے۔

(۱) مکہ معظمہ میں شیخ الخطباء، کبیر العلماء مولانا شیخ احمد ابوالخیر میر داد غنی کی وجہ  
سے امام احمد رضا کے پاس نہ آ سکے چنانچہ انہوں نے یاد فرمایا اور امام احمد رضا  
کی زبانی رسالہ الدولة المکیہ سماعت فرمایا، رخصت ہوتے وقت امام احمد رضا  
نے ان کے زانوئے مبارک کو ہاتھ لگایا تو بیاختہ ارشاد فرمایا:-

انا قبل ان ارجلکم انا قبل نعالکم

”ہم آپ کے پیروں کو بوسہ دیں، ہم آپکی جوتیوں کو چومیں“  
(ب) مکہ معظمہ میں مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ روانگی سے ایک روز قبل امام احمد رضا

روز زیارتِ روضۃ النور میں یہ جملہ ارشاد فرمایا :-

”روضۃ النور پر ایک نگاہ پڑھائے پھر دم نکل آئے“ ۱۷

اس وقت سابق قاضی مکہ منظرہ شیخ صالح کمال موجود تھے، یہ سنتے ہی بہت بار

سجود کرتے فرمایا :-

نعود ثم نعود ثم نعود ثم نعود ثم نعود

”ہرگز نہیں، روضۃ النور حاضر ہو کر پھر حاضر ہو، پھر حاضر ہو، پھر

مدینہ طیبہ میں وفات نصیب ہو“

(۷) مولانا محمد کریم اللہ مہاجر مدنی اپنی عینی شہادت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

انی مقیم بالمدینۃ الامینیۃ منذ سنین

ویاتینہا من الہند الوفا من العلمین فیہم

علماء و صلحاء و اتقیاء سأتہمدید و سہون

فی سکت البلد لا ملتفت الیہم من اہلہ

و اسی العلماء و الکبار العظام الیک مہرین

و بالاحیال مسرعین ذلک فضل اللہ یؤتیہ

من یشاء ۱۸

”میں ساٹھ سال سے مدینہ منورہ میں رہتا ہوں، ہندوستان سے

ہزاروں انسان آتے ہیں، ان میں علماء، صلحاء، اتقیاء سب ہوتے ہیں

میں نے دیکھا کہ یہ لوگ مدینہ طیبہ کی گلیوں میں گھومتے پھرتے ہیں، کوئی

ان کی طرف پلٹ کر بھی نہیں دیکھتا لیکن ان کی مقبولیت کی عجیب شان

۱۷ حوالہ نشان : المفوظ ، ج ۲ ، ص ۲۳

۱۸ ایضاً : ص ۲۳

۱۹ حوالہ نشان : رسائل رضویہ ، ص ۲۵۴

دیکھتا ہوں کہ بڑے بڑے علماء و بزرگ آپ کی طرف دوڑے چلے آ رہے ہیں اور تعظیم بجالانے میں جلدی کر رہے ہیں۔

امام احمد رضا کی محبوبیت اور مرجعیت کا جو اس وقت عالم تھا، اس کے کچھ آثار اب بھی نظر آتے ہیں۔ — آئیے مولانا غلام مصطفیٰ (مدرس مدرسہ عربیہ اشرف العلوم، راجشاہی، بنگلہ دیش) کی زبانی سنیے :۔  
(ا) **مولانا سید محمد علوی** (مکہ معظمہ) کے در دولت پر حاضر ہوئے، جب اپنا تعارف ان الفاظ میں کرایا :۔

نحن تلاميذ تلاميذ اعلیٰ حضرت  
مولانا احمد رضا خان البریلوی رحمۃ  
اللہ علیہ

توسید محمد علوی سرورِ مکہ طرے ہو گئے اور ایک ایک سے معاف و  
مباح کیا اور پھر فرمایا :۔

نحن نعرف بتصنيفاته وتالیفات  
حبه علامۃ السنۃ و بغضه علامۃ البدعۃ  
” ہم امام احمد رضا کو ان کی تصانیف اور تالیفات کے ذریعہ  
جانتے ہیں، ان سے محبت سنت کی علامت ہے اور ان سے بغض  
بدعت کی نشانی ہے۔“

(ب) اسی طرح مولانا غلام مصطفیٰ اپنے رفقاء کے ساتھ عمر سیدہ بزرگ علامہ  
شیخ محمد مغربی اجڑائری سے ملے اور ان سے اپنا تعارف کرایا تو وہ بھی اٹھ کر



ایک ایک سے لے کر پورے اور مصافحہ کیا اور فرمایا :-

” حضرت علامہ فاضل بریلوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) میرے سمجھ

اور میرے دوست تھے، ہم آج بھی ان کے علم و فضل کے مداح ہیں

اور ہمیشہ دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں “

(ج) ۸۰ سالہ بزرگ مولانا عبدالرحمن سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے

امام احمد رضا کے تبرکات دکھائے جو ان کے پاس محفوظ تھے اور فرمایا :-

” میں اس وقت چھوٹا تھا اور ذی ہوش تھا، مجھے اچھی طرح

یاد ہے کہ علمائے عرم شریف جب اعلیٰ حضرت سے ملنے تو ان کی

دست بوسی کرتے اور اتنا احترام فرماتے کہ میں نے اتنا احترام کسی

ہندوستانی عالم کا نہیں دیکھا “



## امام احمد رضا کے علمی آثار

(۱)

امام احمد رضا تصنیف و تالیف اور تحقیق و تدقیق کے میدان میں معاصرین

متاخرین پر گہرے سبقت لے گئے ہیں، ان کی مختصر سے مختصر تحریر بھی گنجینہ علم و

عرفان ہے۔ ان کا ہر فتوہ ایک تحقیقی مقالہ کا حکم رکھتا ہے، ان کے فتوے جو

بارہ ضخیم مجلدات پر مشتمل ہیں، اگر ایک ایک کر کے جدید تدوینی تکنیک کے مطابق

مدون کئے جائیں تو اپنے اپنے موضوع پر بہترین تحقیقی مقالات شمار کئے جاسکتے

۱۔ ایضاً : ص ۷۰ و سوانح اعلیٰ حضرت ، ص ۳۰۰

۲۔ ایضاً : ص ۷۲ و ایضاً ، ص ۳۰۲

ہیں جن کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہوئی۔

امام احمد رضا کا ایک فتویٰ مسمیٰ تاجی شرح المطالب فی بحث ابطال (۱۶۳۵) ہے، مشکل سے، ۵ صفحات پر مشتمل ہوگا مگر اس میں ۳۰ کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے، اس دور میں جبکہ تحقیق کے اعلیٰ معیار قائم ہو چکے ہیں اتنے مختصر مقالے میں اس قدر حوالے شاذ ہی نظر آتے ہیں۔

یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ امام احمد رضا نے تحقیق کا یہ اعلیٰ معیار اس وقت قائم کیا جبکہ کم از کم ہندوستان میں ایسی مثالیں نظر نہیں آتیں، امام احمد رضا کی ہر تصنیف، ہر تالیف، ہر فتویٰ، ہر رسالہ، ہر تحریر اعلیٰ ترین تحقیق کا نمونہ ہے۔  
— ان کا وجودِ سعادتِ عالم اسلام بالخصوص پاک و ہند کے لئے باعثِ فخر ہے۔

(ب)

امام احمد رضا کی کثیر تصانیف ان کی تبحر علمی، قوتِ حافظہ اور سرعتِ تحریر کی مرہونِ منت ہیں۔ تبحر علمی اور قوتِ حافظہ کا حال تو آپ اور پڑھ چکے، سرعتِ تحریر کا یہ حال تھا کہ ایک دو روز کے اندر اندر نہایت اعلیٰ درجہ کے تحقیقی رسالے لکھ لیا کرتے تھے جو عام حالات میں ایک ماہ سے کم مدت میں نہ لکھے جائیں چنانچہ جب ۱۳۱۷ھ میں ۲۸ سوالات پر امام احمد رضا کا فتویٰ علماءِ حرمین کے سامنے پیش ہوا اور ان کو یہ معلوم ہوا کہ یہ صرف دو راتوں کی تخلیق ہے تو وہ حیران رہ گئے چنانچہ مولانا خوندرجان بخاری مجاہدِ حرمین اس فتوے پر تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

الامیری الى هذه العجالة النافعة فانها

وان امکن تحریرها من غیر المؤلف الالمی

التحریر لکنها مما یستبعد اتها ما فیما

ذکره من زمان قصیر له

”کیا اس مفید رسالے کو نہیں دیکھتے، مجال ہے کہ ذکی الطبع اور  
ماہر علوم مصنف (امام احمد رضا) کے علاوہ کوئی نکتہ سکے، مگر یہ بات بعید  
ہے کہ اتنی مختصر مدت میں کوئی ایسا رسالہ مکمل کر سکے۔“

اور اسی رسالے پر کیا منحصر ہے تقریباً ہر تحریر مختصر سے مختصر وقت میں تخلیق کی گئی  
مثلاً الدولة الکبیر سارے آٹھ گھنٹے میں مکمل ہوئی اور لفظ الفقیہ  
القائم دودن میں مکمل ہوئی۔

(۷۰)

امام احمد رضا کی تصانیف کی تعداد کے بارے میں مختلف زمانوں میں  
مختلف حضرات نے مختلف تعداد لکھی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصانیف  
میں دن بدن اضافہ ہوتا جاتا تھا اور ہر آنے والا لمحہ ایک نئی تصنیف کا  
پیغام لے کر آتا۔ مولانا رحمان علی نے ۱۳۵۵ھ میں اپنی کتاب  
تذکرہ علمائے ہند (فارسی) مرتب کی، اس میں امام احمد رضا کی تصانیف کے  
بارے میں لکھا ہے:-

تصانیف دسے تائیں زماں ہفتاد و پنج مجلد رسیدہ انداز

۱۳۵۶ھ ۲۶ رادر ۲۷ رذی الحجہ ۱۳۳۳ھ

۱۳۵۷ھ ۲۱ رادر ۲۳ محرم الحرام ۱۳۲۲ھ

۱۳۵۸ھ رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند، مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۳۲ھ، ص ۱۸

نوٹ:- ۱۳۵۹ھ میں امام احمد رضا کے خلیفہ مولوی ظفر الدین رضوی نے حیاتِ اعلیٰ حضرت مرتب کی  
اس میں مولانا رحمان علی کا ذکر کرتے ہوئے مولانا کے موصوف لکھتے ہیں:-

یہ تصنیف تذکرہ علمائے ہند کے علم کے مطابق اس زمانے کی تصانیف ہیں، حقیقتاً حضرت  
کی تصانیف چھ سو سے زائد ہیں جن کا فصل بیان حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد دوم میں  
آتا ہے۔“

امام احمد رضاؒ نے ۱۳۲۴ھ میں علمائے حرمین کو سنداتِ اجازت جاری کرنا پہلی اور دوسری سند میں امام احمد رضاؒ نے اپنی تصانیف کی تعداد ۲۰۰ تحریر فرمائی ہے نیز لکھا ہے کہ فتاویٰ العطا یا النسبویہ فی الفتاویٰ سے الرضویہ کی ساسات جلدیں مکمل ہو چکی ہیں لے

محرم ۱۳۲۴ھ میں امام احمد رضاؒ کے خلیفہ مولوی ظفر الدین رضویؒ نے مولانا عبد المجید آبادی کی گزارش پر ایک رسالہ مرتب کیا تھا جس کا عنوان تھا: المجلد المعداد لتالیفات المجدد (۱۳۲۴ھ)

یہ رسالہ مطبع حنفیہ، پٹنہ غالباً سنہ مذکورہ ہی میں شائع ہوا، اس میں سچا علوم و فنون پر امام احمد رضاؒ کی ۳۵۰ تصانیف کا ذکر ہے، جن میں ۱۰۰ عربی ہیں، ۲۷ فارسی میں اور ۲۲۳ اردو میں۔

مولوی ظفر الدین رضویؒ نے رسالہ کے آغاز میں یہ صراحت کی ہے :-  
 " یہ مجموعہ مع ذیل بعض تالیفات اصحاب و احباب محترم  
 ۱۳۲۴ھ تک ساڑھے تین سو تصنیفیں ہیں، میں نہیں کہتا کہ سب  
 اسی قدر ہیں بلکہ یہ صرف وہ ہیں جو اس وقت کے استقرار میں  
 میرے پیش نظر ہیں فضلِ خدا سے امیدِ واثق ہے کہ اگر نقص نام  
 اور قاصد قدیم و جدیدیستوں پر نظر عام کی جائے تو کمابیش پچاس  
 رسالے اور تکمیل " لے

جب یہ رسالہ دوبارہ ۱۳۹۴ھ میں لاہور سے شائع ہوا تو مولوی محمود احمد قادری (استاد مدرسہ حسن المدارس قدیم، کانپور) نے حکیم محمد موسیٰ امرتسری (صدر مرکزی مجلسِ رضا، لاہور) کو لکھا :-



”مجھے آپ نے پہلے باخبر نہیں فرمایا ورنہ میں اہل المعد کو اہل لفصل  
کردیتا، اعلیٰ حضرت قند کی تصانیف مطبوعہ کی پوری تعداد خانقاہ برکاتیہ  
مارہرہ شریف (انڈیا) میں محفوظ ہے، مولانا مختار الدین (صدر شعبہ  
عربی مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) کے کتب خانے میں کچھ مخطوطات اور  
کچھ مطبوعات ضرور موجود ہیں“۔

۱۹۶۶ء میں ماہنامہ المیزان، (بیبی) کا شاندار امام احمد رضا نمبر  
شائع ہوا، اس میں پچاس سے زیادہ علوم پر امام احمد رضا کی ۵۴۸ کتابوں کے  
نام اور دوسری تفصیلات سامنے آئی ہیں، انہیں تفصیلات کو پاکستان سے  
شائع ہونیوالی ایک ضخیم کتاب انوارِ رضا میں بھی پیش کیا گیا ہے۔  
امام احمد رضا کے شہزادے مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں کے تلمیذ  
رشید علی مفتی محمد اعجاز ولی قادری رضوی نے امام احمد رضا کی تصانیف کی تعداد  
۱۰۰ لکھی ہے، انہوں نے لکھا ہے :-

صاحب التصانیف العالیۃ و التالیفات  
الباہرۃ الستی بلغت اعدادا فوق  
الالف

اور مولوی محمد احمد رضوی قادری (تلمیذ اکابر مختار الدین آرزو ابن مولوی ظفر الدین

۱۔ مکتوب مولانا محمد احمد قادری، بحرہ ۵، فروری ۱۹۷۵ء، بنام حکیم محمد یحییٰ ابرہی

۲۔ المیزان (بیبی) امام احمد رضا نمبر ۱۹۷۶ء/۱۹۷۷ء، ص ۳۰۶-۳۲۵

۳۔ انوارِ رضا (لاہور) مطبوعہ ۱۹۷۶ء، ص ۳۲۸-۳۳۸

نوٹ: مفتی شجاعت علی قادری نے اپنی تالیف مجدد الامہ (مطبوعہ کراچی ۱۹۷۹ء) کے ص ۱۹۳،

۲۰۶ امام احمد رضا کی ۱۶۴ کتابوں کی تفصیلات دی ہیں۔ مستورد

۴۔ مفتی سید ابوالحسن، المعتمد المنتقد (۱۹۷۰ء) مع تلیقا امام احمد رضا، المعتمد المنتقد (۱۹۷۲ء) مطبوعہ لاہور  
(ضمیمہ از محمد اعجاز علی خاں)

رضوی خلیفہ امام احمد رضاؒ نے لکھا ہے :-

” آپ نے گیارہ برس کی عمر میں ہدایۃ النسخ کی شرح لکھی، یہ آپ کی پہلی تصنیف ہے، اس کے بعد ایک ہزار کتابیں پچاس موضوعات پر تحریر فرمائیں “ ۱۔

بہر کیف امام احمد رضاؒ کے وصال کے بعد تحقیق سے معلوم ہوا کہ تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے بھی متجاوز ہے، امام احمد رضاؒ کی بہت سی تصانیف نوابک شائع بھی نہیں ہو سکیں، چنانچہ دارالعلوم منظر اسلام (بریلی) میں موجود ۲۴ علوم پر ۲۵۰ قلمی کتابوں کی ایک فہرست ماہنامہ اعلیٰ حضرت (بریلی) میں شائع ہوئی تھی ۲۔ امام احمد رضاؒ کی تصانیف کی ایک جامع فہرست مبارک پور (اعظم گڑھ) انڈیا میں مکمل کی گئی ہے۔ دارالعلوم اشرفیہ کے استاد مولانا محمد سلیم اختر شظمی اپنی تالیف میں تحریر فرماتے ہیں :-

” فاضل بریلوی کی تصانیف کی تفصیلی فہرست پوری تحقیق اور تلاش و جستجو کے بعد مولانا عبدالمبین نعمانی صاحب نے مرتب فرمائی ہے جو الجمع الاسلامی (مبارک پور) کے زیر اہتمام منظر عام پر آئیگی “ ۳۔

(۵۱)

امام احمد رضاؒ کی بہت سی کتابیں پاکستان و ہندوستان میں چھپی ہیں مگر زبان عربی میں سر دست مندرجہ ذیل کتابیں دستیاب ہو سکتی ہیں :-

۱۔ الفضل الموبہی فی معنی اذا صح الحدیث فہو مذہبی (۱۳۱۳ھ)، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

۲۔ محمد احمد قادری : تذکرہ علمائے اہلسنت، مطبوعہ کانپور ۱۳۹۶ھ، ص ۲۶

۳۔ ماہنامہ اعلیٰ حضرت (بریلی) شمارے اکتوبر و دسمبر ۱۳۹۶ھ

۴۔ محمد سلیم اختر : امام احمد رضاؒ باب علم و دانش کی نظریں، مطبوعہ لاہور آباد

۱۳۹۶ھ، حاشیہ، ص ۲۲

(ممبر مولانا افتخار احمد قادری)

- ۲۔ فتاویٰ اکرمین برجت ندوۃ المین (۱۳۱۷ھ) ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ
  - ۳۔ المستند المعتمد (۱۳۲۰ھ) ، مطبوعہ استانبول ۱۳۹۵ھ
  - ۴۔ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ (۱۳۲۳ھ) ، مطبوعہ کراچی
  - ۵۔ کفل الفقہ الفہم فی احکام قرطاس الدہم (۱۳۲۴ھ) ، مطبوعہ لاہور
  - ۶۔ حاشیہ اکرمین علی منہج کفر و المین (۱۳۲۴ھ) ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ
  - ۷۔ الاجازۃ المتینۃ لعلما ربکۃ والمدینۃ (۱۳۲۴ھ) ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ
  - ۸۔ اعلیٰ الاعلام بان الفتویٰ مطلقاً علی قول الامام ، مطبوعہ استانبول ۱۳۹۵ھ
  - ۹۔ جہاں شمار حاشیہ ردالمحتار (ذریعہ طبع ۱۳۲۶ھ) ، حیدرآباد دکن ۱۳۹۹ھ
- زبان عربی میں امام احمد رضا کی ۲۰۰ کتابوں میں سے یہ چند دستیاب ہیں،  
آخری کتاب جہاں شمار کے بارے میں امام احمد رضا نے لکھا ہے :-  
اس جوان لو جردت تعلیقاتی من ہوا مشہ  
بلغت مجلدین مع ان فیہا ما ہی ایملوات  
وحو زامت علی اسفار می او علی فتاوی  
او تحذیراتی لہ  
”مجھے امید ہے کہ اگر انہیں کتاب سے الگ کر دیا جائے تو  
دو جلدوں سے بڑھ جائیں گے حالانکہ ان میں اپنی دوسری کتابوں،  
اپنے فتاویٰ اور اپنی تحریرات کا حوالہ دے کر اشارات بھی  
کئے گئے ہیں۔“

مولانا محمد حسین اختر عظمیٰ نے اپنے مکتوب ۶ مارچ ۱۳۷۹ھ /  
۱۹۵۹ء میں یہ خبر دی ہے کہ جہاں شمار حیدرآباد دکن میں چھپ رہی ہے، اس میں

شک نہیں کہ یہ حاشیہ قابل مطالعہ ہوگا کیونکہ خود امام احمد رضا نے اس کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے، اس کے علاوہ علماء عرب نے اس کے مطالعہ کا شوق و ذوق ظاہر کیا ہے جیسا کہ فہرہ کو رہا۔

## امام احمد رضا پر کام کی فہرست

(۱)

امام احمد رضا کی عظیم اور ہمہ گیر شخصیت اس امر کی متقنی ہے کہ عالم اسلام کی جامعات میں اس کی طرف پوری توجہ دی جائے اور محققین مختلف پہلوؤں پر تحقیقی مقالات قلمبند کریں۔ اب تک جو کام ہوا ہے وہ ناکافی ہے۔ اردو میں تو پھر بھی بہت کچھ ہو گیا، عربی اور انگریزی میں تحقیق و تلاش کی مزید ضرورت ہے۔ امام احمد رضا کی زندگی میں اور اس کے بعد بھی غیر منقسم ہندوستان کے صوبہ جات یو۔ پی، بہار، بنگال، پنجاب وغیرہ میں کام ہوتا رہا۔ تقریباً نصف صدی بعد لاہور میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی سرپرستی میں مرکزی مجلس رضا قائم ہوئی، سلسلہ سے اس نے اپنی مساعی کو تیز تر کر دیا اور امام احمد رضا پر اردو میں بہت سے علمی مقالات شائع کر کے علمی حلقوں میں امام احمد رضا کو متعارف کرایا، عربی اور انگریزی میں بھی ایک دور سلسلے شائع کئے گئے اور ہنوز سلسلہ اشاعت جاری ہے۔ ایک نہایت اہم کام امام احمد رضا کے تلمیذ رشید سید محمد حجت کھوجی کے فرزند ارجمند وجاہتین مولانا سید محمد جیلانی (مدیر ماہنامہ المیزان، بمبئی) نے ہندوستان میں یہ کیا کہ مارچ ۱۹۳۶ء تا ۱۹۳۷ء میں ۶۴۲ صفحات پر مشتمل المیزان کا ایک ضخیم امام احمد رضا نمبر شائع کیا جس میں امام احمد رضا کے مختلف پہلوؤں پر مختلف فضلا نے اردو میں ۷۷ مقالات پیش کئے ہیں۔ دوسرا اہم کام



پاکستان میں یہ ہوا کہ امام احمد رضا کے خلیفہ حضرت سید ابوالبرکات سید احمد رحمہ اللہ کی سرپرستی میں قائم ہونے والے علمی ادارے شرکت حنفیہ لمیٹڈ (لاہور) نے انوارِ رضا کے نام سے ۷۰ صفحات پر مشتمل ایک عظیم مجموعہ مقالات (۳۹۷) شائع کیا، مقالات کی تعداد ۶۰ ہے، اس کے علاوہ اور حضرات نے بھی کلم کیا ہے، مثلاً پاکستان میں مولانا محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری مظہری، مفتی سید شجاعت علی قادری، جناب محمد صادق قسوی اور مولانا محمد مرید احمد چشتی سیالوی نے امام احمد رضا پر اردو میں قابلِ قدر کام کیا ہے، ہندوستان میں مولانا محمد حسین اختر اعظمی اور مولانا افتخار احمد قادری نے بھی کام کیا ہے۔

(ب)

عربی میں غالباً سب سے پہلے ازبیر نویری سٹی (قاہرہ) کے پروفیسر الشیخ الدین لوائی

رحمہ اللہ اور ڈاکٹر محمد اسد نے ہر احمد رضا پر کتاب کے عنوان سے ایک مقالہ مرتب کیا ہے جو انوارِ رضا (ص ۳۴۹-۳۵۲) میں شامل ہے، اس میں انہوں نے امام احمد رضا سے متعلق بعض مقالوں اور کتابوں کی ایک فہرست پیش کی ہے۔

مستود

(ب) راقم بھی حیاتِ امام احمد رضا کے عنوان سے ایک مبسوط سوانح مرتب کر رہا ہے اور اس سلسلے میں تقریباً ۵۰ کتب و رسائل اور اخبارات جمع کئے ہیں۔

مستود

رحمہ اللہ جناب محمد صادق قسوی نے خلفائے علی حضرت کے نام سے دو جلدیں مرتب کی ہیں، اسی طرح مولانا محمد مرید احمد چشتی سیالوی نے پاکستان و ہندوستان کے مشہور فضلاء کے تاثرات کو دو جلدوں میں جمع کیا ہے۔ یہ سارا مواد مرکزی مجلسِ رضا، لاہور میں منتظرِ طباعت ہے۔

رحمہ اللہ مولانا محمد حسین اختر اعظمی نے امام احمد رضا رحمہ اللہ کے علم و دانش کی نظر میں کے عنوان سے ایک کتاب مرتب کی ہے جو ۳۹۷ میں لاہور سے طبع ہو کر مہارک پور (انڈیا) سے شائع ہو گئی ہے مولانا افتخار احمد قادری نے امام احمد رضا کا سالہ الفضل المومنی، عربی میں منتقل کیا ہے،

مستود

یہ رسالہ ۱۳۸۷ھ میں لاہور سے شائع ہو گیا ہے۔

نے مسکاً اہل حدیث ہرے امام احمد رضا پر ایک ذبیح مقالہ لکھا جو مشہور جریدہ صوفیہ شرق (قاہرہ) کے فروری ۱۹۷۷ء کے شمارے میں شائع ہوا۔ ————— جزوی طور پر مفتی محمد اعجاز دلی خاں نے المستند المعتمد، مطبوعہ لاہور میں امام احمد رضا کے حالات قلمبند کئے ہیں (ص ۲۶۵، ۲۶۴، ۲۶۳) اسی طرح مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری نے اجلی الاعلام مطبوعہ استانبول ۱۹۷۵ء میں امام احمد رضا کے مختصر حالات لکھے ہیں (ص ۲-۱۲) ————— اور غالباً مولانا افتخار احمد قادری نے بھی امام احمد رضا کے معربہ رسالے الفضل المودبی، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۷ء میں بھی کچھ حالات قلمبند کیے ہیں۔ لیکن عربی زبان میں امام احمد رضا پر سب سے اہم کام مفتی سید شجاعت علی قادری نے کیا ہے، انہوں نے مجدد الائمہ کے نام سے ۲۱۸ صفحات پر مشتمل ایک کتاب لکھی ہے جس میں امام احمد رضا کے مختلف پہلوؤں روشنی ڈالی ہے، یہ کتاب ۱۳۹۹ء میں کراچی سے شائع ہو گئی ہے، موصوف ہی نے ۱۳۹۲ء سے قبل امام احمد رضا پر عربی میں ایک مقالہ بعنوان الاستاذ احمد رضا خاں بن الفقہاء والاصولین تشریف فرمایا تھا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جب امام احمد رضا کی عظیم شخصیت کی طرف نظر جاتی ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ عربی زبان میں ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

مولانا محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری مظہری نے امام احمد رضا کے بعض اردو اور عربی رسالوں کو یکجا کر کے رسائل رضویہ کے نام سے دو جلدوں میں مرتب کیا ہے یہ دونوں جلدیں بالترتیب ۱۳۹۲ء اور ۱۳۹۳ء میں لاہور سے شائع ہو چکی ہیں، مفتی سید شجاعت علی قادری نے بھی امام احمد رضا کے بعض اردو رسائل کو مجموعہ رسائل اعظمیت کے نام سے تین حصوں میں مرتب کیا ہے، یہ تمام حصے بالترتیب ۱۳۹۲ء، ۱۳۹۳ء اور ۱۳۹۴ء میں کراچی سے شائع ہو چکے ہیں۔

(۷۰)

انگریزی میں امام احمد رضا پر کچھ زیادہ کام نہیں ہوا، راقم الحروف نے ایک مختصر تحقیقی مقالہ لکھا ہے جو لاہور سے ۱۳۷۷ء میں شائع ہو گیا ہے۔ ————— مغربی دنیا کو

امام احمد رضا کے متعلق کچھ نہیں معلوم، ۱۹۳۷ء میں لیڈن یونیورسٹی (ہالینڈ) کے شعبہ علوم اسلامیہ کے پروفیسر ڈاکٹر جے۔ ایم۔ ایس۔ بلیان کو امام احمد رضا کے بارے میں خط لکھا تو انہوں نے جواباً لکھا :- (ترجمہ)

”مجھے یہ اعتراف ہے کہ میں احمد رضا خاں کے نام تک سے واقف نہیں“۔ ۱۷

تعجب ہے کہ شعبہ اسلامیہ کا کمنڈیشن اور جہانگیرہ استاد امام احمد رضا سے بے خبر ہے، اس کی اس بے خبری نے راقم کو انگریزی میں مقالہ پیش کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ ۱۸ ۱۹۳۷ء میں پروفیسر موصوف کو جب یہ مقالہ بھیجا گیا تو انہوں نے لکھا :- (ترجمہ)

”بلاشبہ یہ بات تعجب خیز ہے کہ ڈبلیو۔ سی۔ اسمتھ کی کتاب

ماڈن اسلام ان انڈیا اور ایم عجیب کی کتاب دی انڈین مسلمز میں امام احمد رضا کا ذکر نہیں کیا گیا، بالعموم برہموی تحریک کی طرف کم توجہ دی گئی ہے اور اس سلسلے میں ابھی بہت کچھ تحقیق کرنا ہے“۔ ۱۹

پروفیسر موصوف ایک دوسرے خط میں مغربی فضلاء کی بے خبری پر اظہارِ افسوس کرتے ہوئے لکھتے ہیں :- (ترجمہ)

”یقیناً ابھی اس سلسلے میں بہت کچھ تحقیق کرنی ہے اور یہ بات قابل

افسوس ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کے بارے میں جو پیش رفت

ہوئی ہے ہمارے مغربی فضلاء و محققین عام طور پر اسے نظر انداز کر دیتے

ہیں۔۔۔۔۔ میرے ملک (ہالینڈ) میں مصر کی طرف عام توجہ

مركز ہے جبکہ آپ کے ملک پر ابھی تحقیقات نہ ہو سکیں تھے

۱۷ مکتوب انگریزی محرمہ ۱۲ اپریل ۱۹۳۷ء از لیڈن (ہالینڈ)

۱۸ مکتوب انگریزی محرمہ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۷ء از لیڈن (ہالینڈ)

۱۹ مکتوب انگریزی محرمہ ۲۳ اپریل ۱۹۳۷ء از لیڈن (ہالینڈ)

کیلیفورنیا یونیورسٹی (برکلی، امریکہ) کے شعبہ تاریخ کی فاضلہ ڈاکٹر پادربرامہٹا نے ایک تحقیقی مقالہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے :-

THE REFORMIST ULEMA:

MUSLIM RELIGIOUS LEADERSHIP

IN INDIA 1860 - 1900 (BERKELEY, 1974) .

اس مقالے کے اٹھویں باب میں امام احمد رضا اور آپ کے مسلک کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے جو ۱۹ صفحات پر پھیلا ہوا ہے، مقالے کا یہ حصہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری (صدر مرکزی مجلس رضا، لاہور) کی وساطت سے جنوری ۱۹۷۹ء میں راقم کی نظر سے گزرا، فاضلہ موسووفہ نے محنت تو کی ہے مگر ضروری مواد کی کمی کی وجہ سے وہ موضوع کا حق ادا نہ کر سکیں، راقم نے بعض سفارشات لکھ کر بھیجی ہیں، امید ہے کہ وہ ان کی روشنی میں اپنے مقالے کے اس حصے میں ضروری ترمیم و اضافہ کر لیں گی۔ ————— جناب غلام سرور صاحب (صدر المنتظر پاکستانیہ الدعوة الاسلامیہ، لاہور) نے راقم کو لکھا تھا کہ وہ امام احمد رضا پر انگریزی میں ایک مبسوط مقالہ لکھنا چاہتے ہیں۔

(۵)

ملتِ اسلامیہ اور عالمِ اسلام پر امام احمد رضا کے بے شمار احسانات ہیں، خصوصاً دنیائے عرب پر، چودہویں صدی ہجری میں جزیرۃ العرب میں شاید ہی کوئی ایسا عبقری پیدا ہوا ہو جس نے اپنے پیچھے (۸۰۰ فارسی اور اردو کتب و رسائل کے علاوہ ۲۰۰ عربی کتب و رسائل یادگار چھوڑے ہوں، ہاں یہ فخر امام احمد رضا کو حاصل ہے۔ ————— وہ ہندی ہوتے ہوئے عربی تھے۔ ————— اگر یہ امام و جزیرۃ العرب میں پیدا ہوتا تو آج اس کی شہرت اقصائے عرب سے نکل کر اقصائے عالم



میں پھیل چکی ہوتی مگر وہ غلام ہندوستان میں پیدا ہوا اور اس کے چہرے انگیز علمی کارنامے غلامی کے ماحول میں دب کر رہ گئے، پس ہے کہ احرار کی قدر و منزلت غلام نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ اب جبکہ مسلمانوں کی بہت سی مملکتیں آزاد ہیں، ملت اسلامیہ کا فرض ہے کہ وہ امام احمد رضا پر تحقیق کر کے ان کے افکار و خیالات سے خود مستفید ہو اور اسے دنیا کے سامنے پیش کرے۔ سر دست آنا ضروری ہے کہ امام احمد رضا کے قلمی علمی ذخائر کے عکس سے کہ پاک و ہند کے کتب خانوں میں محفوظ کر لئے جائیں، بلاشبہ یہ ذخیرہ شعبہ ہائے علوم اسلامیہ کے محققین کیلئے ایک نادر تحفہ ثابت ہوگا۔

اے عالمو!، اے دانشورو! اور ماں اے محققو! امام احمد رضا کی روح تم کو پکار رہی ہے۔۔۔۔۔ چلو! بڑھو! اور جو کچھ کرنا ہے، کر گزرو! کہیں ایسا نہ ہو کہ عیسیٰ ذخیرہ انقلاباتِ زمانہ کی نذر ہو جائے اور ہم کہہ افسوس ملتے رہ جائیں۔

احقر محمد سعید احمد  
پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج  
محکمہ، (سندھ)  
پاکستان

۲۱ جمادی الثانیہ ۱۴۰۲ھ  
۲۴ اپریل ۱۹۸۱ء

# مانند مراجع

ابن عابدین محمد بن بن عمر :	عقود الدیوب فی تفتیح فتاویٰ اکاماریہ (۱۲۳۸ھ)
ابو الحسن علی ندوی :	نرمیۃ الکواطر و ہجۃ المسامح والنواظر، مطبوعہ حیدرآباد دکن جلد ہشتم، ۱۳۹۱ھ
احمد رضا خاں، امام :	الدلائل الحکیہ بالمادۃ الغیریہ (۱۳۲۳ھ)
" " :	حالات بخشش (۱۳۲۵ھ)، مطبوعہ کراچی
" " :	رسائل رضویہ، ج ۱ (مرتبہ مولانا محمد عبدالحکیم اختر مظہری) مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ
" " :	رسائل رضویہ، ج ۲ (مرتبہ مولانا محمد عبدالحکیم اختر مظہری) مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ
" " :	الفیوض المکیۃ لمحبۃ الہیۃ المکیۃ (قلمی) ۱۳۲۵ھ
" " :	کفل الفقیہ الفہم فی احکام قرطاس الدیوب (۱۳۲۲ھ) مطبوعہ لاہور
" " :	جد الممتار فاشیہ رفاہیات (قبل ۱۳۲۲ھ) مطبوعہ حیدرآباد دکن
" " :	حجۃ اکبرین علی منکر الکفر والیین (۱۳۲۲ھ) مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ
" " :	النیقۃ الرشیدیہ فی شرح الجوبۃ المفسیۃ (۱۳۹۵ھ) مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ

احمد رضا خاں، امام :	اختصار مستندینا رنجاة الابد (۱۳۲۰ھ)، مطبوعہ لاہور مطبوعہ استانبول ۱۳۹۶ھ
" " :	افضل المومنین فی معنی ادا صحاح احديث فہرستہ (۱۳۱۳ھ) مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ
" " :	احلی الاعلام ان الضمیت مطلقاً علی قول الامام، مطبوعہ استانبول ۱۳۹۵ھ
" " :	الخطایا المتنبہ فی الفتاویٰ الرضویہ، ج ۵، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ
" " :	الاخراۃ الرضویہ لمجل مکتہ البہیہ (۱۳۲۳ھ) مشمولہ رسائل رضویہ، ج ۲، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ
" " :	فتاویٰ کثرین بر حث مذوقہ بین (۱۳۱۶ھ) مشمولہ رسائل رضویہ، ج ۱، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ
" " :	الملفوظ، ج ۲، مطبوعہ کراچی
" " :	منور البیان فی فقہ اعظم اکبر والہدایہ (۱۲۸۵ھ) (قلمی)
" " :	الاجازات الثمینیۃ لکتاب ربیعہ والمدینہ (۱۳۲۴ھ) ترتیب مولانا حامد رضا خان، مشمولہ رسائل رضویہ ج ۲، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ
" " :	شرح المطالب فی بحث ابی طالب (۱۳۱۶ھ) مشمولہ رسائل رضویہ، ج ۲، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ
محمد مہتاب :	مواہج علی حضرت حضرت امام احمد رضا بریلوی، مطبوعہ لاہور سازمان تبلیغات اسلامی، ۱۳۸۱ھ، مطبوعہ لاہور
مولانا :	وہدیت شریعت مطبوعہ لاہور

حسین احمد دہلوی، سفرنامہ شیخ الہند، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ء

رحمان علی، مولانا : تذکرہ علمائے ہند (ترجمہ اردو محمد الیوب قادری)،

مطبوعہ کراچی ۱۳۸۱ء

” ” ” : تذکرہ علمائے ہند (فارسی)، مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۳۲ء

رشید احمد صدیقی، پروفیسر : گنجائے گرانمایہ، مطبوعہ حیدرآباد دکن

سلیمان اشرف، سید : المبین، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ء

شرکت حنفیہ : انوارِ رضا، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ء

شجاعت علی، سید مفتی : مجددِ الامہ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ء

” ” ” : مجموعہ رسائل، حصہ اول، مطبوعہ کراچی

” ” ” : مجموعہ رسائل، حصہ دوم، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۳ء

” ” ” : مجموعہ رسائل، حصہ سوم، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ء

ظفر الدین رضوی، مولانا : حیاتِ علی حضرت (۱۳۵۷ھ)، مطبوعہ کراچی

” ” ” : الجبل المعبود لتالیفات المجدد، مطبوعہ پٹنہ ۱۳۲۷ء

” ” ” : انافادات الرضویہ (قلمی)، مرتبہ مولوی محمد احمد قادری

عبدالحی کھنوی، حکیم : نزہۃ الخواطر و بیحۃ المسامح والتواظر، جلد ہفتم،

مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۹۰ء

غلام حسینی، مولانا : سفرنامہ سرحد میں طبیبین، مطبوعہ بنگلہ دیش

محمد میر شاد، مولانا : انوار غوثیہ شرح شہناک ترمذی شریف، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ء

علاء الدین دہلوی، پروفیسر : اصل بریلوی اذرنکب موالات، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۱ء

” ” ” : انوارِ حیدر و علمائے حجاز کی نظر میں،

مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ء

عبدالحی کھنوی، حکیم : حیاتِ نبوی، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ء



نخستین سود احمد، پروفیسر : تحریک آزادی ہند اور السواد العظم، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ء  
 " " : کلام الام (قلی، مولفہ شہ) (۱۹۷۸ء)

محمد جیلانی، مولانا سید : المیزان (ام احمد رضا نمبر) مطبوعہ ممبئی ۱۳۹۷ء  
 محمد صادق قسوسی : خلفائے اعلیٰ حضرت (قلی)، (نخروہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری، لاہور)

یسین اختر مصباحی، مولانا: ام احمد رضا اہل علم و دانش کی نظائیں، مطبوعہ الہ آباد ۱۳۹۷ء

محمد سیف رضا خاں، مولانا: الطاری الداری لمفوات عبدالباری (۱۳۳۹ھ)،  
 مطبوعہ بریلی۔

مرید احمد چشتی، مولانا : خیابان رضا و جہان رضا (ذیر طبع) لاہور



امام احمد رضا



اور

علمائے اسلام

# اشاریہ علمائے اسلام

مکہ معظمہ

احاطے گرامی تاریخ و سن کتابت صفحہ

- ۱۔ عبدالغنی بن السید احمد مفتی مالکیہ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء ۱۰۸
- ۲۔ اسماعیل بن خلیل، حافظ کتب الحرم ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء ۱۰۹
- ۳۔ حسین بن محمد، مدرس علم شریعت مدینہ منورہ ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۲ء ۱۱۱
- ۴۔ محمد زکیم اللہ صاحب کی (بخط محمد یحییٰ) ۱۵ رجب ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۳ء ۱۱۲

مدینہ منورہ

- ۵۔ محمد بن محمد بن محمد خیر الساری عباسی مدنی ۵ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۲ء ۱۱۲
- ۶۔ سید عمر بن اصطفیٰ ۲۴ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۲ء ۱۱۹
- ۷۔ عبدالقادر علی الحسنی الخطیب ۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۲ء ۱۱۷
- ۸۔ عبدالکیم ابن التازی بن عزیز التونس ۱۱۸
- ۹۔ الماتنی، مدرس حرم نبوی ۱۲۰
- ۱۰۔ عبداللہ احمد اسعد الکبیلانی الحسنی الحنبلی ۱۲۲
- ۱۱۔ غلام حیدر صاحب مدنی ۱۲۳
- ۱۲۔ محمد بن سید الواسع الحسنی الادریسی ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۲ء ۱۲۴
- ۱۳۔ محمد توفیق الایوبی المالضاری ۱۲۵

- ۱۴- محمد یعقوب حجب، مدرس حرم نبوی ذی القعدة ۱۳۲۹ھ / ۱۳۹۱ھ
- ۱۵- محمد حسین بن سعید، " رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۳۹۰ھ
- ۱۶- محمود بن صیغہ المدراسی المدنی ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ / ۱۳۹۱ھ
- ۱۷- محمود علی عبدالرحمن ثوبی مدرس حرم نبوی یکم ربیع الاول ۱۳۳۱ھ / ۱۳۹۲ھ
- ۱۸- مصطفیٰ ابن التائیسی التونسى المائى مدرس حرم نبوی ۱۳۳۱ھ / ۱۳۹۲ھ
- ۱۹- موسیٰ علی اسحاق الازہری المدنی یکم ربیع الاول ۱۳۳۲ھ / ۱۳۹۳ھ
- ۲۰- بدایة اللہ بن محمود بن محمد سعید الدی بکری ۱۴ ۱۳۳۲ھ / ۱۳۹۳ھ
- ۲۱- حسین احمد کھیاری، مدرس حرم نبوی ذی القعدة ۱۳۳۲ھ / ۱۳۹۳ھ
- ۲۲- یوسف بن امین انیسبانی ۱۵ ۱۳۳۲ھ / ۱۳۹۳ھ

## شام

- ۲۳- احمد رمضان ۱۴ ۱۳۳۲ھ / ۱۳۹۳ھ
- ۲۴- عبد الحمید بن بکری العطار الشافعی شیخ ۱۴ ۱۳۳۲ھ / ۱۳۹۳ھ
- ۲۵- محمد آفندی الحکیم ۱۴ ۱۳۳۲ھ / ۱۳۹۳ھ
- ۲۶- محمد امین سوبید الدمشقی ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ / ۱۳۹۲ھ
- ۲۷- محمد امین السفرجلانی و امام و مدرس جامع مسجد جقدار ۲۴ صفر ۱۳۲۶ھ / ۱۳۸۹ھ
- ۲۸- محمود بن سعید العطار ۱۵ ۱۳۳۲ھ / ۱۳۹۳ھ
- ۲۹- محمد تاج الدین بن محمد بدرا الدین الحسنى ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ / ۱۳۹۲ھ



- ۲۰۔ محمد یوسف بن علی الدین ابن احمد ..... ۱۵۳ء
- اشیر بالکلی ۔
- ۲۱۔ محمد عطار، الشہر شیخ ..... ۱۵۵ء
- ربیع الاول ۱۲۳۳ھ / ۱۸۱۵ء
- ۲۲۔ محمد القاسمی، شیخ، مدرس مدرسہ عثمان ..... ۱۵۷ء
- ۲ رمضان المبارک ۱۲۳۹ھ / ۱۸۲۴ء
- ۲۳۔ محمد یحییٰ لفتی نقشبندی ..... ۱۵۸ء
- ۲۱ صفر ۱۲۳۲ھ / ۱۸۱۶ء
- ۲۴۔ محمد یحییٰ لکنتی احسنی، مدرس ..... ۱۵۹ء
- ۱ صفر ۱۲۳۵ھ / ۱۸۱۹ء
- ۳۵۔ مصطفیٰ بن محمد آفتاب لکنتی احسنی ..... ۱۶۴ء
- شرح مدرسۃ البدایہ

## مصر

- ۳۶۔ ابراہیم المعطی السقا الشافعی ..... ۱۶۸ء
- (مدرس جامعہ ازہر، قاہرہ)
- ۳۷۔ عبدالرحمن المدنی المصری الحنفی ..... ۱۶۸ء
- (مدرس جامعہ ازہر، قاہرہ)

## عراق

- ۳۸۔ محمد سعید بن عبدالقادر قادری نقشبندی ..... ۱۶۸ء
- (مدرس اولیٰ مدرسہ حنفیہ الامام اعظم)

۸۹



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

فَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيهِمْ بِمُخَوِّعًا

مشق مع "بجواز شکر" بجواز شکر

الحمد لله الذي جعل  
العلم من أجل الدنيا والآخرة  
والمعرفة من أجل الدنيا والآخرة  
والعلم من أجل الدنيا والآخرة  
والعلم من أجل الدنيا والآخرة

عن جناب سيدي خاتمة الفتاوى والحدائق الناجية عن السعديين سيدنا الحسن  
عليه السلام والدي ومولاي رحمه الله تعالى عن أبيه عن نفعي الله والمسلمين  
ومتناجياتهم وجعلهم ذخرًا لي في يوم الحساب بجاهه من العباد صلوات الله عليهم  
بعدلهم أبدًا آمين والقرآن بما قد ذكره في قبيلها إلى طائفة من المؤمنين  
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته أو لا يسأل عن الشهادة المحيرة أيها الله عن ذلك  
بجاه سيدنا محمد وآله وسلم سيدي ثانياً سيدي العزيز فاروق والطلب بينكم  
بذلك ولكن بعد حلم لي يوم بل صرت في نفسي مقدما الرجوع المبكر ثانياً مقدما على  
الذهاب إلى مكة ثم غلبت عن ذهني قد صار ضروريا وخوفا من الله أن يسألني عن  
ذلك لاني أعلم يقيناً أن الواجب أن أقدم على ذلك وأخاف عليهم حفظها من كل  
سوء مما لا يخفى عليكم ولا كنت رزمت عما يدرك من جهل وسفاهة والله اعلم  
في هذا والفقير وصلواتي على المحبة قريب الصلاة ووجدت الحاج مبرور  
في الزينة روقاً جاء إلى المحطة السابعة ستة عشر يوماً حسب ما ذكرت له في تلغرافي  
من مكة فأنزاني في داره وكنت أظن أن أهله بابيت سائو وراهم في بيوتهم  
أخرجهم من البيت رزماً ثم لم أجد في من ذلك تألم وقلت لنفسي ما أقدم  
على الناس في كل موضع نكوباً عند وللي عانت أعلم ذلك والرجل يتردد  
بناهم معي ويأكل وهو وأولاده وقائون بما لا يزيد عليه من نعمة وسؤال الخاطر  
في كل حين وأن فجزه من أفضلي وأجود مشواً على الجنان وبما موري قدر رتبة  
في الليل يقوم بعدد بنات نحو ساعتين ثم يحيي الليلة كاملة بالصلاة والخلوة ثم ياتي  
الصوم ويقيم إلى الساعة الرابعة في نهاره ما هو فيه من نعمة الله تعالى وسعة النعمان ولكن  
علم رجال لا يلبس بخارج ولا يبيع عن ذكر الله كسلة عرشه في الدنيا ولا يحبه ويرضاه







بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله  
وآله أجمعين

أما بعد فاحمد فضيلة سيدنا الأستاذ المحترم الشيخ محمد زعيم الدين حميد  
السلام عليه وآله ودعائه عارفاً به ثم عرضنا أولاً لتلغراف  
وثنائي تلغراف بخصمه الدولة الملكية وقال فضيلة الأستاذ الشيخ  
عبد الحميد أفندي المطار أرسلها إلى فضيلة المفتي أفندي لرحل  
أن يقرض عليها وإن شاء الله تعالى قريباً يا أحمد محاربنا  
يا أحمد أرسلها لكم مع بلوغ سلامنا الوفاء بوفاءنا  
عند حصة شيخنا وولده الشيخ محمد تاج الدين أفندي  
وحصة الشيخ عبد الحميد أفندي المطار به فكم السلام  
والصحة والبركة



بسم الله الرحمن الرحيم ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

الحمد لله رب العالمين القاهر القوى المبين القامح لجيش الضلالة المتفنتين  
بالعلم والعلمين الذين حازوا نصب السبق في كل وقت وحين المحادين من ضل لغمة السقيم  
الى الصراط المستقيم بادلة واهية كما في نوس يندقش بها الفكر ويحس بها النفوس  
والصلاة والعدم على سجد تاجد الروح المشرقة شمسا في كل زمان وعلى الدوا صباب  
السادة الاخيار صلاة وسلا نادا نحن نستمنح بها الحفظ والامان انا بعد  
اعلم ان معرفة الحقيقة الحميدة قد عجز عنها سائر البرية وقد ورد عنه صل الله تعالى عليه وسلم  
انه قال يا ابا بكر والذي بعثني بالحق بشيرا لم يعلم حقيقة غير ربي ولذا قال سيدنا  
ادريس القرني رضي الله تعالى عنه لاصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ما رأيتم من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
الاظنة قالوا لا ابن ابي تحافة فقال ولا ابن ابي تحافة وقد قال الشيخ ابو الحسن  
شاذلي رضي الله تعالى عنه صدق ادريس رضي الله تعالى عنه ان عليا رضي الله تعالى عنه كان  
مقامه ادرك فخر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وعثمان رضي الله تعالى عنه كان مقامه  
ادرك قلبه صلى الله تعالى عليه وسلم وعمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه كان مقامه ادرك عقله صلى الله تعالى عليه وسلم  
وابو بكر رضي الله تعالى عنه كان مقامه ادرك رده صلى الله تعالى عليه وسلم وحقيقة صلى الله تعالى عليه وسلم  
المرسلون لا يطلع عليه الله الشان وقد قال الامام ابو حنيفة في النظر اليه صلى الله تعالى  
حقيقة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من اسرار الحق تعالى لا يطلع عليه في هذه الدار  
سوى الرب ولا يكشفه احد غيره نول ناسي ترسل دله ملك عزب اذ حقيقة من المرسلون  
والله اعلم بالصواب الذي افاد به الله



وهو الذي عبرت أديس القرن بالظلال ثم ان المؤمنين يتفادون في ادراككم بكل  
ادرك من ذلك بحسب قربه منه صلى الله تعالى عليه وسلم واما عظم الناس ادراكا الخلفاء  
الاربعة رضي الله تعالى عنهم ابو بكر وعمر وعثمان وعلي كما علم اشدة الناس قربا منه صلى الله تعالى  
لكن لما اختلف معاناهم اختلف ادراككم فكل ذي مقام ادرك منه صلى الله تعالى عليه وسلم  
حقيقة توافق مقامه كيف وادراج العلماء وادراجهم من الانبياء والمرسلين  
وجميع عباد الله الصالحين تسبق من وادراجهم صلى الله تعالى عليه وسلم العالم والحكم والعارف الربانية  
والاسرار المكنونة والهدى التي ردت على الناس في العلم والادراج فكل ما يرد على الظن  
من التزيلات العرفانية والنجاة الالهية من وادراجهم صلى الله تعالى عليه وسلم اذ هو الحادي  
والهدى لكل من اخذته في غيره من الهداية في وادراجهم صلى الله تعالى عليه وسلم وانك لتعدي  
الى صراط مستقيم وغاية نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم جميع الانبياء والمرسلين مستندون  
من روجه صلى الله تعالى عليه وسلم اذ هو قطب الدار والخطاب فهو صلى الله تعالى عليه وسلم نور نوره صلى الله تعالى عليه وسلم

محمد من المولى بغير توسط : يا محمد الوري جملة الغيرة  
تتاديه يا خير النبيين والصلوة علينا من الغيظ العجمي

حفظناه حال الرجاء عنكم

انما علمت هذا ما علم ان الوهابية قوم جاهلون بمركن الحق خافلون فانهم يقال في حقهم  
ولا على مثالي بعد اخطاء ثم اني قد اطلعت على الرسالة المسماة بالدولة الملتزمة  
فانما ان الوهابية ذات القدر والقدرة فاليك المستاذ الفاضل الشيخ احمد رضا

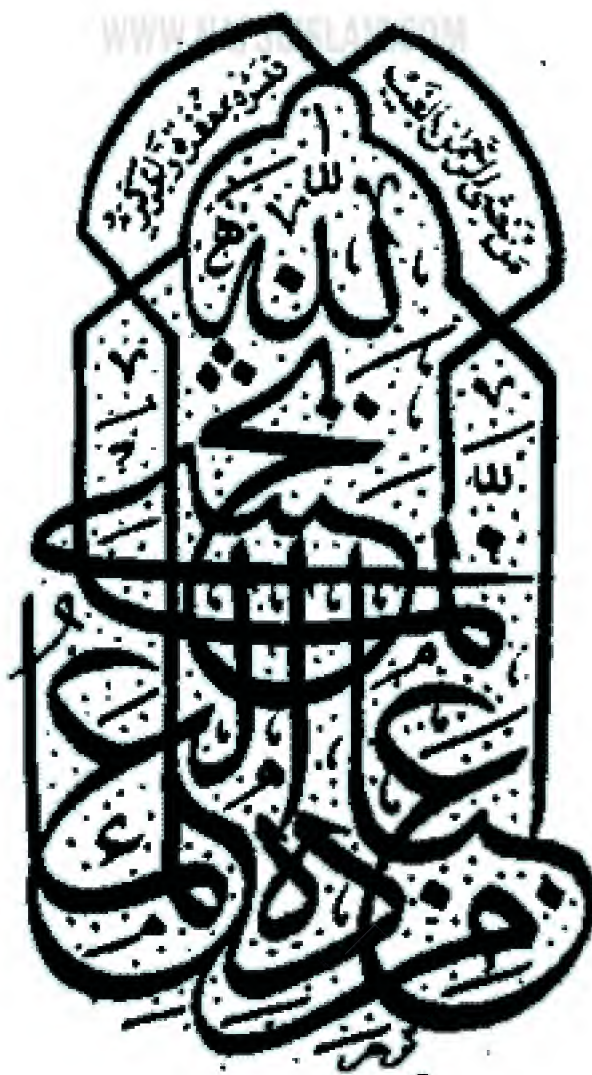
الحنفى القادرى فانه قد بين فيها ما يزيل اللام ويزهد السقم من رزع  
 المتنافسين وفتح الجاحدين فجزاه الله تعالى خيراً جزيلاً والبقاء فى تحوهم  
 سيقاً مسلماً وصلى الله تعالى على سيدنا محمد الفاتح لما أغلق والخاتم لما سبق  
 ناصر الحق بالحق وعلى آلِهِ وصحبه وسلم

العبد الحقير احمد بن محمد بن محمد خير

السناوى منشأً والعباسى نسباً

والله تعالى اعلم تحريراً فى ٥

من شهر جمادى الاخرى سنة ١٣٣٠ هـ بمكة المكرمة



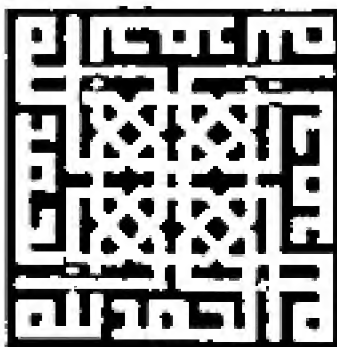








بسم الله والحمد لله والصلاة والسلام على أشرف خلقه الله وعلى آله وصحبه وسائر أئمة أهل البيت  
عليه السلام والفقير اليه الداعي السبيل والجامع عليه المهكبة السيد أحمد بن محمد بن أبي العباس  
السيد الشريف الحاج محمد أسعد أفندي به الرحوم البرور السيد الشريف محمد نعمة أفندي به الرحوم الشريف  
السيد عبد الرزاق أفندي الجبالي نقيب السادة الشرفاء ورعني الإسلام وشيخ السجادة الفاضلة  
مجاهد الشام النجل نسب الشريف الطاهر بمحضرة جده - سلطان الدولة السيد الشريف الفاضل رضي الله عنه  
رحمه وسئلنا هذه المحبب الأعظم بأنه يكون وسئلنا إلى الله الله قد كملت الطرف ومرحت النظر وظاهر  
رغبة الرسالة الحاوية على نفائس الدرر المباركة البهية النيرة بالدولة المكية فحصل لي تمام السرور ودعوت  
للزلف بظلم الجهور وسفاعة المحبب يوم التفرغ ربانه يقره الله عز وجل برحمته ويديم عليه سائر نعمته  
ويجعل جازاته الرضا والقبول ويهدي إليه الهدى والوصول إليه أما وصف تلك الرسالة العترة فإنها بمنزلة  
سنته من المتع والقلوب المحبوبة ولذلك ضربت عن الرضاب صفها وطوبيت دورتها كشفا إذا نظرت  
الفضل بلغة كثيرة أنزله بأزبه من الحقيقه وجهه بقره بقى علينا شي وهو ذكر فضل الخلف سلاله وإناله  
رحمة ورضاه فهذا انما هو مشهور بالعبارة قد مشهور من أهل الفضل به فانه وإنه وقد تلاقيت في مدينة الله  
طائفة الطيب بالرجل العالمة الصالحية المتعارفة الصالحة ولها بالجرى إلى اجتماع وعرف فوصفها لي بأحسن خلقه  
وأكمل وصف ولما شرفني حاله من صدقه بحسنه ليد الدنيا وأخلص مودته بدينه سلطانه الدنيا لم يبق  
محبة الله الغريب المحب لأئمة المحب (هو محب) وهذا حب خالص لوجه الله الكريم حصل بالسرا  
على حصول الاجتماع وقد تقوم مقام العيون لإعيان الأزاه والهيئة تصفه قبل العيون في بعض الأوقات  
ولرب بما أخبره هذاه الخبراته الصادقاته العترة أعني السيد أحمد علي والشيخ كريم الله ونقرا  
المولى لرافه صلاح الدين والدنيا وما يزيد خبرها تصديقا وبؤبؤ شهادتها تخفيفا أنه أثر كل سر  
يدل على السيد وأثار هذا المولى المزمع تدل على علمه الغزير وفضل الكبر ولوايه اخصامه عدلوا  
وانصفوا ولقد ربحته المحبب الشفيق عرفوا لاسمهم السلام له والانقياد والقرار بالاعتقاد  
عليه ولواشفاق لكم ما الذي يرجى من قوم اخطأوا محبة سيدهم ونعيمهم وغفلوا ولقائه العظيم جبرلوا وعظم  
العظيم فطر بل هو عليه وآله افضل الصلوات وإن كن التسليم له أديرا خلفه الجاهل عجزه وبخاطب كل محب عقله  
(جبرلوت قومه عليه فاعلموا) وأعوالم ربه الغضاء) ولهم لم يوزعوه هادوا الأقسام حلول البأس والاشفاق  
والأمانة عليه وآله أكمل صلوة وسلام صفوح عه الزلزاله قبل للعتات كريم مليم بالمؤجبه روف حيم  
السيد على خلقه الله مؤونه دعا إليه أذره بقوله اللهم هذه قومي فانهم على ما يرونه فزجوه الله ليوذره الأقسام  
بكم رافته رحمة عليه وآله اجزل الصلاة والسلام الثمينة والرفاة على أديانه ولزوم الذوب مع ربه هو السبيل  
ثم نقادهم من الشقاوة إلى السعادة ومن الجحيم إلى الجنان وأما أنت أيها العالم الفاضل فلا تأمل في يوم أنك





بالخطبة واللوم فقد كذبهم بحسبهم مخبرا النظر والعيان . وشاهد المراجعة والانتباه . . . حينما أدرك  
عالم يامة العيب والتعجب . مالا للبهت واليه . فحصلت على رخصة القدر في الدنيا . وزيارة الأجر في الدنيا  
وعلى النيران والدرجة عند المولى . وكان ما فعلوه على نصرتك أقوى دليل . وكرامة لك من ملكك . . . . .  
(واذا أراد الله نصره عبده كانت له أعداؤه انصارا) وكيفلا (ومعكم برسول الله صلى الله عليه وسلم) . . .  
الأسد في اجارها نجم (والأرجوا به تكلوه مظهرا لسرفوله صلى الله عليه وسلم) (روح القدس مع صبي  
ما نافي عنه رسول الله) وأنه يؤيدك الله تعالى بروح القدس أيضا ما نأفست . . . . .  
عنه أوليا الله . ودرخت على الأضداد منصوص . وبعبارة الغاية نظورا . وسبغ الفضة برك  
متحدنا مشهورا . رعلم الهداية على رأسك منورا . بجاه صاحب الرسالة . . . . .  
والله لوله . والفائز بها بالأسالة راسك . . . . .  
والهنيك بالنزوة . . . . .  
ما قال (محمد صفة أجرت نولد . . . . .  
هنا ولعلك تتصل إليها الفاضل من شئ . . . . .  
علم العالم مع علم الغلو فيه الفرة . . . . .  
النسبة . . . . .  
أه يكتمه كتاب . . . . .  
حيال . . . . .  
ورما أراد أهل الباطل . . . . .  
الأمة نور ليس . . . . .  
(أفهامهم . . . . .  
(ويقول راعي حضرة . . . . .  
(ويضي . . . . .  
كتبه على رة الله تعالى بطيبة الطيبة . . . . .  
سنة . . . . .  
الفقر عبد . . . . .  
قال لهم ورقم بقله . . . . .



بسم الله الرحمن الرحيم

حمد لمن اظن شهوس العرفان في بشار اهل الإيمان وهدى واسلم على سره الجامع  
ونوره اللامع وآله والاعقاب الى يوم المرحع والآخرة وبعد حمد الله سبحانه ونشيد  
عليه بالملامح على الرسالة الفريدة والحق المصير المسماة بالدولة النبوية بالمادة الغيبية  
في الدنيا على الوهابية والفرق العارضة في الظالم المميزين سعة غايه عليه الفضلة والسلام  
المعالم الملائكة والحق الفياض معدن الفحاسة والبراعة اجل علماء اهل السنة والجماعة  
نفس الارشاد والبيان مولودا وراثتنا بشيخنا احمد ضاحا ادام الله النفع به  
وبملازمه سعي الزيام بحجة ندم عليه الخلافة الآخرة نوحنا شافية كما فيه جامعة  
واحدة تدل على خاتمة علمه بالانوار وانه من اكار علماء السنة الاعلام  
بفضل الله به وهدى نولنا في ايماننا وعلمنا وعللنا من معناه وبركاته ما  
نحوت قولنا لافا في الاصولنا الخالصة لله رب وعلمت سؤرجا مطالعت ابنا الفولف الشريف  
ذو القدر المنيف

ما ذا اقول وابتيدي في وصف ذا الروض النضير ينفع لقلوبه فلا  
يحتاج للتدجين المطير اسرت به كل العاوي بقلوبنا اليوم الاسير  
تقنا له بين الكرا ع روضة فباغديس ها ان ذا المورث  
من كل فائدة عمير ولقد احلت فداح فكر في الطروس ليستير  
ومحمد الذي فهو مفقود المنظير يحكي عن كتب الخصال من طيل الوعد  
لله مؤلف وله التناجيم الغيب سبت الاول سيقوا وجا وما شفى الله الكبير  
ولقد اباد جيوش تغليل به هان منير فقيت البارهم منه وما لهم نصير  
لاريب في ان الهمام لمة الحق النير هذا العري منحة من شيف الرسل البشير  
عليه وسلا والوك والحب القدير وانظر مطالعت له تاريخها سن لوانظير  
كتبه للمهاجر من الدار الفرية المرحوم خير البرية النبي محمد علي الرحمان  
خادم نولنا  
بالوم الشريف

١٤٠  
١١٦  
١١٧  
١١٨  
١١٩  
١٢٠  
١٢١  
١٢٢  
١٢٣  
١٢٤  
١٢٥  
١٢٦  
١٢٧  
١٢٨  
١٢٩  
١٣٠  
١٣١  
١٣٢  
١٣٣  
١٣٤  
١٣٥  
١٣٦  
١٣٧  
١٣٨  
١٣٩  
١٤٠

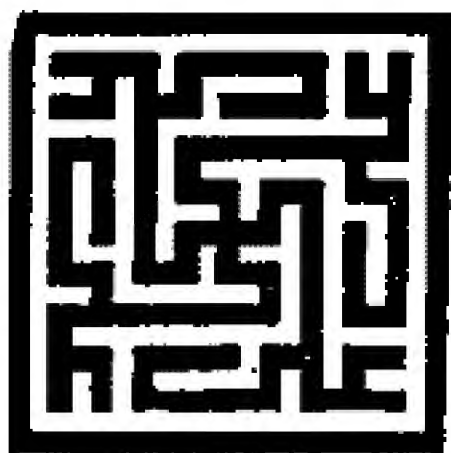




بسم الله الرحمن الرحيم

خبرك يا الله يا من علم الانسان ما لم يعلم فعليها ويا من خاطب حبيبه  
بقدره وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما اللهم صل وسلم  
على سيدنا محمد الذي جعلته سيد من اطلعت على غيبك وامامه وعلى آله  
وصحبه طاه اهل السنة والجماعة والتابعين لهم باحسان الى قيام الساعة  
امامهم فته اطلعت على الرسالة المحمدية بالدولة الحكيمة للعالم العلامة الشيخ ابو  
خضامان غفر علماء الله بار الهندي وولد له عند مجاورتي مدينة سيد البرية  
سنة ١٢٣١ من الهجرة النبوية على صاحبها افضل الصلاة واتم التحية فاجتهد  
تلك الرسالة اعجابا ما عليه من مزيد فسبحان الله الذي يوفق الحكمة من يشاء  
ويريد ولا غرور فكم له من عباد يصلحون في الارض ويزيلون عنها الفساد  
فخط الله مؤلفاته السنية بغير انقار وجرأ احسن الجزاء سيث افاد واجاد واتى بالمراد  
وفرغ بذلك لاهل السنة الفؤاد وكدر بذلك قلوب اهل الظلالة الحساد  
وبالحمد اقول قد لادلت عليه التقدي الاخبار بموت الغيبات قد وضع كثيرا لبعض الاولياء  
والمفكرين فباللذ بسيد الانبياء والمرسلين فقد اخبر بعض الغيبات بسيد  
الحوادث السيد طبع الرولى الشهير الذي كراحت مثل انتقاله وبعده عنه تأسف ورة اغت شرتها  
عن التعبير موقع الامر كما قال رحمه الله تعالى ومن جملة ذلك انه اخبر وصيه صحيح البدن  
انه يموت بعد ايام قليلة وان زوجته عديت بانثى وقد كانت له منها اربعة ذكور ولم يلد  
له انثى قط فمات بغيره ذلك الاخبار قبل ولادتها = عتب ان يظهر ذلك كثره  
وكان الرجل في ذلك نحو شهرين فبعد نحو سبعة اشهر من موته وضعت انثى كما قال رحمه  
الله رحمة وسعة وقر في الجاوه يزار من سائر الاقطار وله الى اليوم كراحت  
ظاهرة فمثل ذلك وضع كثيرا للاولياء فما ظنك بسيد الاوليين والاقرين فانه مولود  
عليه وسلم لم ينقل من هذه الدار الا بعد ان اطلعه الله على الجنة قال ابوهم  
فيما هو في شرم البردة انه لم يخرج على الله عليه وسلم من الدنيا الا بعد ان اعلم  
الله تعالى بهذه الامور الخمسة  
قاله مجلا وكتبه محلا خادما العلم الشريف  
بالمرم الحكي الحنيف السيد محمد بن  
السيد دليم الحسيني الاندلسي  
تخرج بالديانة المخرجة في شهر جمادى  
الثانية ١٢٣١ سنة

المراد



محمد

على جداره من

[illegible]

مَوْضِعَ بَابِهِ تَعَالَى فَلْيَصْحَحْ صَرْفَ لَغْوِ زَانَةٍ فَتَصْرِفْ أَهْلَ السُّبْحِ وَتَحْرِقْ عِدَّةَ <sup>عَلَمِهِ</sup>  
صَلَةِ الْعِلْمِ فَتَقْوَا هَذَا التَّخْرِيفَ وَالْإِسْخَالَ وَانْزَاهُوا بِضِيَاءَ بَرِّهِمْ  
لَهْلَهَ الْأَشْكَالِ وَبَيِّنُوا أَنْ اسْتَعَانَهُ الْمَوْمِرُ بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَمَلًا عَلَى طَلَبِ شَفَاعَتِهِ الْعَظِيمِ وَالتَّوَسَّلْ بِجَبَابِهِ الْإِلَهِيِّ وَالنَّبَاؤُ لَهُ صَلَّى  
بَعْدَ وَفَاتِهِ كُنْزًا فِي جِهَالِ حَيَاتِهِ وَهُوَ عَلَى أَيْدِيهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُوتْ  
مَا مَلَكَ لَأَسْمَاءُ تَعَالَى مِنْ أَوْصَادٍ وَهَبَاتٍ إِذْ جَعَلَ وَجْهَهُ لَوْنَهُ  
مَقْبُولِ الشَّفَاعَةِ مَجَابِلَةِ السُّؤَالِ فَالِدِ الْمَعْطَى وَهُوَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْقَاسِمُ الَّذِي يَقْسِمُ بِحُجَّتِهِ تَعَالَى لِعِبَارَةِ مِنَ السُّؤَالِ وَهَلْ لَهُ مَعْلَمَةٌ  
مِنْ رَأْيِهِمْ فِي بَعْضِ التَّوَصُّلِ الْمَكُونِ مَا حَاطَ بِهِ الرِّسَالَةُ الَّتِي صَدَقَتْ  
فِي أَجْزَمِ وَكَبَرَتْ فِي أَعْلَمِ فَجَزَى اللَّهُ مَوْلَانَا مِنْ أَعْزَمِ أَعْمَلٍ وَاسْتَعِزَّ  
الْعُلَيَّا فِي دَارِ اجْتِرَاءِ فَأَنْتَ أَهْلِيهِ إِلَهِي وَأَحْمَدُ إِلَهِي وَبَرُّهُ  
تَتَضَعُفُ بِإِيْمَةٍ عِلْمِ أَخْلَاقِهِ وَخَلْقِهِ وَرَبِّي بِهِ سِرِّهِمْ فَأَصْبَحَ كَيْفَ  
فَاكْرَأَ اللَّهُ أَمَلَهُمْ وَتَلَقَّ حُجُودَهُ دُنُوًا وَبَارَكَ اللَّهُ  
لَنَا فِي أَمَلِهِ مِنْ الْعَبْدِ وَلِأَنْتَ الْقَائِمُ الَّذِينَ تَحْمِلُونَهُ هَذَا الْعِلْمُ فَتَضَعُفُ  
عَنْهُ تَحْرِيفُ الْغَالِيينَ وَاتِّجَاهُ الْحَاطِلِينَ وَتَأْذِيلُ الْإِلَهِيِّينَ  
وَعَمَلُهُ تَحْتَ رُفِّ مَحْبُوبٍ سَيِّدِ الْمُسْلِمِينَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَآلِهِمْ  
أَفْضَلُ صَلَواتِهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ آمِينَ

الفقيه  
محمد بن  
الشيخ  
الشيخ



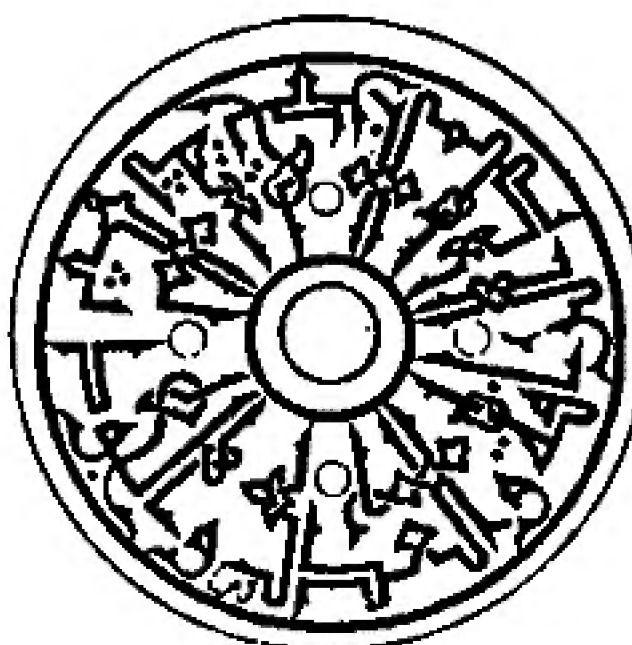
من نعمة الله

(المسحاة الدولة المحبة للبارة لعبيبه

هذا وارجو من جنات المولى افضل ان  
 رعوته فاننا مرجع القبول  
 من خلق المحبة هذا الرسول (صلى الله عليه وسلم)



محيي توفيقه  
 الذي يضاهي  
 المجاور المبدية



الحمد لله الذي خلق الخلق واصطفى من بينهم آدم وعلم الاسماء ومدح العلماء بقوله تعالى  
 انما يخشى الله من عباده العلماء والصلوات والسلام على سيدنا محمد الذي علمه الله علما ما  
 كان وما يكون في الارض والسما جزاه الله تعالى عنا حسن الجزاء فلقد مدح  
 علماء ائمة بقوله عليه الصلوات والسلام العلم علما ائمتي كانبياؤ بني اسرائيل وهو  
 نغاية المدح والتكبر اما بعد فلما طالبت هذا الكتاب المسطاب وجدته كتابا  
 جليل المقدار عظيم النفع لاهل السنة والجماعة الذين يقتدرون بسببنا محمد صلى الله  
 تعالى عليه وسلم في الافعال والاقوال والاحوال والآراء فسبحان من ايدى علماء  
 السنة الذين قاموا بحمايت دين الاسلام واهله من التعرض والظعن من  
 جهة المستبدعين الضالين المضلّين الرجعيين القهري من التشكك القهري  
 الدين والشيخ المتيّن والله در اسيا دنا العلماء الكاملين والى  
 درجة حق اليقين واجلين كيف لا وهم نجوم اهل الرهدي والدين  
 اعني اهل المقرئين لهذا المؤلف البين فلقد اصابوا الحق والضوابط  
 في الدنيا والدين جمعا الله وايام في جنة الفردوس مع الرضى من الله  
 والقبول بحجاء سيدنا ومولانا الرسول صلى الله تعالى وسلم عليه من كل  
 وعلى الدومجبه وجميع من انتم اليه كتب خادما نعال العلماء  
 بالمدينة المنورة المدرس بالمسجد النبوي محمد بن عبد الله بن محمد بن  
 ١٤٢٩ هـ

الدولة الملكية في المادة الفيسية للعلامة  
 تحققت المدقة بحر العلوم والعرفان قانع اهل البع

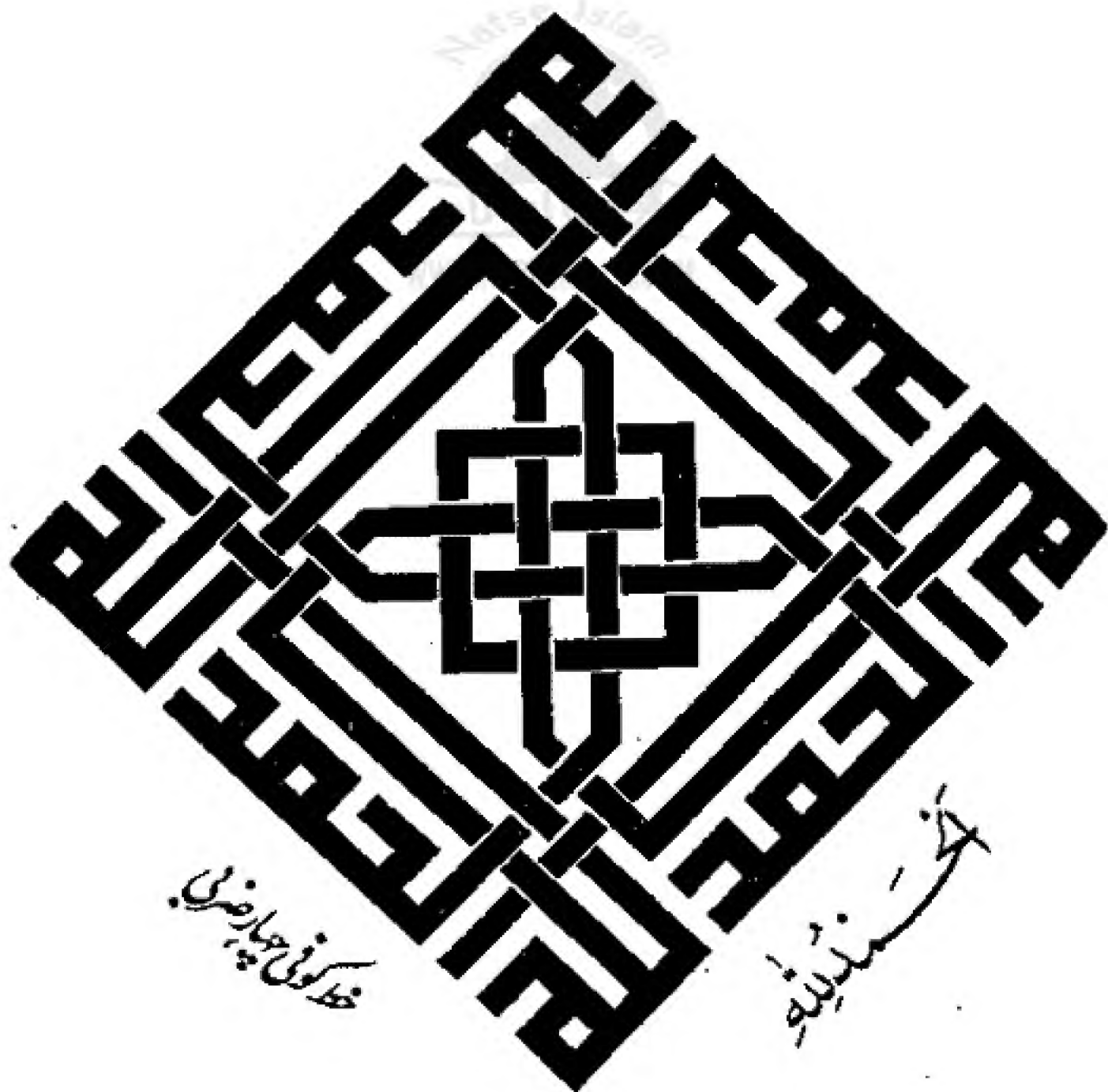
يقول الفقير الى مولاه يعقوب بن حبيب السمرقندي العظم الشريفي بالمرح الشريفي النبوي  
هذه بيان رؤية منامية زائنها ليد اطلاق على كتاب الدولة المكية والمادة الفيسية  
هو ان بعد قرأتى لخطبة الكتاب المذكور عنت فرأيت السراء قد انفتحت ورأيت في شرف  
كتابة من نور وحرور في الكتابة في غاية العظم في فصل في انشراح عظيم وكنت حينئذ مع  
مستحضرا ان ذلك سيرة مطالعني لهذا الكتاب بعد ثيام الطالعة شرعت في كتابة  
بعض كلمات مما يحجب لمؤلف هذا الكتاب فرأيت في تلك الليلة من احد  
ابواب الحرم المظهرة المسماة باب التوبة قد فتحة هذا في الوقت الذي يقف الناس فيه  
ورأيت معهم وانا قاصدا لزيارته في الحبيب سيرة نا حجرة من اهل الله ورسوله ثم اني  
رأيت قصة فوق الجدار فاستهتوا ما فاستهتقت للشرب من هذه ثم توقفت عندهم حتى  
استاذن ثم تذكرت شرب النبي صلى الله عليه وسلم من القصة التي راها على البير  
حين رجوعه من المعراج بغير اذن فتناولتها فوجدتها مملوءة لبنا خالصا فشربت  
حتى رويت والقيت بها ما فضل مني واذا في واقعة عند باب التوبة المتقدم  
ذكره وكتاب الدولة المكية فوق صدرى ضامما عليه يدت ثم انفتحت من  
النوم وجزمت بان هذا الكتاب له شأن عظيم وصحيب بعند رسول الله  
صلى الله تعالى عليه وسلم



هذا  
الحق والله  
يعقوب بن حبيب

يعقوب بن حبيب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَعَلَى آلِهِ وَاتَّبَاعِهِ وَاحْزَانِي بِهِ  
 أَمَا بَعْدُ فَقَدْ طَافَ... عَلَى هَذِهِ الرِّسَالَةِ الَّتِي فِيهَا الْمَسْأَلَةُ  
 بِالْأَدْوَانَةِ الْمَكْنِيَّةِ فِي الرَّدِّ عَلَى الْوَعْدِ بِبِهِ لِمَوْلَانِهَا الْأَشْرَفِ  
 الْفَطِينِ الْمَلِيبِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ رَضَا خَا... فَوَجِدْتُ نَاحِيَةً  
 بِالْأَقْبُولِ لَتَعْلَقَهَا بِتَنْشِيءِ اللَّهِ تَعَالَى عَمَّا لَا يُلِيْقُ  
 وَسَيِّدَنَا الرَّ... مِنْ مَذْهَبِ اللَّهِ مَوْلَانِهَا الْقَبُولِ وَالْأَقْبَالِ  
 وَبَلَّغَهُ الْمَنَى وَالْأَلْجَاهُ بِذَلِكَ الْحُجْرَةِ وَالصَّحْبِ وَالْأَلْجَاهُ  
 كَتَبَهُ أَرَفُ قَدِيرٍ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الرَّاجِي عَفْوَرِيهِ الْحَمِيدِ  
 خَادِمِ الْعِلْمِ بِالْطَّبِيعِ الْأَبْو... مُحَمَّدٌ بْنُ سَعِيدٍ  
 فِي آخِرِ مَضَانِ تَرْغِيْفٍ ١٤٤٩



نظر كوفي عباد رضوي

سند الله



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله

الحمد لله الذي علم بيننا ما لم يعلم فصار من علومه علم اللوح

والقلم فصلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم وبعد فقد طالعت

الرسالة الرائقة والعجالة الفائقة اغنى بها الدولة

المكية بالمادة الغيبية لوحيد دهره وفريد عصره

علامة الزمان مولانا الحاج احمد رضا خان ادام الله

فيوضه على الراغبين ونفع بعلومه الطالبين عند الفاضل

المحترم الماجد المكرم محبى في الله محمد كريم الله بلفه الله الى

غاية ما يتمناه فقد اتى فيها بما يشفى العليل ويروى الغليل

دقق فيها مسألة علم الغيب وحقق بلا شك فيه ولا ريب

واستبان منها ان ما نسب اليه من القول يتساوى علم سيد الخلق





## بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين سيدنا محمد وآله وصحبه أجمعين والعاقبة للمتقين  
 ولا يحضرنا الغابون ولا الضالين وبعد لما تشرفت بالرسالة المسماة بالدولة الملكية في العلوم الخبيثة لمولانا العزوة  
 العلوية الأكبر العزوة العظامه الأشهر من ذراع علمه وفعله وشاع ونشفت بأقلام جواهر نظره ونشروا الأذان <sup>على سماع</sup>  
 العارف سيرة الاله في كل زمان ومكان الشيخ سميدي احمد رضا خان حموت مساهم ودامت محفوظته باللفظ  
 والرعاية والعناية مساهم وسرحت الطرف في جواهر الفاظ مبانيها واجلت الفكر في ازهار رايض معانيها من  
 الغيت در فرايد حاريفة البيان فائقة الاتقان وغر غوايد حافي مدائق الاذعان يافعة الاصول والمخرج  
 مستوحاة بالدولة القرآنية الصريحة القاطنة والاحاديث النبوية الصحيحة السالمة والبراهين العظيمة الجلية الواجحة  
 ماسورة لشبه اهل الخوازية الفاسدة الباطلة دامنه لصفقتهم البائرة الفاسدة الكاسدة العاطلة ذابرة عن  
 لمالات علوم خبر البرية بر فضل الصفة وازكي التيجنة متشككة بعبقة اهل السنة السنية التي من استمسك به  
 فقد استمسك بالعروة الوثقى والمساواة لا بد منه وقار بالتمجيد القويم الذي لا عوجاج فيه واعتم بمجل الله القوى المتين  
 الذي لا شبهة فترديه ولا يخفى على كل ذي بصيرة حميد السيرة منور السيرة ان الله سبحانه جلالة اختاره وخل  
 ميسره الاعظم على سائر انبيائه ورسله ولكه دمج خلقه جلا وتفصيلا فافرح على الكلمات العظيمة التي لا غنية  
 عنها في الازوار التحقيقات والمشاهدات العليا التي لا يمكن التعبير عنها فبحمد جلاله لا تس والكل والجمال  
 وتوجه بتاج الحبيبة والوجه والجلال حتى مشاهد سناء الجبروت ومجانب الملكات الملكوت وخلع عليه  
 خلق الاموار والاكابر والرفق وزادوه شرفا بغير تدخل ولسوف يبيّن بك فرحى وكشف اخلايا الرموز  
 وخبايا الكنوز من العلوم القرآنية والآخرة والابرار الغيت الطيرة والاسماء المسكوة برهنية



[illegible]

بالواجبات وبالجمال ومهكت  
وعلم كل العالمين انما انفسها  
وعلم جميع من اجتنابه شرار  
بغير علم الغيب فحق الميرضا  
وعلم جميع العالمين عن نقطة  
فضل النبوة من نصيب الانبياء  
فضل الولاية من نصيب المتقي  
قد خذت قوم ينكح المعجزة  
اذ انكروا علم الغيب المجتبي  
ورد الكتاب به قائم تسلم  
فارضت بذاتك الحديث تسلم  
منعوا التوسل بالمشيخ في الوري  
قد حقروا رسل الله بفضهم  
قد علم السبلان اجهل ما مشيخ  
بالحنطة والابيمان فاحسن مودة  
والشفقة افقرت والدين بجاني  
الى الله الذي يرد برحمته على  
بم الصلاة على ارسوله المحمدي  
وبذلك الملا بعد القرية فاعلم  
كتبه بخطه موسى بن الشهابي  
الحديث حرمه مرة في ايامه  
منطقة علم الله الا عظم  
لا يستحق العلم القدير الا عظم  
ومعارف فيض الله الا رحمة  
ملك السماء وكذا النبي الاعظم  
من بحر علم الله فهو الا علم  
الى ذاك فضل الله ربي الا علم  
صدق بذاته هو الطيف اليه تسلم  
تبعوا الهوى به الظلال الا ظلم  
فلم تقضي خسر الجود الا حرم  
فهو الصراط المستقيم الا قوم  
وكذا الشفاثر الباطني الا حرم  
ضل الجهول هو النبوة الا حرم  
يظلمهم حق العذاب الا حرم  
قوت الجسم هو اللعن الا حرم  
وسادة الكاريت انت الا حرم  
للمذنب السامع انت الا حرم  
والعالمين قائم في العلم  
والانبياء السلام الا حرم  
وامسولة والصحب غير المجتبي  
الا حرم الا حرم الا حرم  
نشره من المعجزة تنزيه الشريف



Handwritten calligraphic text, likely a signature or a large heading, featuring stylized Arabic script with numerical annotations (e.g., ٢٠, ٢١, ٢٢, ٢٣, ٢٤, ٢٥, ٢٦, ٢٧, ٢٨, ٢٩, ٣٠, ٣١, ٣٢, ٣٣, ٣٤, ٣٥, ٣٦, ٣٧, ٣٨, ٣٩, ٤٠, ٤١, ٤٢, ٤٣, ٤٤, ٤٥, ٤٦, ٤٧, ٤٨, ٤٩, ٥٠, ٥١, ٥٢, ٥٣, ٥٤, ٥٥, ٥٦, ٥٧, ٥٨, ٥٩, ٦٠, ٦١, ٦٢, ٦٣, ٦٤, ٦٥, ٦٦, ٦٧, ٦٨, ٦٩, ٧٠, ٧١, ٧٢, ٧٣, ٧٤, ٧٥, ٧٦, ٧٧, ٧٨, ٧٩, ٨٠, ٨١, ٨٢, ٨٣, ٨٤, ٨٥, ٨٦, ٨٧, ٨٨, ٨٩, ٩٠, ٩١, ٩٢, ٩٣, ٩٤, ٩٥, ٩٦, ٩٧, ٩٨, ٩٩, ١٠٠).

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أحمد لله واسع العطاء ميسر النعماء عالم الغيب فلا يظهر على غيبه  
أحدًا إلا من ارتضى من رسولٍ نكح بما شاء فقال وما كان الله  
ليظلمكم على الغيب ولكن الله يجتبي من رسله من يشاء  
أحمده واشكركه على أن علم آدم الأسماء وخصّ بذات العلوم  
كلها إمام الرسل والأنبياء وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له  
المخالف جيبه بقوله ذلك من أنباء الغيب نوحيه إليك فما جال الأنبياء  
وأشهد أن سيدنا ومولانا محمدًا عبده ورسوله الذي تجلّى له علم  
الغيب وغيب الغيب فاطم على حقائق الأشياء وأوتي علم الأولين  
والآخرين والعابرين والغابرين وظهر لمستوى سمع فيه صريف الأقدام  
واحاط علماً بما في اللوح البين ونزل عليه الكتاب تبیاناً لكل شيء  
وهدي ورحمة وبشرى للمسلمين وعلم علم اليقين وعين اليقين  
وحق اليقين جميع ما كان وما يكون إلى يوم الدين فانبأ بما أمر  
بأنبأه من حضرة رب العالمين وشهد له بحجوده فيه قوله تعالى وما هو  
على الغيب بضنين وقال سبحانه وتعالى تشریفاً لقدر علومه ونظامها  
وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيماً فعلم اللوح والقلم  
من علومه ذرة كما أن علومه في جنب بحار علم الله تعالى كقطرة  
صلّى الله تعالى وسلّم عليه وعلى آله كنوز جواهر الحقائق والأسرار  
وعلى أصحابه بحور لآلى العلوم والأنوار وأتباعه الأبرار وأولياء أئمة  
الآخيار لا سيما وارث علوم النبيين ظاهراً وباطناً وواقف مقامات الرسلين  
سرا وعلمنا غوث الثقلين وقطب الكونين كريم الطرفين وشريف النسبين



القطب الرباني والغوث الصمداني والمحبوب السبحاني والهيكل النوراني  
 صاحب الاشارات والمعاني سيدنا وسيدنا وهادينا ومرشدنا  
 السيد الشيخ محي الدين ابي محمد عبد القادر الجيلاني وعلى  
 ذريته الأطيبين والمريدين والمحبين ومن انتسب اليه  
 اجمعين الى يوم الدين اما بعد فلما من الكرم المتعال  
 ذوالمن والافضل على هذا العبد ضعيف الحال وخيف البال  
 بشدة الحال مرة سادسة الى زيارة قبر جيبه الاعظم وصفيته  
 الاكرم والملاذلاتم لكل من في العالم وسيلة آسنا آدم واطمة  
 فيضان العلوم والاسرار على اهلها ممن تاخر من زمانه ومن تقدم  
 سيدنا ومولانا محمد صلى الله تعالى عليه وعلى اله وصحبه ابا بكر وسلم  
 وتشرفت بالحلول في المدينة المنورة والزيارة في المواجهة العطرة  
 في تاسع محرر محرام من هذا العلم لقيت بعد زيارة تقي المريد  
 المصطفى قبل انصرافي من المسجد الشريف النبوي العالم الفاضل  
 جامع الفضائل والفواضل كريم الثمائل حميد المخلصائل مولانا  
 المولي محمد كريم الله سلمه الله وابقاه ووفقه لما يحب ويرضاه  
 واوصله الى غاية ما يتمناه فسررت بليقاه وحسبته من نعم الله  
 فجري ذكر الرسالة المرضية والجمالة البهية ذات الحقائق الفاتحة  
 والتدقيقات الدائقة والمحاسن الجلية والمعارف العلية المسماة  
 بالدولة المكية بالمادة الغيبية لأعلم علماء الزمان وافقه  
 فقهاء الدوران عالم السنة وحاميتها وقامع البدعة  
 ومبتدعيتها مجدد المائة الحاضرة ومؤيد الملة الزاهرة



محمود الفضائل ومحسود الأفاضل من بذل نفسه في نصرة  
 الدين المتين وحمل حوزة شريعة سيد المرسلين ولم يخف  
 في الله لومة لائم وارتقى في مدح حبیب المصطفى كل صبة  
 بحبه وهائمه وأخرج من بحار نعوته درر لا يساوي قيمتها  
 الدنيا ولا الآخرة فكان بكل فضل جائز الباق واولى وأحرى  
 مولانا عبد المصطفى الشيخ احمد رضا خان الكنفى القادري  
 الممنوح من الله بالعلم الباطني والظاهر ادام الله تعالى  
 وجوده وأعم علينا وعلى سائر المستفيدين والمستفيضين  
 فيضه وجوده الى يوم الدين آمين بحاجه هذه الآمين  
 صلى الله وسلم عليه وعلى آله واصحابه اجمعين وكنت كثير الشوق  
 والغرام الى طاعة تلك الرسالة منذ شهور واعوام ففرت بمري  
 ذلك بواسطة المولوتي المذكور ضاعف الله لمؤلفها دله ولنا الأجر  
 وخطيت بمطالعتها حظا لا يقدر ان يعبر عنه ويحصر بالبيان  
 لسان القلم او قلم اللسان والفيها زائدة المحاسن بتحقيق  
 وامعان فوق ما تشرفت بسماعها الأذان فانشرح به الصدر  
 وتنور الجنان وحقت انه ليس انخبار كالعيان وتيقنت  
 ان ما اشاعه بعض العصريين ان مؤلفها معتقد وقال بمسألة  
 علم سيد المرسلين بعلم رب العالمين هو ناشئ عن جهلهم  
 وعداوتهم بل مشعر بجهلهم المركب وغباوتهم اما علموا  
 ان اكسد اهلك للجسد واحسود لا يسود وشهد بالقائل  
 واذا اراد الله نشر فضيلة طويت تاح لها لسان محسود

والى الله المشتكى من قبائح احوال قوم يفترون الكذب ويبتغون  
 غافلين عن قولهم تعالى انما يفتري الكذب الذين لا يؤمنون  
 ومن رذائل افعال رجال يتخذون اشاعة ما يروون من  
 الافتراءات ديناً ذاهلين عما قال الله سبحانه وتعالى ان الذين  
 يؤذون المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبوا فقد احتملوا  
 بهتاناً عاتياً مبيناً ولولا على ابصارهم غشاة من الحسد  
 والبغضاء والعداوة لا يروا مذكرة المؤلف العلامة في غير موضع  
 من رسالة الشريف ما يجل دعوى علم الباطلة السخيفة ونصته  
 في النظر الاول العلم الذاتي مختص بالمولى سبحانه وتعالى  
 لا يمكن لغيره ومن اثبت شيئاً منه ولو ادنى من ادنى من  
 ادنى من ذرة لا احد من العالمين فقد كفر واشتراك وفيه ايضاً  
 اللاتماهي الكمي مخصوص بعلم الله تعالى وفيه ايضاً احاطة احد  
 من الخلق بمعلومات الله تعالى على جهة التفصيل التام محال  
 شرعاً وعقلاً بل لو جمع علوم جميع العالمين اقل من آخرها لما كانت  
 له نسبة ما اصلاً الى علوم الله سبحانه وتعالى حتى كسبه حقيقة  
 من الف الف حصص قطرة الى الف الف بحر ونصته في النظر الثاني  
 زهر بحر مما تقرّر ان شبهة مساواة علم المخلوقين لطراجهين  
 بعلم ربنا الله العالمين ما كانت لتخطر ببال المسلمين وفيه ايضاً  
 قد افقنا الدلائل القاهرة على ان احاطة علم المخلوقين بجميع  
 العلوم الالهية محال قطعاً عقلاً وسمعاً ونصته في النظر الثالث  
 العلم الذاتي والمطلق المحيط التفصيلي مختص بالله تعالى

وما للعباد الا مطلق العلم العطائي ونقصه في النظر الخامس  
لا نقول بمساواة علم الله تعالى ولا بحصوله بالاستقلال  
ولا ثبت بعطاء الله تعالى ايضاً الا البعض اه  
فان دعوى المساواة كما يقولون قالهم الله اني لو فكون  
وليتأمل المنكرون علم ما كان وما يكون لنبى الله الامين المأمون  
في تحقيق الشيخ الامام علامة الاعلام قدوة اهل التحقيق  
وعمة ذوى النظر والتدقيق الفقيه المحدث الصوفي مولانا الشريف  
ابو عبد الله محمد بن جعفر الحسني لادري في الشهير بالكتاني الغريزي  
الملك متعنا الله بطول حياته وافاض علينا وعلى العالمين من  
فيوضاته في كتابه نظم المتناثر من احديث التواتر ما نقصه  
احاديث الطائفة صلى الله عليه وسلم على الغيبات وابناؤه عنها  
ذكر تواترها ايضاً عياض في الشفاء وغيره ونوع عياض وكذلك  
اخباره عن الغيوب وبنائه بما يكون وكان معلوم من حياته على الجملة  
بالضرورة اه وقال بعده في فصل ما اطعم عليه من الغيوب وما يكون ناقصه  
والحاديث في هذا الباب بحر لا يدرك قعره ولا ينز فخر وهذه المعزة  
من معجزاته العلوية على القطع الواصل اينما خبرها التواتر للثقة ولها  
اتفاق ما فيها على الاطلاع على الغيب اه وفي جواهر المعاني نقلاً عن  
جواب كافي العباس التجاني رضي الله عنه في معنى قوله تعالى في حجة  
صلى الله عليه وسلم ما كنت تدري ما الكتاب ولا الايمان ناقصه  
والاخبار والآثار وكتب الحديث كلها مشحونة باخباراته بالغيوب  
التي تأتي من بعده المتعارفة واتباعه حتى قال بعض الصالحين رضي الله عنه

9

المدرسة المنزلية

ما تراءى رسول الله صلى الله عليه وسلم أمراً يكون في أمته من بعده  
 إلا ذكره إلى قيام الساعة وقال صلى الله عليه وسلم ما من شيء  
 لم يكن أثره إلا راية في مقام هذا حتى الجنة والنار ولا خيار  
 كثيرة متواترة حتى لا يكاد ان يرتاب فيها أحد من المسلمين  
 والسلام انتهى نقلاً من نظم التناثر وشراهد هذا المعنى كثيرة  
 في تصانيف كأكبر الأمت وعظماء الأمة ولو جمعنا ما أورده  
 العالم الكبير العارف الشهير جامع الصفات السنية والفضائل  
 البهية وأخصائل الملكية والشمال المرضية مولانا الشيخ يوسف  
 بن اسمعيل النجاشي أبيض ردي فسبح الله في مدرسته  
 وبارك في عمره الشريف وضاعف فضله بتضعيف في تضعيف  
 في تضعيف في غير واحد من تأليفاته في مواضع كثيرة لا ينفك  
 كبير ولتكتفينا على ما نقله من جواهر السيد عبد الله  
 الميرغني الحنفى الطائفي قدس سره في شرح الصلوة المشيئة  
 في شرح قول المصنف وتنزلت علوم آدم فاعجز الخلق بالله  
 أي وفيه صلى الله عليه وسلم تنزلت من عند الله تعالى علومنا آدم  
 يعني حقائق العلوم التي علم آدم أسماءها الثابتة بقوله تعالى  
 وعلم آدم الأسماء كلها وهذه العلوم هي علوم القرآن كما قال تعالى  
 ما فرطنا في الكتاب من شيء وقال تعالى ونزلنا عليك الكتاب تبياناً  
 لكل شيء وذكر في ذلك كثير من الأحاديث والآثار ثم قال  
 وقد قال العلماء المحققون إنهم قالوا أعلم نبيته صلى الله عليه وسلم  
 الغيب كله حتى الخمس المستشاة في آخره صلى الله عليه وسلم

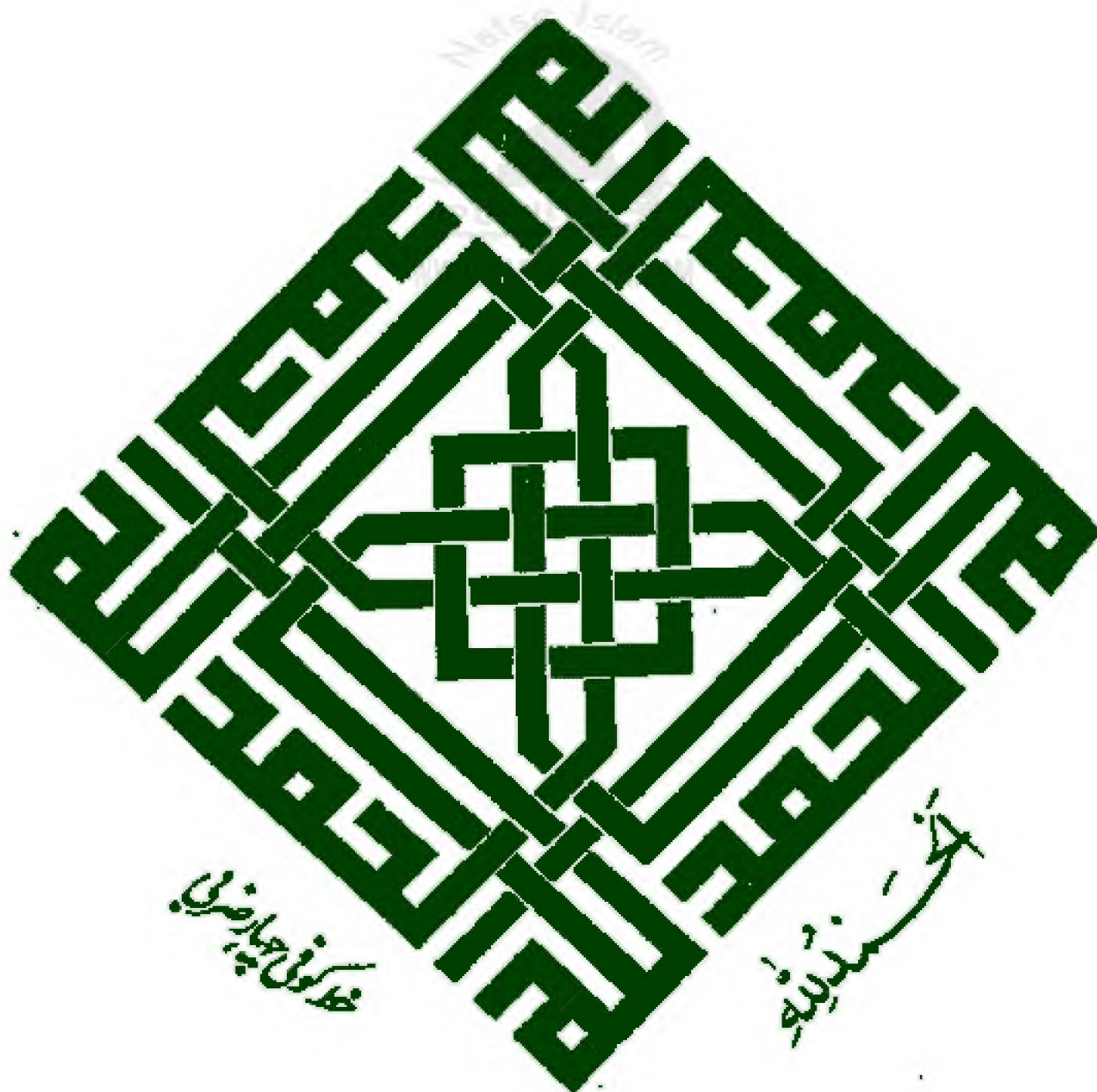
لا في جواهر البحار  
 في فضل الشيخ القمى  
 ٣



لكن اربكتهم البعض فافشاء البعض دشتان بين العلم بحقائق  
 الاشياء وبين العلم باسمائها وبين ادراك المقصود وادراك  
 وسائله ولكن لما كان صلى الله عليه وسلم هو المقصود من حقائق  
 الوجود ولما كان آدم عليه السلام هو الوسيلة او قف على الوسيلة  
 فسبحان من حكمته تبهر العقول واسرار بحجابه تطول  
 وشهد بر الشرف ابو صيري حيث يقول  
 لك ذات العلوم من عالم الغيب ومنها لا آدم الاسماء  
 ولهذا قال بعض المحققين انما سميت الملائكة لآدم لاجل  
 نور محمد صلى الله عليه وسلم الذي في جبينه انتهى  
 والمسئول من الله فضله العظيم سبحانه بنبيه الكريم وآله  
 واصحابه واوليائه واجبايه لاستيوائه وواثقه حقا ومنى  
 ظاهرا وباطنا سر ومنا حسبا ونسبا واصدا وسببا  
 الغوث الاعظم القطب الاكرم السيد الشيخ محمد بن عبد القادر  
 اجميلاني قدس سره النوراني في حق هذا المؤلف اجميل الشافعي  
 ومن اجتهد ونصر من اهل الايمان وان يجعله وائانا  
 من المقربين لديه والدارين عليه وان يرزقنا حسن انجام  
 في جوار خير الانام عليه وعلى آله وصحبه وتابعيه حزية افضل صلوة الله تعالى  
 فانه على ذلك قدره بالاجابة جدير كتبه على عجل بالف عجل  
 العبد المفتقر الى رحمة تربية الهيد المبدى هداية الله بن  
 محمود بن محمد سعيد السدي البكري نسا واخفى  
 مذهبا والقادر على مشربا بالمهنية المنورة في رابع عشر

وبين العلم باسمائها

من شهر مولد سید البشر سنه ثلاثین بعد الثلاثمائة و الالف  
 من هجرة من خلقه الله تعالى على اكمل خلق واجمل وصف  
 صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى آله واصحابه واتباعه واجابة الحقین  
 واحمد الله رب العالمین



خط کوفی چهار ضلعی

سنه ۱۳۶۰

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك يا ذا الجلال والإكرام اجتهدت في تصحيح ما كتبت من كتابي ووفقك من اصطفيت لنشر شرعك انبياء  
 وفضل ورسالة على من اطلعته على مصون علم الغيب واريت مكنون خزائنه بالارباب  
 وعلى اله وصحبه حملة احكام نورك وعلى التابعين وتابعيهم الفانين بمعرفة بطونك وظهر  
 اما بعد فقد اطلعت على هذا السفر العظيم والبحر الغصم الجسيم المسمى بالذات المكنية في زيادة  
 القياسية فالقيته قاموس التحقيق سائل شريفه وناموس التدقيق لطائف منيفه  
 اظهر فيه مؤلفه حفظه الله تعالى ثاقب فهمه ورائد العبارات وابدع فيه بصائب ذهنه فرائد  
 ارباب الاشارات وادع صديقه حجج اهل الفؤادية والضلالات واقام عليهم واضح الدلائل والبيانات  
 كيف لا وهو امام المحدثين وحسام في رقاب المحدثين وحيد الزمان وفريد الاوان مولانا الكمال  
 السيد احمد ضاغات لار الاطلا في حلل المرفان ببلاد منبج الحقائق ومجمع الرقائق  
 والدقائق صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى اله وكون من انتهى بالارب الى غير ما

كتبه المحقق  
 في ذي القعدة  
 سنة ١٢٤٠  
 بمكة  
 محمد بن احمد النجاشي  
 خادمه وخطيبه  
 محمد بن الحسين

WWW.NAFSEISLAM.COM



بسم الله الرحمن الرحيم  
 الحمد لله الذي هدانا لهذا  
 ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
 والحمد لله رب العالمين  
 في شهر ربيع الثاني سنة ١٢٤٠  
 بمكة  
 محمد بن الحسين

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين والناقصين لهم  
إحسان إلى يوم الدين أما بعد فإني لما شرفت بإسماء في اعتبار سيدنا محمد في  
بلده الطاهرة ومدينة منوره في هذا العام ١٣٤١ هجرية طلب مني  
بعض العلماء الإفاضل من أهداسنة والعقبة الطاهرة أهل المدينة المنورة  
وهو السيد عبد الباقى بن العلامة السيد معين رتونا غفر الله له بركاته  
وبركاته أسكنه الفردوس الطاهرين أن أقرضه هذا الكتاب السمي بالدواء  
بالمارة العينية تأليف الإمام العلامة الشيخ أحمد رضا خان الهندى وكان قد قبلت  
كاتبتي التي بيروت في هذا المعنى الشيخ الفاضل العالم الكامل العالم الشيخ كبريم الله  
الهندى فلما أرسله إلى هذه المدة السيد عبد الباقى حفظه الله قرأته من أوله  
إلى آخره فوجدته من أنفع الكتب الدينية وأصدقها لهجة وأقربها حجة  
ولا يصدر مثله إلا عن إمام كبير علامة خبير فاضل الله على مؤلفه وإرضاه  
وبعض ما كثر من مناه ما ما ينطق بالرد على الوهابية وما يدعى الاجتهاد والمطلق  
في هذا الزمان فقد استوفيت في كتابي هذا الحق في الاستدلال بسيد الخلق  
صلوات الله عليه وسلم وأما ما ينطق في علم رسول الله صلى الله عليه وسلم الغيب  
بتعليم الله تعالى فقد استوفيت الكلام عليه في كتابي المذكور وكتابي حجة الله على  
في معجزات سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم وأختم كلامي بسؤال الحق تعالى  
بجاء هذا النبي الكريم عليه أفضل الصلوة والسلام إن يكلم من أمثال  
مؤلف هذا الكتاب الأئمة الاعلام حاشا لإسلام المتصدين للرد على الكفر  
والمبتدعين فانهم من أفضل المجاهدين الذين عن حوزة الدين والحمد لله رب العالمين  
وكتب ذلك بقلم الفقير الحقير يوسف بن اسماعيل البهبهاني في المدينة المنورة في شهر ربيع



بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي نفعنا بالوعدة وعلمنا رسالة عالم يعلم وانه افضل  
سيد الله بنوته من شاء الله ذو الفضل العظيم والصادرة والبر على سيدنا وشيخنا وسيدنا  
الذي ارسل رحمة للعالمين محمد صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم اما بعد فاني لما تشرفت  
بالزيارة في عتبات سيد الوجوه والوجهين في قبره يراد السلام على من يسلم عليه صلى الله عليه وسلم  
في هذا العالم سنة ثمان مائة وثمانين وثلثمائة والناسل بحضرة ابيه ابي بكرم والنداء له صلى الله  
عليه وسلم بعد وفاته كنداء في ذلك حياته صلى الله عليه وسلم والله در عالم ابوصري رحمه الله  
ور من تكلم بجلالة الله نصرته ان نفعه الله في اجابها نعم « ولين ترى من ولي  
غير منصرف به در من عدد وغير منصرف به » ولما اطعن بعض افاضل المدينة المنورة  
على هذه الرسالة المحمدية المسماة بالدولة الغيبة تأليف ايام العلامة الشيخ احمد  
صاحبان الهندى فوجدت من افسس البيان وفي بابين برهان ففرق بين عالم الحقايق  
والخالف ومجايد سرهم فاصابكم الحقائق وهذه كانت من اهلها لم تخفى على اهل البصائر  
والقلوب والنفوس لطيف لذلك قوله صلى الله عليه وسلم تسول الله تبارك وتعالى  
والقرب التي المتقربون بمنزلها ما افرحت عليهم ويزان العبد شربا الى السواني  
احبه فاما الغيبة كنت سمعته في سمع به وبصره الذي يصبره ولسانه الذي يطق به وير  
التي يفتش بها ويطلب التي يفتش بها اذا كان المدة هذه صفة نجيب على بصره هذا الله  
مؤلف هذه الرسالة قد جزاء وبارك الله لنا في هذه الرسالة عظماء الله والحمد لله  
الذي اجمع اوله واولاده واولاده من اوله واولاده من اوله واولاده من اوله واولاده من اوله

فانما يصبره ولسانه الذي يطق به وير  
التي يفتش بها ويطلب التي يفتش بها اذا كان المدة هذه صفة نجيب على بصره هذا الله

مِنْكَ الْمَتَّعِلَّةُ كُنْكَ  
مِنْكَ الْمَتَّعِلَّةُ كُنْكَ

## بسم الله الرحمن الرحيم نقل من

المحمدية الذية انار الوجود بسوس الطوار وجعلهم بدور الضياء ومجبة  
 الاضياء فالتابع لهم بهم لا يضل ولا يفتي والتمسك بقوم عهديهم  
 لا شك مقصد بالعودة الوثقى وان شاء الله لا اله الا الله الاول بايد  
 بديع الآخر بلا نهاية المحصى كشيء عدا العالم بما خلق من خلقه وعابدا  
 وانه سيدنا محمدا عبده ورسوله المرسل معلما ومرشدا صلى الله عليه وعلى آله وصحبه  
 وسلم عدد ما احاط به علمه وجرى به العلم ورعى الله عهد ائمة النجاش  
 القوم والشرائط المستقيم وعن تقليدكم وتابعهم يا حسرة الى يوم  
 الدين وغفر الله لنا ولوالدينا ولنا وجميع المسلمين امين  
 وسيد ابي طالت مسرعا بزيارة سيد الموجودات واسرى مخلوقات الارض  
 والسموات في شهر ربيع الاول عام احدى وثمانين وثمانمائة بعد الف وبمجمع  
 تحت مشي الانس والخط والسرف وفي آثناء هذه المدة الوحيه قد اطلعت  
 دقة الاديب الفاضل العالم الطاهر (الى قط المقتدر) اللهم المقتدر الشيخ  
 احمد فقه الحنبل الطرابلسي بلسي الحواشي على اشرف حقه في صرح الحبيب صلى  
 الله عليه وآله وسلم على الرسالة اخشاعة بالدولة الخلية بطارفة الغيبة  
 تاليف صفح العلامة المدفونة الدراكة المحفدة الحواشي انهم محمد رضا  
 خان احد مك حيدر عليا الرئيس الاعلام وقد اوضح في كتابه من اناسيد الامم  
 ومصباح الطلاب المظلل بالتمام عليه افضل الصلوة وازكى التحيت والحمد  
 لله تعالى ولا اله الا الله فيما ذكر بها ولا اختلاف طابع الى ان شاء الله تعالى  
 في سنة الحرام والجماعة كل ملحقا واستغفرا ونعوذ بالله من عتق اعداء



تقر بظنه مولانا العلامة الشيخ به والهاذق اليبس مدرّس مدرسة سيدي  
 اخيد في دمشق ومدرّس قضاء قطنا سما الاستاذ الفاضل الشيخ محمد اخني  
 الحكيم اطال الله بقاء امين يحيى  
 بسم الله الرحمن الرحيم

خدا لمن علم بالقلم علم الانسان ما لم يعلم وصلاة وسلاما على سيدنا ومولانا محمد  
 ونحوه الكرم الذي من علومه علم اللوح والقلم وعلى آله وصحابه وشيعته التابعين  
 ائمة والذّجين على مدينته وعلى التابعين لهم والساكنين سبلهم امامه  
 فقد جلت طرف العرب فممن قهقهة رساله الانيقه ونقطت من باع حناها  
 واشتقت من اريج ازهرها العتيقه والتفتت من باهر فؤادها وزهر فؤادها ما حلت  
 به جيد عرفاني وحيث به ميت جناني كيف لا وهي الحجة الذميمة والذلة البقرة  
 النائمة والبهان القاطع والدليل القاض على كل الزعم بانه الساطع والسيف المسلول  
 لمن حاز به الرسول تشهد لمولانا بقوله ثبأ بسعة الاملايح ورسوخ القدم  
 في عمود ولما مضى العقليه والعقلية مع غيرة دينيه وحيمة علم الشريعة المحمدية  
 ونكتة نقاده والعبية وقاده كثر الله امثاله في الاسلام من الجهاد في الاعلام  
 ايرضون به الفضلاء بفعلهم بطلانهم وحرصهم جبروتهم وفي الزعم والجهالة ويملكون  
 سموا احدى وارشاد فخرها لحد البلاد والعباد والزموا لانا المؤلف الامام  
 احمد رضا خان مؤيد وسدد بناية احسن فانما على قدر الصدق يغفل  
 الساطع ويعق الحق تحريمه الشئ الكريم وتواضعه تعالى عليه وسلم ما درست  
 الامارات ما جسد محمد رضا الاملايح وفلاح به في كمامه ما جسد به في تمامه

خادم العلماء

محمد الحكيم  
 في شهر ربيع الثاني

بسم الله الرحمن الرحيم  
 ١٣٢٤



بقوله **في هذا الكتاب** الكامل صاحب التمام لشيخه  
 مدرس جامع السعدي <sup>بمقتضى</sup> ادام الله نفعه امين (بحسب  
 ما اورد من ارساليه)

الحمد لله الذي جعل في شريعته ودينه ما وافق فاضل شفاء اهل البهيم وابتعدوا  
 والصلاة والسلام على سيد محمد الذي جاء بالاحاديث والقرآن وبعد فقد تصفح  
 هذا المؤلف جليلي <sup>بمقتضى</sup> من باله وله الحكمة بالمادة الفقيه في الرد على الفرق الوهابية  
 ومن كان توهم من المخالفين للشرع الاسلامي فوجدتها مستقلة على فائدة  
 عقائد اهل الايمان وبرية ما راعاه اهل البني والحسنان والانتصار لما ذهب  
 اهل السنة والرحمان شاهدة لمؤلفها العلامة العالم والمرشد الفخام  
 الفاضل الكامل الشيخ احمد رضا خان الهندى مستوفية في الرد على الاستغناء  
 عنها استوفيت ذلك في كتاب انقذ الوصي شرح الشرح العظيم في الرد على الوهابية  
 في الرد على الوهابية في الكفرة والارباب والارباب والارباب والارباب  
 بعد الوفاة ونحو ذلك جملة انه به في الدنيا بارة سيد اخير المؤمنين واولاده  
 لوانه الميراث على اهل الطاهرين واصحابه العربيه ان يكونوا  
 كثره الفقير محمد امين كسفره جليلي  
 محرر في ١٢٠٠ هـ



بسم الله  
 الرحمن الرحيم

محمد بن عبد الله

تقرىف العلوم المحقق من بعد فن مدقق معنى قضاء الطفيلة سابقا واحدا من سبعين ومائة  
دارى به <sup>بمقتضى</sup> صولانا الاستاذ الفاضل شيخ محمد اجندى العطاس

### بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى قد احاط بكنوز علمي وشهدت العوالم بجلال قدرته فعمهم رخصا  
سجانه من اله تفرد بالخلق والتقدير وخفى من شأوبها شاء فلا مشارا له ولا نظير  
والهملات واللام على شرف المخلوقات بلا ريب سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم  
الذى اعلا الله مقامه واظم على علم الغيب وخصه بجلال المحبة وجعله  
بالمؤمنين رؤفا رحيم وانزل به يعلمك عالم تكن تعلم وكان فضل  
الله عليك عظيما وعلى اصحابه وآله والسالكين على منواله  
اما بعد فاني قد اطلمت على هذه الرسالة الجميلة ودرت نظري  
في حقائقها برهة قليلة فالفيتها تشهد بولعها بالتحقيق والتدقيق  
وانه من عصابة اهل السنة المتسكين بالجبل الوثيق بين فيها ان علومه صلى  
الله عليه وسلم الغيبية وان كان مخلوق لم يصل اليها من مواهب الربوبية  
وليس بعد ان يطلع الله نبيه عليه الصلاة والسلام على كل علم غيبى يمكن ان يصل اليه  
مخلوق حيث انه صلى الله عليه وسلم في سائر الكمالات الا ان فيه غير مسبوق  
دعاه الى تاليعها بازمنة الفرقة الوهابية من الخط من مقاماته صلى الله عليه وسلم عليه  
اكثر الله من امثاله الائمة الاعلام هداة المخلوق الى مذهب اهل السنة والجماعة العظام

كتبه خاتم العلم واهله  
احد تلامذة الشيخ محمد بن  
محمد بن  
العطاس الشافعي  
حسبه



تفريظ العدة الفاضل الحاوي لخصيصة الفضائل الوارث للمعلوم طابوا عن كابر  
مدرس جامع سيدنا محي الدين ابن العربي رضي الله عنه <sup>بفضله</sup> حنفية مولانا الاستاذ  
الشيخ الحاج المافظ السيد محمد عارف المحبلي دام نقدة آمين يحيى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله ذي الشان عظيم البرهان شديداً المظان والعدة والدام على سيدنا محمد  
الذي جاءنا بصريح القرآن فزاح به الشرك والبهتان واظهر به التوحيد والايان وعلا  
وصحبه واتابعين بأحسن وبعد فانه وان كنت من اهل الدخان ولا مذهبك  
هذا الايمان ولكن بطريق التفضل على ذات اهل هذا الشأن تصفت بحسب ما كان  
بعض عبارات هذه الرسالة المسوية للعداة الشوير والمجرب الحبيب وكذا في تفسير الشيخ  
احمد رضا خان صاحب الفصول في التفسير فمما كافي في هذا الباب مجموعة من باب  
باب راحة لأصل الزرع والبهتان <sup>آية</sup> با عليه اهل الحق من عقائد الايمان  
بما اشتهر من سيدنا حسن الغزالي وادام له الارتفاع لذكر المجد والمعلية فكلام  
احسن الله تعالى ان يرسل على كل لعل عليه باسمه عز وجل المتفضل عليه بزيادة اسبغها من حياته  
ونفسنا معلومة في انحاء عليا من بركاته ومحمد لله تعالى على كل حال يكون الشاه الحال

تقديم اهل العلم  
المجد الفقيه الميرزا محمد  
محمد عارف بن محمد  
ابن احمد الشيرازي  
على اميرتنا  
المنقح



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي ارسل الانبياء رحمة المهداة لسائر المخلوقات وادخلك من خلقه  
 افضل الشان واعظم الجزات واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة اعظم لها  
 في تلك اهل العنايات واشهد ان سيدنا محمد امجد ورسوله الحجة منه خواتم البشائر صلى الله عليه وسلم  
 وسلم عليه وعلى آله وصحبه اجمعين حياة الدين القويم عن مزيج اهل الضلالت اما بعد فقد  
 علم هذا الكتاب المسمى بالدولة المكية بالامانة العيسية فوجدناه الحق بالصدق شاملا على  
 الحريية والاقرار الصحيحة فتدبر وتوقف العالم الحامل والفاضل لا يجد له حاملا  
 الشيخ احمد رضا خان لا زال منظر النفع العام بين الخاص والعام فانه قد ابدى افاد  
 جزاه الله خير الجزاء وادنا واياهم بعد كثير الانبياء وفتح لنا دمعنا بفتح  
 عليه من الله افضل الصلوة والسلام قال الفقير عام العلم الشريف شيخنا

محمد علي راقه القسم

الوارد زائر بالمدينة النبوية

في الاسبوع الاول من شهر ربيع الاول

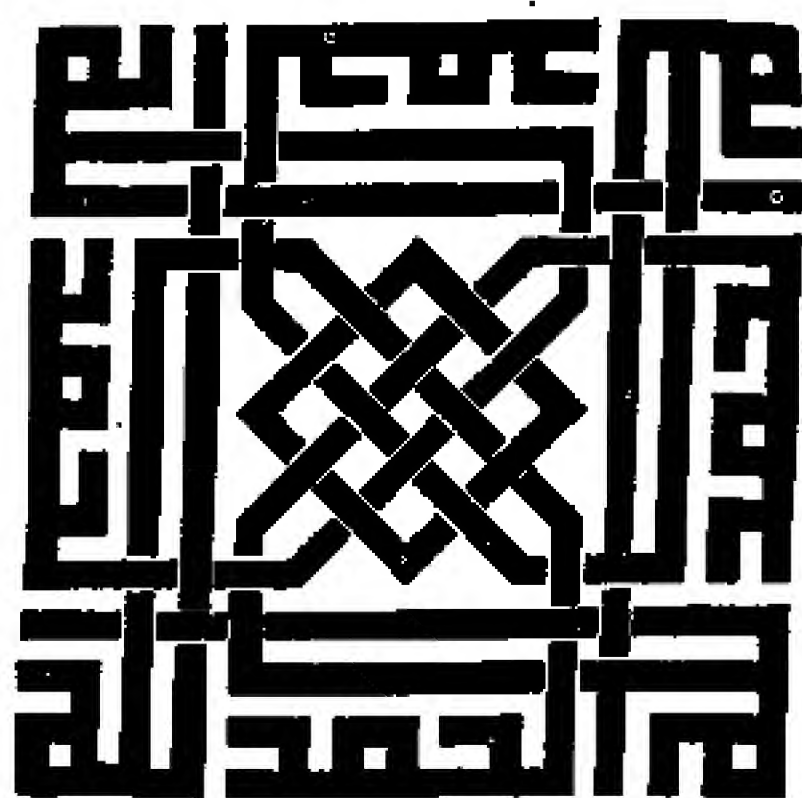


مرسل العلامة المعاصره سرمد رساله جديده  
مسنون رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصفات امام سیدنا محمد  
وہم السلام وسترہ منہج کی تفاسیر باسم الرحمن الرحیم

اہل التقدير

تمہدک باسم ائت الکائنات دبلا علی توحیدک ویشکرک باسم اہل التوحید  
شریعتک جہادۃ قاروا بواجب تجیدک وفضلک وسلم علی رسولک  
المبعوث من اکرم جبل والمبعوث فی التوراة والانجیل وعلی آلہ وصحابہ المذہب الحقوا  
الحق وابطلوا الابطال وبعد فقد اطلعت علی ما جبرہ العلم العال والہام البہید  
الفاضل حفصہ الشیخ حمد رضا خان من مؤلفہ المسمی بالذکر الملک بالمداد الغیبی وراۃ  
کتابا ای کتاب جامع فی باب المحکمہ وفضل الخطاب فی الامن مؤلفہ حال فکرہ فی میدان حقہ  
المباحث وحمزق ما جموعہ من المباحث کیف لا وجامع جامع للکمال والفضائل من الخط  
دون شرف کل متناول فانہ بن الفضل وابوہ والمدعن لفضلہ اعداواہ وحموہ مقدارہ فی العلم  
جلیل وشد فی الانام قلیل مع اللہ المسلمین بحیاءہ وافاض علیہا علیہم من بركاتہ آمین  
بیتہم العاجز محمد القاکھی  
الحمد للہ رب العالمین  
عفی عنہ

WWW.NAFSEISLAM.COM



خط کوئی ہمارا

فیہ

[illegible]

تقریر: احمد محمد حنیف

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين الذي احاط به علما بكل قديم وحديث  
وتفاضرت الوالالباب عن اوراق كبريائه فنهيا سجدت  
لجلال كبريائه غراحياء فبجاءته من اله ارسلا لنا الانبياء  
الكرام ليه لوالا المخلوقات عاد وحدايته وخصم باوضح الايات  
واظهر على ابيهم ما حير به العقول من المعجزات والاحبار  
بالمفيمات احمده واشكره وهذا الكريم الفتاح على ان جعل  
نبينا محمدا صلوات الله عليه وسلم افضلهم واعلاهم منزلة وهم به  
في القيرة يتسلون وخصه بما لم يخص به من الايات والمعجزات  
لا سيما المراتج وكلية سخامة ونشأ في وعلمه علم ما كان وما  
يكون واستغفره واتوب اليه توبة عبيد لا يشهد الهاء سواء  
واشهره ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة مقرونة  
بالايمان والصدق واشهره ان سببه هو راعبه ورسوله المؤيد  
نحور ارق العادات هي غناره الله فهو المختار المحبوب صلي  
الله عليه وعلى آله واصحابه والتابعين لهم وحدهم بيشيه  
الدين واخبرنا بنسائره اغنى تبيينه عن كل جور واحفاف  
صفحة وساد ما ان سفت طفا في الحق اهل التوحيد فكنسلا



المعينات وتوسل تسليمها اما بعد فقد تشرع في نظري هذه  
 الرسالة المسماة بالدولة الخفية لعلها الملائمة للحنوف  
 من الملوك حجتهم لا نالها بها فلا يسبح احمد رضا خان  
 معظم الملوك والرحمن براسطة لادستاد الميرزا ميرزا صاحب  
 السبع محمد كريم الله المجاور في بلدة سبب الانام عليه في فضل صلاة  
 و انتم سلام فرجه بها موافقة لما عليه السلف و تابعهم من القائلين  
 المشاهير على الكتاب والسنة المطهرة و لم تخالف الادلة  
 النقاية و العقلية ذكر الشيخ تقى الدين بن تيمية و كنت به الجواب  
 الصحيح ايات نبينا عاب الصلاة والسلام كثيرة المتعلقة بالقدرة  
 والفصل والتأثير انواع (منها) ما هو في العالم العلوي كالتشقق  
 القمر و حركته السماء بالترتيب الخرافية القائمة و مراحله الى  
 السماء و فيه دليل واضح على ما اخبر به الرسل و الفلاسفة  
 (ومنها) تأييده على ثبوت السماء (ومنها) تصرفه في الحيوانات  
 الارض و الجن والبرائم (ومنها) تصرفه في الاشجار والنبات  
 والوحوش (ومنها) اجابة دعائه صلى الله عليه وسلم (ومنها)  
 اعلامه بالمغيبات الماضية والحاضرة والمستقبلية (ومنها) تأثيره  
 في تكثير الماء والشراب والطعام والثمار وغير ذلك من دلائل  
 بقرينه واعلام رسالته ومعجزاته الظاهرة و اياته الباهرة انه  
 هذا كلام ابن تيمية وهو لا ينقل الا ما كان عليه السلف و وافق عليه

الخلف ولهذا لا ينكر احد بان الله تعالى لم يطلع احدا من انبيائه  
واصفيا نه علي مغيبا نه حيث ان القرآن الكريم مستحونا من  
قصص الانبياء يا خبارهم بالمغيبات منها قصة سيدنا فوس  
مع الخنز عليها السلام والا حاديت النبوية والا ثار المنفعة  
نه له علر ذلث فلوار ونا نكتب بعضا من اخبار نبينا عليه  
الصلاة والسلام والصلابة والتابعين لخرجنا عن المقصود  
هنا ابو بكر الصديق رضي الله عنه اخبر السيرة عاشقة بما تلمع  
زوجه من بعده وعمر رضي الله عنه وهو عبد المبرنا ريه  
ياسارية الجبل الجبل ولا يخلوا في كل زمان ممن يكون علمهم  
الانبياء ويعمل بما علم بطلعه الله تعالى علي مغيبا نه ارثا لم  
من الانبياء لاسيما خيامه اخرجت للناس لم الارث منها  
خير بي قال تعالى واتقوا الله ويعلمكم الله وقال تعالى الا  
من ارتضى من رسول فاعلامه صلواته عليه وسلم بالمغيبات  
من جملة الايات والمعجزات الدالة على رسالته كما ان العولي اعلم  
اذا ظهر منه شئ من الكرامة وحفارق العادات يكونه  
بالارث منه ولله الحمد فقد اجتمعت بكثير منهم من علماء المسلمين  
والعلم ومنهم من كان يخبر في شئ كان او يكون ومن اجلهم شئ  
وسيدى وسندى وقد وثق العالم الرباني والفر والعهداني مجده

الحمد لله الذي جعل

علمه نعمة على عباده

المائة الرابعة عشر الحافظة لكتب الحديث والاشهر مجمع  
السنة وسميعة البديعة اعز به الشيخ محمد بن ركن الدين المحمدي  
الشرابي قاتله كان يدرس يوم الجمعة من بعد الصلاة الى ان  
المخرجها من سائر كتب الحديث مع الاسانيد ثم  
كل ما حضراته ان يتنقل ويتكلم على ما في ضمير هذا  
الاشان مع كونه ربما ما حضر درسه قبل هذه المرة  
وتيرا ما يختلفون جماعة في مسألة ثم يحضرون درسه  
فينجد اشكالهم نور الله تعالى قلوبنا وقلوب المسلمين  
ووفقنا الله تعالى لما فيه رضا ورضاء بيبه الكريم عاينه  
احضر الصلاة واتم النسيم قال تعالى وحتي يطع الرسول فقد اطاع  
الله والحمد لله اوله وآخره وسلام على المرسلين والحمد لله رب  
العالمين حرره يوم الاحد الواقع ١٢٠٤ هـ

كتبه الفقير الى الله تعالى

محمد بن الحسين المكي

بمكة في دار الحديث به طبع

الشمس

١٢٠٤





تفريغنا على نار الله

بسم الله الرحمن الرحيم خاتمة غفلتنا بعد زهدنا وهبنا من لدنك حمزة من الوفاء

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على صاحب الرسالة سيدنا محمد بن عبد الله وسلم وبعد هذه رسالة

جليله المعذر تاي السار جرى مؤلفها عن الدين الحق والمشرع الصحيح خير كرام واضح بر كل من اتقاه

بالقبول وجعل مؤسرها على الدوام سيفا مسلوما في قباب أعداء الدين

العقرب العترة

الشيخ العلامة

حسنه العبد

العلامة

المدرسة

بسم الله الرحمن الرحيم

محمد المودنا المرسد من المسترشد والصلوة والسلام على ربه الى بالمحرمات تكبير

امامنا فلما مناه عليا بزيارة قبر سيد الرضوخ صلى الله عليه وسلم وذلك في شهر رجب

المعظم سنة ١٣١٥ هـ على صاحبها افضل الصلاه والسلام في هذه الرسالة

المدينة المنورة على هذه الرسالة المحمودة المسماة بالدولة المظفرة في الرد على

لحمها العاقل المدعى رضا عزاء الله احسن الجزا والحمد لله على نعمه سبحانه وتعالى

بانه كفارة واسمعكم الحمد وتطويل العبارة اية الله علماء السنة والجماعة وفضل اهل

الدين والصلوة والحمد لله الذي يستعمله القول فتبصرة احسنه والله اعلم

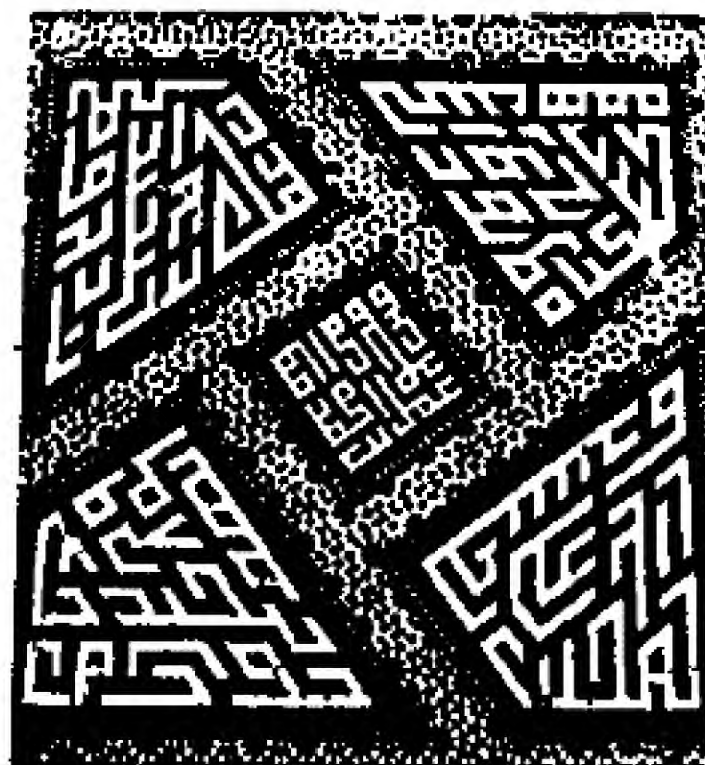
كتبه

الحمد لله

الحسن

ما

لله



بسم الله الرحمن الرحيم

قد تبين الرشيد من يضي وحصص الحق وزال  
 الضلال والعي وظهر الحق بظهور الصباح ومازى  
 سادى الحق حي على العلاج وبكى واكمد  
 العين من العين وانصرفت رجا جة الشك  
 واليب والعلوة والسلام على من قم بظهور حجة ظهور  
 الغائبين وعلى له واصحابه الذين نجيم ولانهم رجوم  
 للشياطين اما بعد فقد سرت طرف الطرف فيما  
 حره الفاضل الامام ونحر الامام والذاب  
 بصارم غرمد عن الملة الاحمدية والفاضل بالواجب  
 على امك باسنة المحمديه نخبة اهل العلم والعرفان  
 مولانا المولوى الشيخ احمد رضا خان لازال قائما  
 على نصرة الدين وما جاب لانه شبه الظاهر

فوجدته قد جمع من الله لائرا فوالى ومن ابراهيم  
اعلاما وان ما حوره عليه العرش والنسبى ومن  
ما ارتقاء من النصوص هو الاحم والاولى وان  
ما نيرة هو كلام الله الامان وان من حاله هذه  
الافعال هو من ابراهيم الكفر واسطفيان وديك علوم  
من الدين بالسرور غنى عن ابراهيم ولا اشد  
في كفرهم برفه كفر من لم يكفرهم بعد سطوع ابراهيم  
فكفهم وكفى وسلام على عباده  
الذين اصطفى

كتبه بغيره وقاله بغيره الرضى عضو مولاه  
المعلمي المدرس الاول في حضرة الامام الاعظم  
والجهد الاقدم محمد سعيد بن عبد القادر  
القادرى النقشبى

عفى عنها



کتابخانه مجلس شورای ملی  
تاسیس ۱۳۰۲  
شماره ثبت کتاب ۱۳۰۲  
تاریخ ثبت کتاب ۱۳۰۲

# تلخیص ترجمہ تعاریف

از

مولانا عبدالرحمن ترمذی





۱

## احمد الجزائری بن السید احمد المدنی

(مفتی مالکیہ، مکتبہ معظمہ)

علامہ زماں، یکتائے روزگار، منظورِ انظار، سیدِ عدنان،  
منبعِ ترفان، حضرت مولانا شیخ احمد رضا خان کار سالہ الدولۃ المالکیہ  
بالمادۃ الغیبیہ کا مطالعہ کیا، یہ ایسی تالیف ہے جس سے ہر صاحبِ  
توفیق سمجھدار انسان نفع حاصل کرے گا، مصنف پر یہ الزام کہ علمِ الہی اور  
علمِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں مساوات کے قائل ہیں، اس رسالے  
کے مطالعے سے غلط ثابت ہوتا ہے، رسالے میں ایسی کوئی بات نہیں۔  
اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو اپنے انصاف سے نوازے اور  
مسلمانوں میں ان جیسے بہت سے علماء پیدا کرے۔ آمین !

۱۹ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ / ۱۹۱۳ء

## شیخ اسد عیل بن حلیل

(حافظ کتب احکم، مکتبہ)

حضرت جناب سیدی خاتمۃ الفقہاء والمحدثین اٹال اللہ بقا رحمہ  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :-

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
طفیل آپ کو رات سے محفوظ رکھے، آمین !

آپ سے جدا ہو گیا مگر دل نہ چاہتا تھا، کیا کریں دستورِ زمانہ یہی ہے  
کئی بار سوچا کہ پھر حاضر خدمت ہوں لیکن ماں اور بھائی ضعیف ہو گئے  
ہیں جن کی خدمت کے لئے مجبوراً جانا پڑا ہے ورنہ دل تو یہ چاہتا ہے  
کہ راتے دم تک آپ کی چوکھٹ پر پڑا رہوں اور آپ کے حضور حاضر رہوں  
میں جمعہ کے روز نماز کے وقت بمبئی پہنچا، حاجی محمد قاسم صاحب

میرے ٹیلی گرام کے مطابق اسٹیشن پر انتظار میں تھے، وہ اپنے گھر  
لے گئے، میں نے خیال کیا شاید ان کے بال بچے ہمیں ہوں گے لیکن  
رات کو معلوم ہوا کہ میری وجہ سے پورا گھر خالی کر دیا ہے، اس پر مجھے  
خوشی تو ہوئی مگر ساتھ ہی اپنے نفس پر ملامت کرتے ہوئے میں نے کہا  
کہ تو لوگوں پر کیا بوجھ ہے، کیا ہر جگہ ایسا ہی کریگا ؟

حاجی صاحب اپنے لڑکوں کے ساتھ ہاؤس سے پاس رہتے ہیں

اور بے حد خدمت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں صلہ عطا فرمائے۔ آمین !  
 حضور ! حاجی صاحب نہایت ہی عبادت گزار ہیں رات کو  
 صرف دو گھنٹے سوتے ہیں، باقی رات نماز اور تلاوت قرآن میں گزار دیتے  
 ہیں، کاروباری انہماک کئے باوجود اتنی محنت و زیاہنت کرتے ہیں۔  
 میری طرف سے حضرت مولانا حامد رضا صاحب، حضرت  
 مولانا مصطفیٰ رضا صاحب اور حاجی کفایت اللہ صاحب کو تحفہ سلام  
 قبول ہو۔ ان حضرات نے میرے ساتھ جو احسان کیا ہے اس کا بدلہ  
 میں نہیں دے سکتا، اللہ تعالیٰ ہی اس کا صلہ عطا فرمائے۔ میری جانب  
 سے بہری والدہ یعنی مولانا حامد رضا خاں اور مولانا مصطفیٰ رضا صاحب  
 کی والدہ سلام قبول فرمائیں۔ ان کا ذکر مناسب تو نہیں لیکن میں اپنے  
 آپ کو آپ کا تیسرا فرزند شمار کرتا ہوں۔ ————— ان سے فرمائیں  
 کہ اس سعادت سے مجھے نوازیں، میں آپ کے احسانات کا شکریہ  
 ادا نہیں کر سکتا۔ دعا ہے کہ مولیٰ ثقلیٰ آپ کو خوب خوب نوازے  
 اور روزِ محشر میرا دستگیر بنائے۔ آمین !

آپ کا بیٹا

حافظ کتب

اسمعیل

۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۲ء



## حسین بن محمد

(مدرس حرم نبوی، مکہ معظمہ)

علم و عامل، سنی کامل شیخ احمد رضا خاں بریلوی کی تالیف  
الدولة المکیة بالمادة الغیبیة میں نے مطالعہ کی، اس میں ایسی قوی  
دلیلیں ہیں جو مخالفین کو خاموش کر دیتی ہیں، جو شخص بھی اس کتاب  
کے مقابلے پر کوئی نظریہ پیش کرے گا، مغلوب ہوگا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

(صفر ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد



# محمد حبی

(مدینہ منورہ)

حضرت اسٹاذِ مکرم شیخ محمد کریم اللہ صاحب کی طرف سے سلام  
پیش خدمت ہے۔

گزارش ہے کہ الدولۃ المکیہ سے متعلق پہلا اور دوسرا ٹیگزام  
موصول ہوا، اس سلسلے میں حضرت اسٹاذِ شیخ عبدالحمید آفندی عطا نے  
فرمایا ہے کہ میں نے مفتی آفندی صاحب کو تقریظ کے لئے مذکور کتاب  
ردائہ کردی ہے، انشاء اللہ تعالیٰ وہ تقریظ جلد لکھ کر مجھے بھیج دیں گے  
پھر میں آپ کی خدمت میں روانہ کر دوں گا۔

## احمد بن محمد بن محمد بن خیر السناوی

(مدینہ منورہ)

حقیقت پھر یہ کہہ کر کہنے سے ساری کائنات عاجز رہے، خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”ابو بکر! اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، میری حقیقت کو میرے مالک کے سوا کوئی نہیں جانتا“

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء و اولیاء، صلحا و اولیاء، علماء و سلفین اپنے ادراک کے مطابق جانا پہچانا ہے، مقام قرب میں تفاوت ہے اس لئے مدرکین کے مقامات بھی مختلف ہیں، سب ہی نے روح مبارک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیض پایا ہے، آپ ابوالارواح ہیں۔

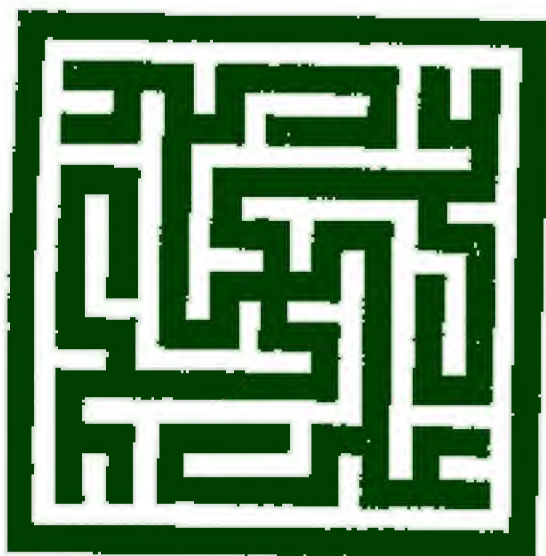
مخالفین جاہل قوم ہیں جو حق سے اس قدر غافل ہو گئے جس کی مثال نہیں ملتی۔ حضرت علامہ اساذ فضل شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولۃ المکیہ میں نے مطالعہ کی، اس میں مولف نے مسکین کا خوب رد کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین!

## سید عمر بن سید مصطفیٰ عیطہ

(مدینہ منورہ)

سعادت ابدیہ کا امیدوار سید عمر بن مصطفیٰ عیطہ، خادمِ حدیث  
 حرمِ نبوی عرض کرتا ہے کہ حضرت علامہ عارفِ ربّانی، استادِ کبیر، عالمِ  
 بے نظیر حضرت شیخ احمد رضا خاں کی تالیف **الدولة المکیہ بالمادة الغیبیہ**  
 مسجدِ نبوی میں مجھے سنائی گئی، میں نے اس کو مختصر مگر جامع و صحیح پایا،  
 یہ وہم کی تاریکی سے نکال کر فہم کی روشنی کی طرف لے جاتی ہے، میں  
 اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تعالیٰ اس کو مفید بنائے،  
 آمین!

(۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء)



سید

علی چار دہہ مزمل





## عبدالکریم ابن التارذلی بن عزوز التولسی

(مدس حریم نبوی، مدینہ منورہ)

استاذِ کامل، فریدِ عصر، یگانہ دہر حضرت علامہ  
شیخ احمد رضا خان کی تالیف: الدولۃ المکیہ دیکھنے  
کی سعادت حاصل ہوئی، اس کے معنا میں قابلِ اثناء  
میں جو حقیقتیں ہیں الہاماتِ ربانیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ  
مولف: علامہ کو جزائے غیرِ عطا فرمائے اور ان جیسے  
افراد بکثرت پیدا فرمائے آمین!



## عبداللہ احمد اسعد گیلانی الحسنى الحسینى الحموى

(مدینہ منورہ)

اس رسالہ معبرہ کو کسی تعریف و توصیف کی حاجت نہیں کہلے  
میں نے اس طرف سے پہلو تہی کیا، اس کے علاوہ بڑے بڑے علماء و  
فضلاء اس پر تقریظیں لکھ چکے ہیں، ہمیں صرف مولف سلمہ اللہ تعالیٰ  
کے بارے میں لکھا ہے۔

آپ کی ذات گرامی مشہور و معروف ہے، مدینہ پاک میں  
سید احمد علی اور شیخ کریم شہ سے ملاقات ہوئی، دونوں نے آپ کی  
تعریف و توصیف کی جب ان حضرات سے معلوم ہوا کہ آپ کو حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال عشق اور حفاقت عظمیٰ سے کمال محبت ہے  
ان کے لئے مجھے ان سے محبت ہو گئی ہے کہ محبوب کا دوست  
محبوب ہو کر اسے ہر چیز و اثاثہ سے برکھا جاتا ہے  
ان حضرات کی گواہی کی تصدیق کرنے میں، کاش کہ آپ کے  
علاؤ اللغات سے کا لیتے اور آپ کی محبت و مول کی قدر کرتے تو  
میرے لئے یہ رہتے۔

میرزا با آواز خود کی خدمت سے شکلیں نہ ہوں، ان کا  
نفا ہر بوجہ سے نہ ہو، ان کے ہاں ہر بوجہ سے نہ ہو۔



پھر آپ کو بے داع یا کر مابوس ہوئے، آپ کو اجر عظیم ملا اور آپ کی رغبت اور قدر و منزلت میں اضافہ ہوا گو باکہ دشمنوں نے نبی کی عزت و حرمت بڑھانے میں سر نو کا کوشش کی چنانچہ کہا جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کرنا چاہتا ہے تو اس کے دشمنوں کو اس کے لئے مددگار بنا دیتا ہے، ایسا کیوں نہ ہو، — آپ اس قول کے مصداق ہیں کہ حیرل اس شخص کے ساتھ ہوتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کا عہد کرتا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعہ آپ کی مدد فرماتا ہے، آپ غالب ہیں اور علم کا علم آپ کے سر پر بلند ہے — میں اس مقام رفیع پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔



## علی بن علی الرحمانی ،

(مدرسِ عزمِ نبوی ، مدینہ منورہ)

یہ رسالہ عالمِ علامہ ، بحرِ فہامہ ، معدنِ فصاحت و براہمت ،  
 اہل علم و اہل السنۃ و الجماعہ ، مولانا و استاذنا شیخ احمد رضا خاں کی تالیف  
 ہے ، میں نے اس رسلے کو ثنائی و کافی اور جامع و وافی پایا جو مؤلف  
 بزرگ کے کمالِ علم پر دلالت کرتا ہے ، بیشک وہ اکابرِ علم و اہل سنت  
 میں سے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی فائز اور ان کی نصائیف سے  
 نفع پہنچائے اور ان کے برکات و نفحات ہم پر اور تمام مسلمانوں پر  
 لوٹتا رہے ، آمین !

میں نے اس بزرگ اور بلند مرتبہ تالیف کے مطالعہ کی  
 تاریخ کسی ہے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ  
 الَّذِیْ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَوْتِ



حضرت باس بریلی کے رہنے والے تھے اور ان کی وفات انارکلی میں ہوئی  
 ملت غلامی کے بانی اور شاہنشاہ عالمگیر کے مہتمم اور احمد شاہ خانی صاحب  
 متع المسکین بطور کتبہ میں عیسیٰ مسیح

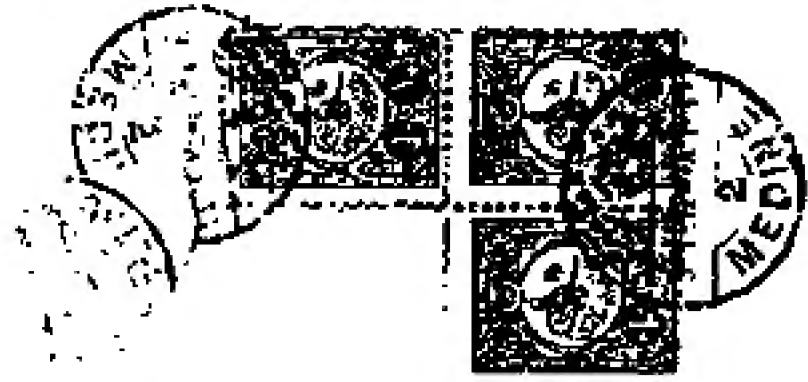
مکتبہ  
 دارالعلوم  
 دارالافتاء  
 دارالترجمہ  
 دارالتبلیغ  
 دارالکتاب

To Mr Ahmad Raja Khan



Bansheri

India



بکھریا گیا ہے

۱۳۳۱ھ، ۱۹۱۳ء میں جس لفافے میں مدینہ منورہ سے بریلی شریف تقریباً ارسال کی گئی اس ٹاپ  
 لفافے کا عکس یہاں

## محمد بن سید الواسع حسینی لادریسی

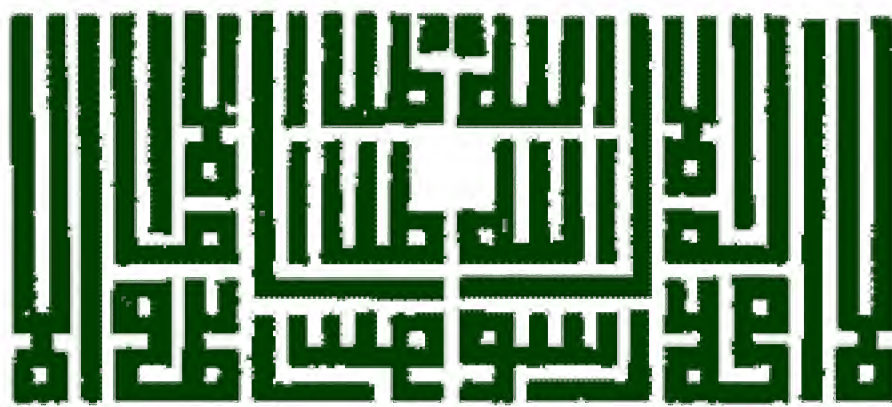
(مدینہ منورہ)

سال ۱۳۱۵ھ میں جبکہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوں، فخر ہند علامہ شیخ احمد رضا خاں کی تصنیف الدولة المکیة بالمادة الغیبیة کی خبر ملی، مجھے یہ رسالہ بہت پسند آیا، اللہ تعالیٰ اس رسالہ مبارکہ کے مصنف کو، جو صاحب نقد و نظر ہیں، بہترین جزا عطا فرمائے۔ اس مبارک تصنیف کے انہوں نے اہل سنت کے دلوں کو مسرور کیا۔

بعض غیب تو بعض اولیاءِ امت بھی جانتے ہیں چنانچہ میرے والد ماجد سید واسع سے زندگی میں اور انتقال کے بعد بھی ایسی کرامتیں ظہور میں آئیں جو علوم غیبیہ کی خبر دیتی ہیں تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم غیبیہ کی کیا بات جو اولین و آخرین کے سردار ہیں۔

(۱۳ حجابی الثانیہ ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء)

کوفی بنائی متوسط



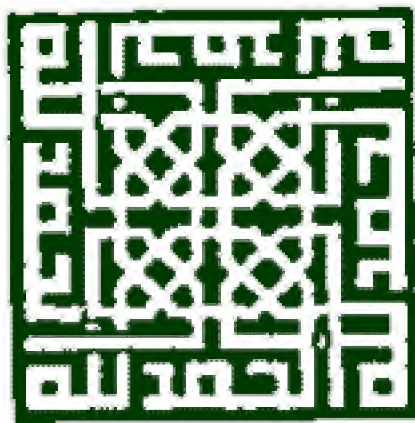
دارالافتاء دارالعلوم  
بھارت شاہ کسوات



## محمد توفیق الایوبی الانصاری

(مدینہ منورہ)

رسالہ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ جو حجم میں چھوٹا ہے معلومات کے لحاظ سے بڑا ہے، ناضل مصنف سے میری التجار ہے کہ اپنی دعاؤں میں مجھے شامل رکھیں، ان کی دعائیں قبولیت کے شایان شان ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخلصانہ محبت رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ مصنف کو بہترین عطا فرمائے اور آخرت میں اپنی کامل نعمتوں سے سرفراز فرمائے، آمین! بیشک مصنف پاکیزہ بیان والے ہیں، انہوں نے اپنے پاکیزہ دلائل بیان کر کے مخلوق و خالق کے علم میں فرق کر دیا ہے اور اپنے بے خطا تیرے حقیقت کے جگر گوشکار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان جیسی بستیاں زیادہ سے زیادہ پیدا فرمائے اور اپنے جود و سخا کی بارشیں کرے، آمین!





## يعقوب بن رجب

(مدرسِ عرمِ نبوی، مدینہ منورہ)

مدرسِ عرمِ نبوی یعقوب بن رجب ایک خوابِ عرض کرتا ہے  
جو اس رات دیکھا جس رات کتاب الدولۃ المکیہ حاصل کی۔  
ہوایکہ میں دولتِ مکیہ کا خطبہ پڑھ کر سو گیا، خواب میں دیکھتا ہوں  
کہ آسمان کھل گیا ہے جس پر لکھا ہوا ہے :-  
”کتاب نور سے ہے اور کتاب کے حروف انتہائی تعظیم  
کے لائق ہیں۔“

اس سے مجھے انشراحِ صدر حاصل ہوا اور میں نے یقین کیا کہ یہ خواب  
کتاب کے مطالعہ کی برکت سے نصیب ہوا، پھر جب اس کتاب کو  
پورا پڑھ چکا تو حضرت مولف کی مدح میں چند کلمات لکھے اور سو گیا خواب  
میں دیکھا کہ حجرہ مقدسہ کا دروازہ طبیبہ کسی خادم نے کھولا اور کچھ لوگ  
داخل ہوئے ہیں اور میں بھی حضرت حمزہ کی زیارت کے ارادہ سے  
داخل ہوا ہوں۔ دیوار پر میں نے ایک پیالہ دیکھا، میں سمجھا کہ  
اس میں پانی ہے، مجھے پینے کا اشتیاق ہوا لیکن اجازت لینے کے لئے  
توقف کیا۔ پھر مجھے معراج سے واپسی پر جنو علیہ الصلوٰۃ و  
السلام کا یہ قصہ یاد آ گیا کہ آپ جب معراج سے واپس تشریف لارہے تھے



کسی اونٹ پر آپ نے پانی کا پیالہ دیکھا اور بلا اذن نوش فرمایا تو میں نے  
 بھی اس پیالے کو اٹھایا، اس میں خالص دودھ تھا، اس کو میں نے  
 سیر ہو کر پیا، پھر بھی باقی بچ گیا، دیکھتا ہوں کہ میں باب طوبہ کے پاس  
 کھڑا ہوں اور کتاب (الدولة المکیہ) میرے سینے پر ہے جس کو ہاتھوں  
 سے سمیٹے ہوئے ہوں، پھر آنکھ کھل گئی۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کتاب  
 بڑی شان والی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں مرغوب و  
 محبوب ہے۔

(ذی القعدہ ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)

فَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيهِمْ لَاحِقًا

## محمد یسین بن سعید

(مدرسِ حرمِ نبوی، مدینہ منورہ)

ادیبِ لبیب شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولۃ المکیہ  
بالمادۃ الغیبیہ مطالعہ کی اور اس کو قابلِ قبول پایا کیونکہ یہ ان باتوں  
سے پاک ہے جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں اور اس میں  
ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ جمیل ہے اللہ تعالیٰ  
اس کے مصنف کو آپ کے طفیل مقبولیت و سعادت عطا فرمائے اور  
ان کی تمام امیدیں و آرزوئیں بر لائے، آمین۔

(رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)





## مستطاب ابن التامزی بن عزوز التونسی

(مدرب علم نبوی، مدینہ منورہ)

میں نے رسالہ الدولة المعیبة کے مطالعہ کا شرف حاصل کیا  
 اس کے مولف رہبر درہما، علامہ اکبر اور عمدة الفہامہ ہیں، اپنے علم و کمال  
 کی وجہ سے مشہور ہیں، عارف باللہ ہیں اور ہر حال و مقام میں اللہ ہی کی  
 طرف بندھے ہیں یعنی ہمارے سردار احمد رضا خاں صاحب ان کی مساعی  
 قبول و محمود ہوں، ان کی عنایات بلند اور لطف و کرم ہمیشہ ہمیشہ جاری  
 رہیں۔۔۔۔۔ میں نے اس رسالے کی اصولی باتوں کے لفظی جواب  
 کی طرف توجہ اور اس کے باغ معانی کے پھولوں میں فکر کو جولان کیا  
 تو میں نے اس کے بے مثال موتیوں کو خوش بیان اور خوب مضبوط پایا  
 اس کے روشن فائدوں سے ذہنوں کے باغوں میں روشنیاں پھیل گئیں  
 اس کی شاخیں اور جڑیں فیصلہ کن اور واضح قرآنی آیتوں  
 صحیح و مشہور حدیثوں اور اعلیٰ قسم کے عقلی روشن دلیلوں سے لدی ہوئی ہیں۔  
 حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے  
 کمالاتِ علمیہ کی پاسبان ہے اور عقائدِ اہل سنت و جماعت کے عین مطابق  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کمال کی حقیقت کا علم اللہ ہی کو ہے جس نے  
 آپ کو یہ علوم عطا فرمائے، اس سے انکار ایک جاہل ہی کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مولف کو خوب خوب نوازے۔ وہ استادِ کامل اور جامع (معقول و منقول) ہیں، وہ ابرہہ بارہاں کی طرح فیضِ رساں ہیں، انہوں نے ہندوگانِ خدا کو فائدے پہنچاتے اور ان کو راہ دکھلائی، انہوں نے شہروں کو روشن کیا، یہ ان کے شرف و بزرگی اور حسنِ سیرت کی دلیل ہے اور ان کے اخلاص، پاکیزگی، طبعی ذکاوت اور آگہی کا روشن ثبوت، وہ معقول و منقول اور اصول و فروع کے میدانوں میں گوئے سبقت لے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں ان جیسے اور بہت سے پیدا کرے، آمین!

(۱۰ شعبان ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء)





## موسیٰ علی المشاخی لائزہری لاجوردی دہری

(مدینہ منورہ)

میں نے رسالہ الدولۃ المکیہ کا مطالعہ کیا، اس کو شفا پر پایا اور اہل حق یعنی اہل سنت و جماعت کے دلوں کی جوا ————— اللہ تعالیٰ اس رسالے کے مصنف کو اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ میں دونوں جہاں میں اپنی عنایات نازل فرمائے، اس لئے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ علم غیب کی تائید کے لئے کھڑے ہو گئے جس سے کتاب اللہ اور حدیثیں بھری ہوئی ہیں، یہاں تک کہ پیسہ آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہو گیا۔

مصنف کتاب اماموں کے امام، اس امت کے دین کے مجدد ہیں، یقین کے نور اور قلوب کے انوار کی تائید سے آراستہ ہیں ————— کون؟ ————— شیخ احمد رضا خاں! اللہ تعالیٰ ان کو دونوں جہان میں قبول و رضوان عطا فرمائے، آمین!

(یکم ربیع الاول ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء)



## ہدایۃ اللہ بن محمود بن محمد سعید السندی البکری

(مدینہ منورہ)

بندہ ضعیف جب ۹ محرم ۱۴۳۲ھ کو چھٹی مرتبہ زیارتِ روضہ مبارکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے حاضر ہوا تو زیارت کے بعد مولہ شریفہ میں جامع الفضائل والخصائل مولانا محمد کریم اللہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجددانہ حاضرہ حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ شیخ احمد رضا خاں حقانی قادری کی تالیف حلیل الدولۃ المکیہ کا ذکر کیا، میں عرصہ دراز سے اس رسالے کا مشاق تھا، یہ میری دیرینہ آرزو مولانا سے مذکور کی وساطت سے پوری ہوئی، میں نے کتاب مطالعہ کی اور محفوظ ہوا، اس قدر مسرور ہوا کہ جس کے بیان سے زبان و قلم دونوں عاجز ہیں۔ میں نے تحقیق و تدقیق میں اس رسالے کو خوب سے خوب تر پایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ سفید دید کی مانند نہیں۔

جو کچھ حضرت مولف علامہ کے مخالفین نے پروپیگنڈہ کیا تھا کہ مولف علامہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر سمجھتے ہیں، یہ الزام سراسر جھوٹ ہے جو مخالفین کے حسد و بغاوت کی پیداوار ہے بلکہ ان کے جہل مرکب اور کند ذہنی کی دلیل ہے، کاش ان کو معلوم ہوتا کہ حسد صرف جسم کو ہلاک کرتا ہے اور حاسد کبھی رہبر

نہیں بن سکتا، اللہ تعالیٰ کے حضور ایسی جھوٹی قسم سے شکایت ہے جو افتراء پر فخر کرتے ہوئے اس آیت کریمہ سے روگرداں ہے :-

انما یفتی الکذب الذین لا یؤمنون

ان لوگوں کی گھٹیا درجہ کی حرکتوں میں یہ ہے کہ اپنی گھڑی ہوئی باتوں کو مشہور کرنے میں کوئی گس نہیں اٹھا رکھتے، اس وقت اللہ تعالیٰ اس آیت کریمہ کو بھول جاتے ہیں :-

ان الذین یؤذون المؤمنین والمؤمنین  
بغیر ما اکتسبوا فقد احملوا جہتان  
واشمامینا

کاش ان لوگوں کے آنکھوں پر حسد و بغض کے پردے نہ ہوتے تو مذکورہ رسالے کے کئی مقامات پر مولف علامہ کی تحریر کی روشنی اپنے باطل دعوؤں کو باور ہوا پاتے۔ مثلاً :-

نظرِ اول میں مولف فرماتے ہیں :

”علم ذاتی اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے جو بھی علم ذاتی میں سے ادنیٰ سے ادنیٰ کبھی کسی کے لئے ثابت کرے تو وہ کافر و مشرک ہے“ اور فرماتے ہیں :-

”علم غیر متنت ہی کئی اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے“

اور فرماتے ہیں :-

”کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ کے علم کو تفصیلاً، شرعاً اور عقلاً احاطہ نہیں کر سکتا بلکہ تمامی جہانوں کے علوم جمع کئے جائیں تو ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کے علوم کے سامنے ایک قطرے کے ہزارویں حصے میں سے



کسی ایک حصہ کی ہزار ہا سمندروں کی طرف نسبت کی مانند ہے۔“  
نظر ثانی میں فرماتے ہیں :-

” اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ کائنات کے علم کی مساوات کا خیال  
بھی کسی مسلمان کس دل میں نہیں آسکتا۔“  
نظر ثالث میں فرماتے ہیں :-

” علم ذاتی مطلق محیط تفصیلی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے  
مخلوقات کو صرف علم عطائی حاصل ہے۔“  
نظر خاص میں فرماتے ہیں :-

” ہم کسی مخلوق کا ہم اللہ کے علم کے برابر اور مستقل نہیں مانتے  
بلکہ بعض عطائی مانتے ہیں۔“  
پس مخالفین مساوات کا ڈھنڈورہ کیسے پیٹتے ہیں! —  
کیسے حق سے بڑے جلتے ہیں!

(۱۴ ربیع الاول ۱۴۳۰ھ / ۱۹۱۲ء)



سورۃ اخلاک پڑھو

تعمد



## یسین احمد بخاری

(مدکس حرم نبوی، مدینہ منورہ)

میں نے ایک موزن سمندر، ایک عظیم المرتبت کتاب مطالعہ کی  
 ————— (کونسی کتاب؟) ————— الدولۃ الکیمہ بالمادۃ الغیبیہ  
 ————— مسائل شریفہ کی تحقیق کے لئے یہ ایک قاموس ہے اور  
 بزرگ و بلند معارف کی توفیق کے لئے ایک حصار ہے —————  
 کیوں نہ ہو وہ محدثین کے امام ہیں، یگانہ روزگار اور یکتائے زمانہ ہیں  
 ————— کون؟ ————— مولانا الکمال السید احمد رضا خاں  
 اللہ تعالیٰ اعزہ وعلیہ وسلم کے صدقے میں ان کو لباس معرفت میں  
 جلوہ گر رکھے، آمین!

(۱۴ رذی القعدہ ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## یوسف بن اسماعیل الذہانی

(مدینہ منورہ)

اس سال ۱۳۳۱ھ میں مدینہ منورہ میں بعض افاضل علماء، خصوصاً  
 سید عبدالباری بن علامہ سید امین رضوان نے خواہش ظاہر کی کہ میں علامہ  
 ام احمد رضا خاں کی تالیف الدولة المکیہ بالمادة الغیبیہ پر تقریظ لکھوں  
 ان سے قبل علم باعمل، شیخ فاضل شیخ کریم اللہ ہندی نے بیروت کے  
 پتے پر مجھ سے خط و کتابت کی تھی، جب اس دفعہ سید عبدالباری نے  
 کتاب میرے پاس بھیجی تو میں نے اس کو شروع سے آخر تک پڑھا اور  
 تمام دینی کتابوں میں زیادہ نفع بخش اور مفید پایا، اس کی دلیلیں طبعی مستحکم  
 ہیں جو ایک ام کبیر، علامہ اہل ہی کی طرف سے ظاہر ہو سکتی ہیں اللہ تعالیٰ  
 اس کے مصنف سے راضی ہے اور اپنی عنایتوں سے ان کو راضی  
 کرے، آمین!

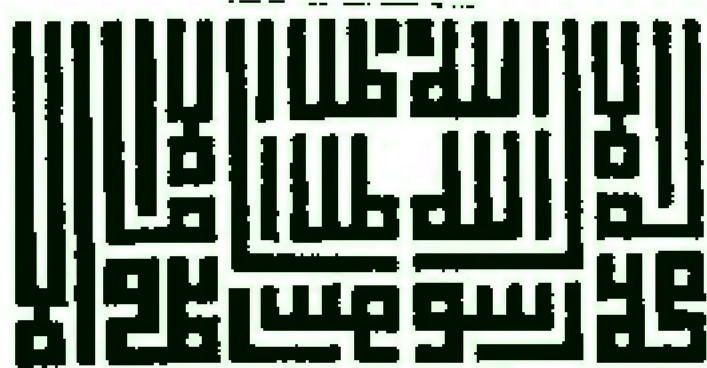
(صفر ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء)

وَرَبِّكَ جَبَّارًا  
 فَتَعَالَى الْكُرْسيُّ  
 الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ  
 وَمَا فِي الْأَرْضِ لَئِنْ  
 سَأَلْتَهُ خَزَائِنَ رَحْمَةِ  
 رَبِّكَ إِذَا سَأَلَ عَنْ  
 خَزَائِنِ رَبِّكَ أَلَا تَعْلَمُ

## احمد رضا خان

(شام)

۱۳۳۱ھ میں جب زیارت کے ارادے سے مدینہ منورہ حاضر ہوا تو بعض فضلاء نے حضرت علامہ امام احمد رضا خاں ہندی کی تالیف الدولۃ المکیہ سے آگاہ کیا، میں نے یہ کتاب مطالعہ کی اور اس کو حسن بیان اور سچائی پر ہر مان میں آفتاب کی مانند چمکتا پایا، حقیقت صاحب بصیر اہل اللہ اہل تقویٰ پر پوشیدہ نہیں۔ علامہ موصوف نے خالق اور مخلوق کے علم کا عمدہ طریقے سے فرق بیان کر دیا ہے جو عین حق ہے۔ — اللہ تبارک و تعالیٰ مؤلف علامہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور علماء اہل سنت و جماعت کی تائید فرمائے اور ہم کو ان لوگوں میں کر دے جو سن کر اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں، آمین!

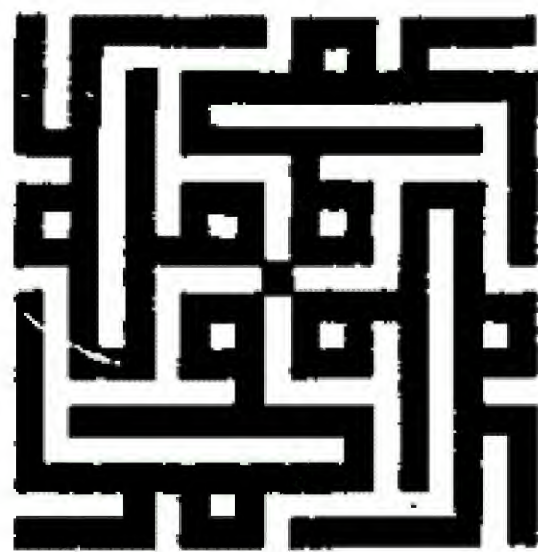




## عبدالحمد بکری لعطاس شافعی

(شام)

میں ماہ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ میں سید الموجدات، اشرف المحدثات کے دربار میں بقصد زیارت حاضر ہوا تو مجھے حرم شریف کے خدایت گار حضرت علامہ احمد الخطیب طرابلسی نے رسالہ (الدولة المکیہ) مطالعہ کرایا، اس رسالے میں مشاہیر علمائے ہند میں سے ایک عالم حضرت علامہ مہدی و محقق مولیٰ الامام احمد رضا خاں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض خصائل و فضائل واضح طور پر بیان فرمائے ہیں جن میں اہل سنت و جماعت کا کوئی اختلاف نہیں اللہ تعالیٰ مصنف کو اس کا صلہ عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمائے۔ آمین





## محمد آفندی الحکیم

(دش)

بارغ و بہار، بے مثل کتاب الدوبہ امیکہ سے مطالعہ سے محفوظ رہا، میری معرفت میں اضافہ اور میرے قلب میں بخشگی پیدا ہوئی، یہ کتاب مؤلف علامہ کے معارف عقلیہ و عقلیہ اور شریعت مجریہ کے لئے ان کی غیرت پر گواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسلام میں ان جیسے علماء بکثرت پیدا کرے جو ہدایت و ارشاد کیلئے آفتاب بن کر چمکیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت علامہ احمد رضا خاں کو اپنی عنایت اور حضور عبد الصلوٰۃ والسلام کے طفیل رہتی دنیا تک سچائی پر قائم رکھے اور یہ باطل کو مٹائے رہیں اور حق کو ثابت کرتے رہیں، آمین۔

(۱۴ صفر ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۲ء)



## محمد امین سوید

(دش)

علامہ کبیر، فہامہ مشیر بھٹن و مدقق کامل شیخ احمد رضا خاں کی  
تألیف اردوۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ مطالعہ کی، میں نے اسے ایک  
ابنِ عظیم الشان سادہ دار و درخت پایا جو اپنے دامن میں مذہب اسلام کا  
جوہر سمیٹے ہوئے ہے اور ایک چمن جو عقائدِ اہل ایمان کا پھول ہے۔  
جسک علم ذاتی محیط اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے لیکن  
اللہ تعالیٰ اپنے مخصوصین کو ایسے علم سے آگاہ کرنا جس سے وہ پہلے  
نا آشنا تھے، ایسی بات ہے جس کے جائزہ اور واقع ہونے میں کوئی  
شک نہیں۔ یہ علم ذاتی نہیں بلکہ اللہ کی تعلیم پر موقوف ہے تو بلاشبہ  
اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے علوم سے مطلع کیا جو  
آپ کے لئے خاص ہیں اور آپ کے سوا تمام مخلوقات ان سے  
نا آشنا ہے۔



## محمد امین السفرجلانی

(دش)

میں نے اہم کتاب (الدولة المکیہ) مطالعہ کی، یہ اہل ایمان  
کے عقائد کا خلاصہ ہے اور اہل سنت و جماعت کے مذہب کی مؤید  
\_\_\_\_\_ رسالہ مذکورہ بہ نسبت علامہ، مرشدِ فہامہ شیخ احمد رضا خاں  
ہندی کی عظمتِ شان پر گواہی دے رہا ہے، اللہ تعالیٰ آخرت میں  
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھنڈے تلے ان کو اور ہم کو جمع فرمائے،  
آمین

(۲۴/سفر ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء)



## محمود بن سید العطار

(دش)

میں نے اس اہم مسئلے کو مختصر وقت میں دیکھا، یہ کونسا عظیم  
کی تحقیق و تدقیق کی شہادت کے ساتھ ساتھ اس بات پر بھی گواہ ہے کہ کون  
اہل سنت و جماعت میں سے ہیں۔ آپ نے اپنے رسالے میں یہ ثابت  
کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علوم غیبیہ عطا شدہ ہیں، اس بات  
میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ علم غیب جس تک مخلوق کی رسائی ممکن نہیں، اللہ تعالیٰ  
اپنے نبی کو اس پر مطلع فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اہل سنت و جماعت کے مذہب کی تائید  
کے لئے آپ جیسے حضرات بکثرت پیدا کرے، آمین!





## محمد تاج الدین بن محمد بدیع الدین

(دشق)

۱۳۳۱ھ میں خب دشق سے درجہ منورہ حاضر ہوا اور سید العالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چوکھٹ کی زیارت سے شرف یاب ہوا تو مجھے الدولۃ المکیہ کے مطالعہ کے لئے کہا گیا چنانچہ میں نے اس کتاب کو اس طرح مضطربانہ دیکھا جس طرح دوست دوست کو جدا ہونے وقت دیکھتا ہے، میں نے اسے بے مثل پایا، اس کی صداقت بیانی اور استقامت نشانی روشن ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ اس کتاب کے مولف بڑے صاحب فضل مولانا شیخ احمد رضا خاں ہیں جو اپنے ہم مشغولوں میں بہترین اور قدرو منزلت والے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا عطا فرمائے اور ہم سب کو قیامت کے دن حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع فرمائے، آمین!

میں نے چند جوہات کی وجہ سے تقریظ میں اختصار کو پیش نظر رکھا، پہلی بات تو یہ کہ مولف کے اوصاف تفصیل و تطویل سے بے نیاز ہیں، دوسری بات یہ کہ میں دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہو رہا ہوں، آنکھیں اشکیار ہیں اور یہ تقریظ لکھ رہا ہوں۔



## محمد عارف بن محی الدین بن احمد الشہیر بالمصباحی

(دش)

علامہ شہیر شیخ احمد رضا خاں کی تالیف کردہ کتاب الدولۃ المکیہ کی بعض عبارات کو دیکھا، یہ اپنے موضوع پر کافی اور جامع ہے اس میں اہل حق کے مطابق عقائد کا بیان ہے، اللہ تعالیٰ مولف کو بہتر بدلہ عطا فرمائے، ان کا کلام ان کے کمالِ علم پر دلالت کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان کے علوم سے ہم کو منتفع فرمائے، آمین!

مکتبہ اسلامیہ

WWW.AFSEISLAM.COM

(رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۰ء)





## محَمَّد عطا اللہ القسسم

(دش)

کتاب دولتِ مکیہ مطالعہ کی، یہ سیدھی راہ دکھانے والی ہے  
اور قرآن و حدیث و اقوالِ صحیحہ پر مشتمل ہے، مولف علامہ حضرت شیخ  
احمد رضا خاں کو اللہ تعالیٰ خوب خوب نوازے اور ان کا فیض عوام و  
خواص پر ہمیشہ ہمیش جاری رہے، انہوں نے اچھی تحقیق کر کے عوام کو  
فائدہ پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل  
ہماری اودان کی مدد فرمائے اور حسنِ خاتمہ فرمائے، آمین!

(ربیع الاول ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۵ء)





## محمد القاسمی

(دش)

علم و عامل، فاضل و کامل حضرت شیخ احمد رضا خاں کی تالیف  
الدولة المکیة بالماقة الغیبیہ مطالعہ کی، یہ اپنے موضوع پر فیصلہ کن بات  
ہے اور حکمت سے معمور ہے، مؤلف قابل مبارک باد ہیں کہ ان حجت  
میں غور و فکر کے بعد گروہِ باطل کے جمع کردہ دلائل کو پارہ پارہ کر دیا، یہ  
عین حق ہے کیونکہ مؤلف کتاب فضائل و کمالات کے ایسے جامع  
میں جن کے سامنے بڑے سے بڑا پیچ ہے، وہ فضل کے باپ اور  
بیٹے ہیں۔ ان کی فضیلت کا یقین دشمن و دوست دونوں کو ہے ان کا  
علمی مقام بہت بلند ہے، ان کی مثال لوگوں میں بہت کم ہے اللہ تعالیٰ  
ان کی حیات سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے اور ہم کو اور ان کو ان کی  
برکات سے سرفراز فرمائے، آمین!

(۲ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ  
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ  
وَالَّذِیْ جَعَلَ الْقُرْاٰنَ  
مِیْثَاقًا بَیْنَکُمْ  
وَالَّذِیْ یُخَوِّضُکُمْ  
فِی الْوُجُوْهِ  
وَالَّذِیْ یُخَوِّضُکُمْ  
فِی الْوُجُوْهِ



## محمد یحییٰ القلیٰ لنقشبندی

(دش)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام علوم عطا فرمائے اور تمام پوشیدہ رازوں سے آگاہ فرمایا، ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ساری مخلوقات تک اللہ تعالیٰ کا علم پہنچانے کے لئے آپ واسطہ عظمیٰ ہیں، اس بات کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کو معرفت حاصل ہو۔  
 نبی اکرم کو کیا پتا! ————— اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولف کو جزائے  
 خیر عطا فرمائے اور ہمیں ان کے ساتھ قیامت کے دن حضور علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام کے حبشہ سے تلے جمع فرمائے، آمین!

(۲۱ صفر ۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء)

سیدنا ابوالحسن علی بن ابی طالب

## ۳۷

## محمد یحییٰ المکتبی الحسینی

(دش)

مجاورہ مدینۃ النبیؐ استاد محترم مولوی شیخ کریم اللہ کی وساطت سے علامہ  
 محقق شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولۃ المکیہ کے مطالعہ سے مشرف ہوا،  
 میں نے اس رسالے کو عقائد سلف کے مطابق پایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا غیب کے متعلق خبر دینا آپ کی دوسری تمام نشانیوں اور معجزات کی طرح ہے،  
 ابنِ نمیر نے بھی ابواب الصحیح میں ان کا ذکر کیا ہے، کوئی اس بات سے انکار  
 نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے غیبیوں اور ولیوں میں سے کسی کو غیب پر  
 مطلع نہیں کیا کیونکہ قرآن کریم ایسے واقعات سے بھلا ہوا ہے، مثلاً حضرت  
 موسیٰ و حضرت خضر کا واقعہ، اور تو اور حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر کے  
 واقعات اور ہمارے زمانے میں ہمارے استاد شیخ محمد بدیع الدین محدث  
 سے بھی ایسے واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں جو انبیاء غیبیہ سے متعلق ہیں۔  
 اللہ تعالیٰ ہمارے اور مسلمانوں کے قلوب کو منور فرمائے اور ہم  
 تمام لوگوں کو ان باتوں کی توفیق عطا فرمائے جن میں اس کی اور اس کے  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا ہو۔ آمین!

(۷ صفر ۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء)

## مصطفیٰ بن محمد آفندی الشطی

(دشمن)

بعض ایسے احباب نے رسالہ الدولة المکیہ پر تقریظ لکھنے کی فرمائش کی جن کی فرمائش کو طحال نہیں جاسکتا، تعمیل ارشاد میں یہ چیز کلمات لکھتے ہیں :-

حضرت مولف علامہ نے جو کچھ لکھا ہے، حق و صحیح ہے اس سے جناب مولف کی وسعت علمی اور فضل و کمال کا ثبوت ملتا ہے فخر اہل اللہ تعالیٰ بخیر اہل ہزار۔ اس امت میں علامہ جیسے فرد کا پایا جانا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جس پر ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں۔





# ابراہیم عبد المعطی

(قلمرو)

یہ رسالہ نہایت ہی منزلت والا ایک بلند مینار ہے  
 اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو دین حق اور مشرب صحیح  
 کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے اور اس کے ہر پڑھنے والے  
 کو نفع بخشے۔ آمین!

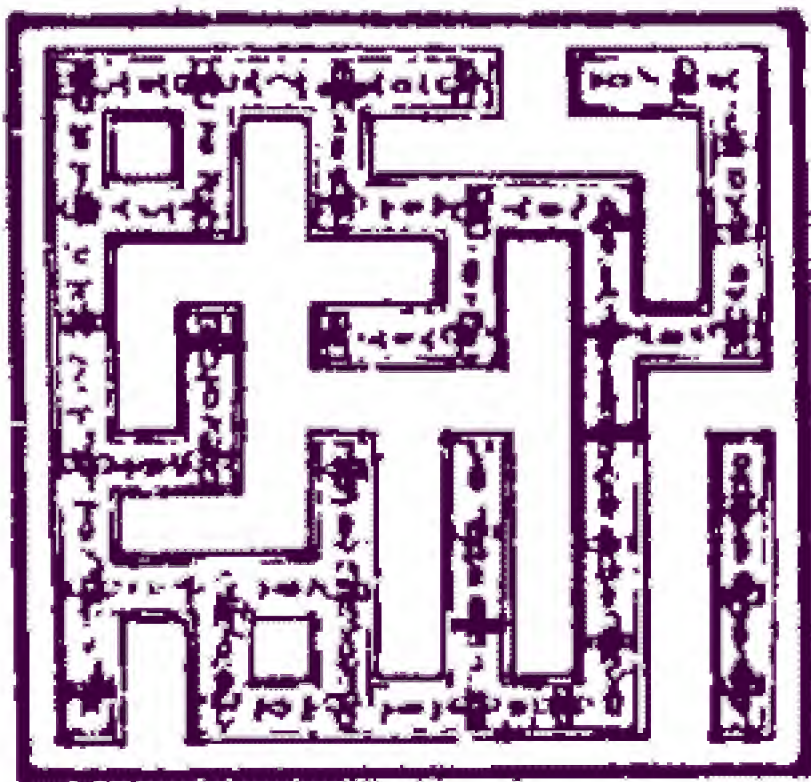




## عبد الرحمن المدخن المصری

(قاہرہ)

ماہ رمضان المعظم ۱۳۲۹ھ میں اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور ہم زیارت  
 قبر شریف سید الوجود صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے، یہاں مدینہ منورہ  
 کے بعض افاضل نے رسالہ مذاہل الدوائۃ الکبیرہ کی خبر دی، میری زندگی کی  
 قسم! مصنف نے اس میں اختصار کے ساتھ کافی دوائی دلائل جمع کر دیئے  
 ہیں، تطویل سے کوئی فائدہ نہیں، اللہ تعالیٰ علمائے اہل سنت و جماعت  
 کی مدد فرمائے اور ہم کو ان لوگوں میں کرے جو نیک بات سنتے بھی ہیں  
 اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں، واکھمہ اللہ رب العالمین!





## محمد سعید بن عبد القادر قادری النقشبندی

(بغداد شریف)

میں نے اس رسالے پر پوری نگاہ ڈالی، جو کچھ فاضل امام، فخر نام  
مولانا مولوی احمد رضا خاں نے تحریر فرمایا ہے وہ مستحکم دلائل اور بلند براہین  
پر مبنی ہے اور وہی اہل ایمان کا قول ہے، بلاشبہ جو ان کلمات و اقوال  
کی مخالفت کرے وہ اہل کفر و طغیان میں ہے اور یہ بات کسی دلیل کی  
محتاج نہیں، دین اسلام میں واضح ہے۔



# مطبوعات مرتب

(تصانیف)

نمبر شمار	عنوان کتاب	مقام طبابت	سن طبابت
۱۔	شاہ محمد غوث گوالیاری	میرپور خاص	۱۹۶۷ء
۲۔	تذکرہ مظہر مسعود	کراچی	۱۹۶۹ء
۳۔	فاضل بریلوی اور ترکہ رسالات	لاہور	۱۹۷۰ء
۴۔	فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں	لاہور	۱۹۷۱ء
۵۔	حیات مظہری	کراچی	۱۹۷۲ء
۶۔	عاشق رسول	لاہور	۱۹۷۳ء
۷۔	سیرت محمدیہ والعبہ ثانی		۱۹۷۴ء
۸۔	مولانا گیلانی	کراچی	۱۹۷۵ء
۹۔	علامہ الامام	(غیر مطبوعہ) مولفہ	۱۹۷۶ء
۱۰۔	خود کی استقامت	(انگریزی) لاہور	۱۹۷۷ء
۱۱۔	عاشق الرسول: مولانا محمد عابدی دہلوی	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۲۔	حیات فاضل بریلوی	لاہور	۱۹۷۹ء
۱۳۔	تحریک زاری ہند اور احوال اعظم	لاہور	۱۹۸۰ء
۱۴۔	نسبت کی نشانی	کراچی	۱۹۸۱ء



۱۵۔	اکرام امام احمد رضا	لاہور	۱۹۸۱ء
۱۶۔	حیات امام احمد رضا	لاہور	۱۹۸۱ء
۱۷۔	حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر اقبال	"	۱۹۸۱ء

## تالیفات

۱۸۔	دامی تقویم	کوئٹہ	۱۹۶۷ء
۱۹۔	منظر الاخلاق	کراچی	۱۹۶۷ء
۲۰۔	ارکان دین	کراچی	۱۹۶۹ء
۲۱۔	مکاتیب مظہری	کراچی	۱۹۶۹ء
۲۲۔	مواظظ مظہری	کراچی	۱۹۶۹ء
۲۳۔	فتاویٰ مظہری	کراچی	۱۹۶۹ء
۲۴۔	منظر العقائد	لاہور	۱۹۷۷ء
۲۵۔	شاعر محبت	لاہور	۱۹۷۸ء
۲۶۔	فتاویٰ سعودی	لاہور	۱۹۸۱ء
۲۷۔	گناہ بے گناہی	لاہور	۱۹۸۱ء

## تراجم

۲۸۔	حمید آباد کی معاشی تاریخ	محید آباد سندھ	۱۹۵۵ء
۲۹۔	تمدن ہند پر اسلامی اثرات	لاہور	۱۹۶۴ء



۱۹۴۲ء

۱۹۴۲ء

۱۹۴۳ء

۱۹۴۳ء

۳۰۔ ویرہ نام کے دو تراجم زاد سے

۳۱۔ دائرہ معارف امام احمد رضا

۳۲۔ احوال

۳۳۔ ماہ و انجم

## مقالہ ڈاکٹر طریٹ

۱۹۴۰ء

۳۴۔ اردو میں قرآنی تراجم و تصانیف (نمبر طبعیہ)

کُلُّ مَنْ عَلَّمَا بَانَ